میلاد النبی
کے
بنیادی مقدمے

محفل نعت کے پُر مسرت موقع پر تحفہ

"عقیدت کے پھول"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول کریم ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

نب علی ہجویری سٹوڈنٹس آرگنائزیشن فیروزوالہ

ALI HAJVEERI STUDENTS ORGINATIONS FEROZWALA

(نشرو اشاعت) شیخ سجاد شوکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ (١٠٦) الانبیاء
كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (الحدیث القدسی)
الحمد للہ کہ انوار اللمعات المحمدیۃ الحقہ کی
عید میلاد النبی ﷺ
کا
بنیادی مقدمہ
(۱)
یہ مقدمہ تفصیل عشق محمدی کا اجمال ہے
تو یہ مقدمہ انوار لمعات محمدیہ کا اجمال ہے
تصنیف لطیف جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول
شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ
جس کا حق الطبع بحق مصنف و اولاد مصنف محفوظ ہے۔ مصنف کا مختصر سوانح حیات آخر میں ملا دیا گیا ہے
باہتمام مصنف مطبع سروات پرنٹرز میں چھاپا گیا ہدیہ ۱۲۰۰ روپیہ

شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ عنو

سابق رئیس دارالافتاء

ستره محکمة SUPREME COURT دولت اسلامیة

افغانستان

Shaikh-ul-Hadeeth

Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan

The Chief Jurist

of

Supreme Court of Afghanistan

فہرستِ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الحدیث ابی الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

تمہیدِ مجید و نویدِ مجید کی فہرست نیز سابقہ فہرست کا ضمیمہ

جس کو شیخِ طریقت، عالم و فاضل، قائل و فاعل، ولی و فاضل تقی و نقی ڈاکٹر پروفیسر جناب مسعود احمد سلّمہ اللہ الاحد فرزندِ لبیب حسیب و نسیب و تقی و نقی مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ مفتی بجامع مسجد فتحپوری دہلی نے ترتیب دیا ہے، قرارِ ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

سابقہ فہرست کا ضمیمہ:

(تمہیدِ مجید و نویدِ مجید کی) فہرست / جھلکیاں

چمن و چنان تمہارے لیے، بنے دو جہان تمہارے ہی لیے ۳

----- سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے ۶-۵

----- نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض
ظلمتِ حشر کو دن کر دے نہارِ عارض ۷-۶

----- نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام ۸-۷

----- محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا ۸

----- جہاں کی خاک روبی نے چمن آرا کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے ۹

----- انہیں کی بو مایۂ سمن ہے، انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے ۱۰-۹

----- وہی جلوہ شہر بشہر ہے، وہی اصلِ عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر ہے، وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے ۱۱-۱۰

----- ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابشِ مہر سے رہے پیشِ مہر یہ جاں نہیں ۱۲-۱۱

----- جس کے جلوے سے احد ہے تابان معدنِ نور ہے اس کا دامان
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قربان دلِ سنگیں کی جلا کرتے ہیں ۱۳-۱۲

----- ملکِ خاصِ کبریا ہو، مالکِ ہر ماسوا ہو ۱۴

----- وہ کلس روضے کا چمکا سر جھکاؤ کج کلاہو ۱۵

----- راہِ عرفان سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہیں مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں ۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الدین النصیحۃ للہ و لرسولہ و لائمۃ المسلمین و عامتہم۔ الحدیث صفحہ ۳۶۸ الی صفحہ ۳۷۰ فتوحات مکیہ یعنی دین وہی خیر خواہی تو ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک جل و علیٰ و صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے ہے اور مسلمانوں کے ائمہ کے لیے ہے اور عام مسلمانوں کے لیے ہے۔ یہی کام (فعل ربانی) علماء و اصفیاء کا ہی کام (مقصود) ہوتا ہے۔

لعمرک ما کتاب لو تباع بوزنہ ذھبا لکان البیع مغبونا

او ما من الخسران انک آخذ ذھبا و تترک جوھرا مکنونا

روز روشن کی طرح یہ بات روشن ہے کہ ایک شی ایسی ہو جس کی قیمت و کم بہت کم ہو پر اس میں ایک وصف لگ گیا تو وہ وصف اسی کم قیمت شی کو اس جیسے ہزاروں شی سے بیش بہا کرتا ہے۔ تو اب بھی وہ قیمت و بہا اس شی کی ذات ہی کا ہے جیسے رغبت بڑھنے کے سبب اوصاف نے بڑھا دیا ہے مثلاً ایک نوٹ ملے جیسے جو کاغذ کا ایک حقیر ٹکڑا یا پارچہ تھا جس کی قیمت تھی نہیں پر اس کی تحریر کے باعث اب اس کی قیمت دس ہزار تک پہنچ گئی جیسے باعث لوگوں کی رغبت اس کی طرف کھنچ گئیں۔

اسی طرح اگر ایک ورق کاغذ ہو جس میں ایک کلمہ الوجود مجرد و مرتب اور اعلیٰ علم ہو اور ایک شخص اس علم کا طلبگار ہو، اس کی قدر و قیمت سے واقف اور خبردار ہو اور اس کی قدر طلب تو بڑی جانتا ہو اور وہ اس ورق کاغذ کو دس ہزار اشرفیوں میں خرید لے تو کیا وہ بیچ نقصان اور بے سعادت نہیں؟ کیا یہ اس بیع تو کیا خلاف ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ حلال و طیب ہے وہ طلب یعنی مال ہے اور وہ خرید و فروخت حلال ہے۔ جس پر اجماع قائم اور اس پر قرآن کریم کا بھی نص وارد ہے جس کا کوئی انکار ہے نہ ہی اس بیع میں کوئی ممانعت ہے۔ رب جل مجدہ فرماتا ہے۔

الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم۔ الآیۃ ۲۹ النساء ۴۔

مگر یہ کہ کوئی سودا تمہارے آپس کی خوشی کا ہو۔

اور وہ دس ہزار اشرفیاں اس لکھے علم کی قیمت نہیں کہ وہ مال نہیں یہ مال کی قبیل سے ہے بلکہ وہ دس ہزار اشرفی اس ورق کاغذ کی ہی قیمت ہے جو اس کی تحریر کے باعث دس ہزار کو پہنچ گئی۔

اس پر امام ہمام و ہمام احمد رضا خاں الافغانی المشرقی القادری اصلاً و البریلوی المہدی وصلا اپنے فتاویٰ العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ میں تحریر فرماتے ہیں

ارایتک ان کتب ورقۃ کاغذ بعلم نفیس عجیب نادر غریب و کان رجل یعلمہ و یعرف قدرہ فسامہ بعشرۃ الاف مثلا من جلاب

کلا بل حلال طیب بحق الاجماع و الاختلاف من نوع محجۃ و لا برہان قال تعالیٰ الا ان تکون

تجارۃ عن تراض منکم بھذہ العشرۃ الالاف ما ھی ثمن المکتوب فانہ لا مالیۃ لہ اصلا کما نص علیہ فی الھدایۃ و سائر الکتب المعتمدۃ - ج ۷ صفحہ ۱۳۲ ہش

هذا كتاب لو يباع بوزنه ذهبا لكان البائع مغبونا
أو ما من الخسران أنك آخذ ذهبا و تترك جوهرا مكنونا

یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ اگر اس کے بدلے اتنا ہم وزن سونا (زر سرخ) بھاؤ و بتا دیا جائے تب بھی بیچنا بیع گھاٹے میں تو خریدار فائدے میں۔

بھلا بتا تو کہ یہ زبان کاری و تحفہ کیا کم ہے؟ کہ تو شیرینہ مفیدہ، مفیدہ عقاید حقہ سے بیش بہا جواہر پاروں سے منور جملے، انوار کے گچھے اور لمعات کے بقعے تو آپ چھوڑ جائیں اور سونا یا زر سرخ تو رد کر لیں یا رکھ لیں؟ فهنيئا لك أيها التابع المحمدي بهذه النعمة العظيمة التي تجل عن أن تقوم بقيمة ولا تعقل عما نبهت عليه أن الكتاب هذا هو الذي يعرفه الماهرون المحققون و يمنحه الكملة فلا يرده إلا القاصرون عن فهمه ولا يلمه إلا الجهلة۔ هذا و على الله التكلان إنه خير من أعان ولا نستعين إلا إياه، اللهم أفض صلة صلواتك و سلامة تسليماتك على خط الوحدة بين قوسي الأحدية و الواحدية و آله و صحبه أجمعين۔

نور بقا آمد آفتاب محمد — پرده آن نور خاک و آب محمد
چشم خدا بین بجز خدای نه بیند — چون ز میان بر فتد نقاب محمد
بست نقابی ز آب و خاک و گرنه — رتبت امکان نداشت تاب محمد
افسر کونین گشت کاف لعمرک — از شرف دولت خطاب محمد
چون شب اسری کشید سرمه مازاغ — نقش سوی کی شود حجاب محمد
دولت فردا که گنج باب نیابد — هر که شد امروز رد باب محمد
هر چه بود درج در صحیفه هستی — منتخبی باشد از کتاب محمد
سایه رسان شد چو آفتاب حقیقت — تافت عیان از همه جهات محمد
من که زنم در سخنوری دم اعجاز — عاجزم از شرح معجزات محمد
لیس کمثلی بنعت کماله — صل الہی علی النبی و آله

کلیات علامہ جامی صف ۱۰

الفقیر عبد حبیب اللہ الشہیر بشیخ الحدیث ابو الفتح
محمد نصر اللہ نصرہ اللہ و نضرہ فی الدین والدنیا

ابوالفتح محمد نصر اللہ خان
نصرہ اللہ تعالیٰ ولنضرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نورہا پیدا
زمین از حبِ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا
ازو در ہر سرے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے
وزو بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا
اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و شوکت
نہ عیسیٰ آن مسیحا دم نہ موسیٰ آن ید بیضا
محمد احمد و محمود ویرا خالقش بستود
کزو شد بود ہر موجود وزو شد دیدہا بینا
زبیرت سینۂ اش جامی الم نشرح لک برخوان
زمعراجش چہ مے پرسی کہ سبحان الذی اسریٰ

علامہ جامی علیہ الرحمۃ

اَمَّابَعْدُ

اے عزیز جان! جان کہ یہ فَقِیرِ اِلٰی رَبِّہِ الْغَنِیِّ الْقَدِیرِ اَبُوالْفَتْحِ، مُحَمَّد نَصْرُاللہِ بنُ خوش کیارخان اَلْمَرْحُوم السَّرْرُوضَوِیِّ خروتی نَسَباً اپنی اس کتاب مستطاب کو ایک مقدمہ اور گیارہ لمعات شارقہ کی صورت میں مسلمانان عالم کے لئے عموماً اور علماء عاملین، صوفیائے صافیہ، خطباء و مبلغین، کاملین کے واسطے خصوصاً پیش کرتا ہے' یہ لمعات محمّدی انوار سے مستفاد ہیں اس لئے اس کتاب کا ہر ہر جملہ لمعہ اور ہر ہر مسٔلہ گران قدر و بیش بہا مایہ ہے جس کی تایید و تاکید آیاتِ کریمہ احادیثِ شریفہ اور معتبر و اشہر علماءِ اولیاء کے تحریری دستاویزات و تصنیفات سے ثابت و متحقق ہوچکی ہے۔ تاہم انسان مرکب ہے خطاء و نسیان سے اس لئے مستفیدین اور ہمارے عزیز علماء و ناقدین سے خواہش و گزارش ہے کہ اگر انھیں کتاب ہذا میں کوئی خطا و لغزش نظر آئے یا وہ کتاب ہذا کا کوئی جملہ یا مسٔلہ خطا و لغزش سمجھے اسے درگزر نہ کریں بلکہ اس فقیر کو اس خطاء و لغزش پر مطلع فرمائیں۔ شکرو امتنان کے ساتھ اس پر غور رہے گا اور اگر واقع میں وہ جملہ یا مسٔلہ لغزش رہا تو آئندہ اشاعت میں اِنْشَآءَ اللہُ تَعَالٰی ثُمَّ اِنْشَآءَ رَسُوْلُہٗ (۱) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَاللہِ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ۔

۱۔ جَآءَ فِي الْحَدِیْثِ الشَّرِیْفِ لَایَقُلْ اَحَدُکُمْ شَآءَ اللہُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَّلٰکِنْ لِیَقُلْ مَاشَآءَ اللہُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ اَلْحَدِیْث۔ حصن حصین الشریف فِي خُطْبَةِ النِّکَاحِ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْکُتُبِ وَذَکَرَ الْاِمَامُ النَّوَوِيُّ هٰذَا الْحَدِیْثَ فِي شَرْحِهٖ لِصَحِیْحِ مُسْلِم صفحہ ۲۸۶ جلد ۱۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَانَ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحَبَّ اَنْ يُّعْرَفَ فَخَلَقَ الْخَلْقَ وَاجْتَبٰى مِنْهُمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاصْطَفَاهُ۔ وَجَعَلَهٗ صُوْرَةً لِّصِفَتِهِ الْوَحْدَةِ فَهُوَ اَصْلٌ وَّ مَنْشَاءٌ وَّ مَعَادٌ وَّمَبْدَءٌ لِّجُمْلَةِ الْخَلَائِقِ لِحَضْرَةِ حَقِيْقَةِ الْحَقَائِقِ وَصُوْرَةٌ لِّحَضْرَةِ الْوَاحِدِيَّةِ الْاَحَدِيَّةِ الْجَامِعَةِ لِجَمِيْعِ الْكَمَالَاتِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْكِيَانِيَّةِ فَهُوَ مَظْهَرٌ اَتَمٌّ لِّلْاِسْمِ الْاَعْظَمِ وَوَاضِعُ مِيْزَانِ مَرَاتِبِ الْاِعْتِدَالَاتِ الْمَلَكِيَّةِ وَالْكِيَانِيَّةِ وَالْحَيَوَانِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَلٰوةً هُوَ لَهَا اَهْلٌ وَّهُوَ لَهَا اَهْلٌ مِنْهُ وَلَهٗ وَاِلَيْهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلٰى اٰلِهِ الَّذِيْنَ هُمْ مَخْزِنُ عِلْمِهٖ وَكِتَابِهِ الْعَزِيْزِ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اَصْبَحَ الدِّيْنُ بِهِمْ فِيْ حِرْزٍ حَرِيْزٍ۔

اَمَّا بَعْدُ

اَسْعَدَكَ اللّٰهُ تَعَالٰي بدانكه آن صاحبِ تَاجِ لَوْلَاكَ سَيِّدُالْاَرْضِ وَالْاَفْلَاكِ وَمَافِيْهِنَّ شہنشاہِ کونین سرورِ دارین وہ ذات ہے جو ہر ذات سے برتر۔ اس کی ہر ہر صفت کونین کے تمام صفات سے اعلیٰ اور ہر عیب و شین سے مُنَزَّہ و مُبَرَّاء ہے، کائنات کے کل فضائلِ اعلیٰ و کمالاتِ بالا کا منبع و سرچشمہ، ساری خدائی کا مرجع و منشاء ہے، ہر زین سے مُزَیَّن و پیراستہ اور تمام اخلاقِ جمیلہ سے آراستہ و شائستہ ہے آپ ہی وہ انسان کامل ہیں جس کو خالق عالم نے اپنے جمال ذات و اپنے تمام صفاتِ جلال و جمال کا مظہر اتم بلکہ شفاف آئینۂ اَنْجَم گردانا ہے۔ پوری خدائی کو آپ کے ہی خاطر صفحہ

ہستی پر ظاہر فرمادیا ہے۔ پس فیض و ہدایت، عرفان و دلالت میں ہر ایک شی آپ کا محتاج رہا کہ خالق عالم نے جس کو جو بھی عطا کیا یا جو بھی جس سے لے لیا یہ سب آپ ہی کے لئے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حضرت سے نبیوں کو نبوت ملی تو آپ کی خاطر، ولیوں کو ولایت سے نوازا گیا آپ کی خاطر، ثواب و عقاب کی عطا و سزا آپ کی خاطر، غرض کہ مقصود ذاتِ اوست دیگر جملگی طفیل۔ منظور نورِ اوست دیگر جملگی ظلام۔ کہ لَوْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ(۱) کہ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا اور اگر نہ ہوتا تو میں ہرگز ہرگز اپنی رُبُوْبِيَّتْ ظاہر نہ فرماتا اور ظاہر کہ اگر رُبُوْبِيَّتْ کا ظہور نہ ہوتا تو یقیناً مربوبیۃ نہ ہوتی کوئی شی نہ ہوتی کہ مَاسِوَی اللہ، اللہ تعالیٰ کے مربوب ہیں۔ خدائی کا ظہور اسی نور کی خاطر رہا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ خَالِقِ عالم جَلَّ مَجْدُہٗ نے اس مَقْصَدِ تخلیق کو آپ کو مخاطب فرماتے ہوئے یوں بیان فرمایا۔

مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَآ اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ بِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُثِيْبُ وَبِكَ اُعَاقِبُ۔ دیکھو سَيِّدُنَا مُحْيُ الدِّيْن خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُحَمَّدْ بْنُ عَلِيْ طَائِيْ (ابن عربی) رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا کی تفسیر جلد اول صفحہ ۲ یعنی میں نے آپ کو محبوب ترینِ محبوبان بنایا آپ ہی کو اپنے تمام خلق میں مکرم تر گردانا۔ آپ ہی کی خاطر لیتا ہوں، آپ ہی کی خاطر دیتا ہوں، آپ ہی کے لئے ثواب سے نوازا کرتا ہوں۔ آپ ہی کے لئے سزا و عقاب دیتا ہوں۔ اس حدیثِ پاک کے سیاق و سباق و کلمات

۱۔ وَكَذَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ حَدِيْثِ الْاَسْرَاءِ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر آپ نہ ہوتے افلاک کو پیدا نہ کرتا صفحہ ۶۱۸ جلد ۲ مدارج النبوۃ وصل دربیان سِرِّ تَسْمِيَةِ وَيْ صَلَّى اللہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِحَبِيْب و دفتر پنجم صفحہ ۱۳۲ و دفتر ششم صفحہ ۴۷ و صفحہ ۸۸ شرح بحر العلوم للمثنوي الرومي۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ۔

سے دو اہم ترین نکات پر حکمت و برکاتِ نبوت بر آمد ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ خالقِ عالم نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی اپنے اس محبوب سراپا جود کے برابر و ہمسر نہیں بنایا چہ جائیکہ آپ سے زیادہ محبوب یہ نکتہ کلماتِ حدیثِ بالا کے کلمہ "مَا" اور "خَلْقًا" سے مستفاد ہے کہ کلمہ "خَلْقًا" نکرہ ہے اور کلمہ "مَا" حرفِ نفی اصل و قاعدہ یہ کہ جب نکرہ نفی کے ماتحت آجائے۔ پس یہ نفی عام ہو جاتی ہے اور عموم و استغراق کا افادہ کرتی ہے۔ یہ نفی اس وقت اسمِ نکرہ کے سارے افراد کو اپنے حکم نفی میں گھیر لیتی ہے اور اسے کلمۂ حصر کہا جاتا ہے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ کلمہ "بِکَ" کو حدیثِ شریف میں فعل "اُعْطِی"، "اَحْمَدُ"، "اُثِیْبُ" اور "اُعَاقِبُ" سے پہلے ذکر فرما کر بھی حصر ہی کے اِفادہ کے لئے استعمال فرمایا ہے اس اِفادۂ حصر کے لئے اردو زبان میں کلمہ "ہی" کام میں لایا جاتا ہے یہی کلمہ "ہی" نفی و اثبات کو ظاہر کرتا ہے۔ حَدِیْثِ مَذْکُوْر کے ترجمہ میں ان قواعد و اصول کا خیال کیا گیا ہے۔ فَتَدَبَّرْ سَتَجِدُ فَتَقِفُ (۱) السِّرَّ فَتَقِفُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اے عزیز جان! جان لیں کہ یہ فقیر اِلٰی رَبِّہِ الْغَنِیِّ الْقَوِیِّ شَیْخُ الْحَدِیْث اَبُوالْفَتْح مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰہ بن خوش کیارخان اَلتَّرْرَوْضَوِیُّ خَرَوِیُّ نَسَبًا اس اجمال کی تفصیل ایک مقدمہ اور گیارہ لمعاتِ شارقہ میں بیان کرتا ہے یہ مقدمہ و لمعات در حقیقت، حقیقت مُحَمَّدِیَہ کے اَنْوَار اور اَحَادِیْثِ قُدْسِیَہ کے اَسْرَار ہیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ الرَّفِیْقُ۔

۱۔ نظرِ غائر سے دیکھئے تو راز پالے گا اور تو (اس راز و ناز پر یقین رکھنے سے) واقف راز رہے گا۔ تقف الْاَوَّلُ مِن الوقُوْفِ وَ الثَّانِیْ مِنَ القوفِ بِمَعْنٰی پی شناسی وَ مِنْہُ الْاِقْتِیَافُ مِثْلُ قَفَوْتُ اثرہ وَ القَائِفُ پے شناس وَ یُقَالُ فُلَانٌ اَقْوَفُ النَّاسِ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

مُقَدِّمَہ

سَرکارِ دارین، کَونَین کے ہر شَئی کے وُجُود کا مَنشَاء
اور ہر فَیض و جُود کا مَنبَع ہیں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ

اے عزیز جان! جان لے کہ عَالَمِیْن میں ہر ہر فَیْض کا مَنشَاء سَرورِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہیں خواہ وہ فَیضِ اَقدَس (۱) ہو جس کو استعداد کہا جاتا ہے یا فَیضِ مُقَدَّس جو کمال کہلاتا ہے بہرحال فَیض کا مَنشَاء سَرورِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہیں، کیونکہ وُجُودِ کائنات آپ ہی کے جُود و وُجُود پر مَبنِیّ ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو یہ سب نقوشِ غَرِیبَہ، اور یہ سب احکامِ کائنات عَالَمِ وُجُودُ میں نہ آتے نہ ہی ان میں سے کچھ ہوتا پس جو بھی فیوض و کمالات یا آثَار و اَحکَام رہے یا ہیں یا رہیں گے وہ سب کے سب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ہی کے وُجُودِ سراپا جُود پر ہی مبنی ہیں۔ آپ ہی کے جُود وجود کے اَحکَام و آثَار ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وُجُودِ مَوجُودَاتُ کے لحاظ سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کائنات کے حقیقی باپ ہیں یہی وجہ ہے کہ کَلَامِ بلاغت نظام اَعنِیْ قُرآنِ پاک نے اَزوَاجِ مُطَہَّرَاتْ کو ایمان والوں کی مائیں قرار دے کر اُمَّہَاتُ المُؤمِنِیْنَ کے لقب سے نواز دیا

۱۔ فَیضِ اَقدَس و فَیضِ مُقَدَّس کی تشریح شرح نَقدُالنُّصُوص عَلَّامَہ جَامِی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کے صفحہ ۴۷ و ۴۹ فَصّ حِکْمَۃٍ نَفْثِیَّۃٍ فِیْ کَلِمَۃٍ شِیْثِیَّۃٍ میں ہے۔ ۱۲ مِنہُ نَصَرَہُ اللہُ۔

فرمایا۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ الآیۃ الاحزاب۔ کہ یہ نبی ایمان والوں کا ان کی جانوں سے زیادہ محبوب و مالک زیادہ قریب و مددگار ہیں کہ اَولٰی میں یہ تمام معانی موجود ہیں۔ معنی یہ ہوئے کہ مومن نبی پاک کو اپنی جان سے زیادہ قریب و بہتر مالک و محبوب تر سرپرست پائے گا۔ پس ایمان والوں کا اہم فریضہ یہ ہے کہ نبی پاک کو اپنی جانوں سے بہتر و بالاتر و عزیز تر جان کر اپنی جانوں کو اپنے اور نبی پاک کے درمیان حائل و مانع نہ ہونے دیں بلکہ اپنی جانوں کو بصد خوشی نبی پاک کی خوشنودی پر نثار کردیں تاکہ ہمیشہ نجات کا سہرا ان کے سر رہے۔ اور اگر ان کی جانیں مانع رہیں پس وہ اس مانع کی بناء پر سَرْوَرِ دُوسَرا سے محجوب رہیں گے نجات نہ پائیں گے کیوں کہ نجات اسی میں ہے کہ سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء کو اپنوں اور اپنی جانوں کا مالک جانیں کہ سَرْوَرِ دُوسَرا ہی خالق عالم کے مظہر اعظم اور تمام کائنات و عالم کے شہنشاہ معظم ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہر جان کا اثر وُجُوْد ہے اور ہر جان سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کا جُود پس ہر جان و ہر اثرِ جان یعنی وُجُوْد کا منشاء وُجُوْد آپ ہی ہیں تو آپ تمام کائنات و موجودات کا حقیقی باپ ہوئے اور احترام و توقیر میں ازواجِ مُطَہَّرَات ایمان والوں کی مائیں ہوئیں۔ مقصدِ بالا کو سرور دوسرا علیہ التحیہ والثناء کے کلمات طیّبات اس طرح واضح فرماتے ہیں۔ کہ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَلْيَاْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ۔ دیکھو بخاری شریف جلد اوّل کتاب فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّيُوْنِ والحجر وَالتَّفْلِيْسِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ یعنی کوئی ایسا مومن یا ایمان والا نہیں جس کا میں اس کے اور اس کے دنیا و آخرت کے سارے معاملات میں اس کی جان سے زیادہ اس کا مالک نہ رہا ہوں بلکہ میں دنیا و

عہ قولہ ضیاعا یعنی عیالا وقال وقال ولاً رعٰ لہ یعنی ادعونی لہ اعنی عنہ (سنن الدارمی باب فی الرخصۃ فی الصلوۃ علیہ صفحہ ۳۹۲ سطر ۱۳) منہ غفراللہ

آخرت میں اس کے اور اس کے تمام معاملات میں اس کی جان سے زیادہ مالک رہا ہوں
کلمہ "بِہٖ" میں اشارہ بلکہ تصریح اس بات کی ہے کہ اس کی جان کا بھی میں مالک رہا
ہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے فرمودات کی شہادت خود قرآنِ پاک دے رہا ہے
چاہو تو پڑھو کہ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰي بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (فرمایا) پس جو مومن مرجائے اور
مال چھوڑ جائے اس کا رشتہ دار کوئی ہو اس کا وارث رہے اور اگر قرض چھوڑے یا ضائع
شی جیسی اولاد چھوڑے تو وہ میری حضور حاضر ہو اور میری جناب کی جانب رخ کرے کہ
میں ہی اس کا آقا سرپرست اور مددگار ہوں اور رہوں گا۔ اس حدیثِ شریف میں بھی
گزشتہ حدیثِ پاک کی طرح لطائف، اَسرَار و نِکات مذکور و مذکور ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ کلامِ بلاغت نظامِ نفی و اثبات پر مبنی جس کی تاکید و تائید کافی و شافی
ہے کہ کلمہ "مَا" نفی اور کلمہ "اِلَّا" اِثبات کررہا ہے نفی تو ہر ہر ہستی سے اَوْلَوِیَّۃِ
ومَالِکِیَّتِ کُلْ کی ہے اور اِثبات اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے صرف اور صرف سَیِّدِ
کائنات اور فخرِ موجودات کے لئے ہے وہ بھی مالکیت و اَولَوِیَّتِ کُلْ کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰي
ذَالِكَ۔

(۲) یہ کہ اسی مَالِکِیَّتِ کُلْ واَوْلَوِیَّتِ کُلْ کی وضاحت کی خاطر کلمہ "مِنْ"
استعمال فرمادیا ہے جو حرف نفی "مَا" اور منفی "مُؤْمِنٍ" کے درمیان استعمال فرمایا
گیا ہے اسی "مِنْ" کو علماءِ نحو نے "مِنْ" اِستغراقیہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔
اب تو یہ کُلِیَّتہ، مَالِکِیَّتْ و اَوْلَوِیَّہ صاف روشن جس پر خفا کا کوئی غبار نہیں یہاں تک اس
نے ہر غبار آلود دل سے اس کا غبار جھاڑ دیا۔ شُکْرًا لِلّٰهِ عَلٰي اِحْسَانَاتِهٖ۔

(۳) یہ کہ مَالِکِیَّة واَوْلَوِیَّة کو کسی خاص قید و شرط کے ساتھ مقید و مشروط
نہیں کیا بلکہ مطلق ذکر فرمایا تاکہ دلیل و بُرھان رہے کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا کی مِلْکِیَّتْ سے دنیا
واخری کی کوئی شی خارج و مستثنیٰ نہیں بلکہ بروجہ اِجمال ہمیشہ کے لئے ہر ہر چیز کی مِلْکِیَّتْ

آپ کے لئے ثابت ہے۔

(۴) نکتہ یہ کہ حدیثِ پاک کے ایمان افروز کلمات جن میں سے اوّل حدیث " مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِي الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ" کی خبر اَغْنِیْ بِهٖ وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِي الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ جملہ اِسْمِیَّہ ہے نیز آخرِ حدیث "فَاَنَا مَوْلَاهُ" جملہ اِسْمِیَّہ اور اس کی خبر مفرد ہے، یہ دونوں دوام و استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔ فن بلاغت کے مُسَلَّمَہ اُصُوْل میں سے یہ اَصْل مُسَلَّمُ الثُّبُوْت ہے کہ اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِیَّةُ لَاتُفِیْدُ الثُّبُوْتَ بِاَصْلِ وَضْعِهَا وَلَا الْاِسْتِمْرَارَ بِالْقَرَائِنِ اِلَّا اِذَا کَانَ خَبَرُهَا مُفْرَدًا اَوْ جُمْلَةً اِسْمِیَّةً اَمَّا اِذَا کَانَ خَبَرُهَا جُمْلَةً فِعْلِیَّةً فَاِنَّهَا تُفِیْدُ التَّجَدُّدَ۔ دیکھو صفحہ ۱۲۹ اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَةُ لِعَلِي الْجَارِم مطبع مصر یعنی جملہ اسمیہ اصل وضع کے اعتبار سے ثبوت کا افادہ نہیں کرتا اور نہ قرائن سے استمرار کو ظاہر کرتا۔ ہاں اگر جملہ اسمیہ کی خبر مفرد ہو یا جملہ اسمیہ کی خبر جملہ اسمیہ ہو تو ضرور ثبوت و دوام کو (ہمیشہ کے لئے) جاری رہنے پر دلالت کرتا ہے اور اگر جملہ اسمیہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس وقت حدوث و تجدد کا افادہ کرتا ہے۔

پس اے عزیز جان لیں کہ آیاتِ مُبَیِّنَاتِ فُرْقَانِیَّہ اور اَحَادِیْثِ نَبَوِیَّہ کے کلماتِ طیبہ بآوازِ بلند صاف، واضح طور پر یہ راسخ عقیدہ دے رہے ہیں کہ ساری خدائی کی مالکیتِ کل خالقِ عالم نے ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب نبی جنابِ احمدِ مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُجْتَبٰی کو عطا فرمائی ہے۔ یہی اس فقیر ابوالفتح محمد نصراللہ کا عقیدہ رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہی عقیدہ رہے گا اور میری اس کتاب کے اندر ہر بات میں تجھ پر یہ روشن و ظاہر ہو گا کہ وہ:

مَالِکِ کونین ہیں ظاہر ہے یہ ہر بات میں
دوجہان کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اے عزیز جان! جان لے کہ حقیقتِ مذکورۂ بالا کا صحیح نتیجہ، محقق انکشاف و اکتشاف کے بعد یہ نکلا کہ حقیقی مومن و واقعی مسلم وہ ہے جس کے دل میں سرورِ کونین، مالکِ دارین کی محبت ہر نعمت سے زیادہ ہو، خواہ وہ نعمت اس کی جان ہو یا والد و ولد ہو حضور کی محبت جان سے بالا تر ہو وہ تو کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے ثابت ہوا، اور والد و ولد سے برتر ہو اس پر حضور انور کی یہ حدیث شریف شاہد ہے کہ۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ۔ بخاری شریف، ج ۱ ص ۷، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ زیر (بَابُ حُبِّ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِیْمَانِ)

یعنی میری قسم ہے اس ذات خداوندی پر جس کے دستِ قدرت میں میری پاک جان ہے تم میں کا کوئی حلاوتِ ایمان سے ملذوذ و محظوظ نہ ہوگا جب تک میں اس کے باپ و اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو لوں۔ ان کلماتِ قدسیہ میں والد و ولد کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ غالباً بعض لوگوں کے دلوں میں باپ و اولاد جان سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں پس کلمات قدسیہ نے صراحت فرمادی ہے کہ سرورِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء ہر عزیز سے عزیز تر ہیں پس جو شخص یہ (۱) محسوس کرلے وہی صحیح معنوں میں ایمان والا ہے ورنہ اس کا ایمان برائے نام ہے و بس۔

عزیز جان! مذکورہ بالا عنوان تو روشن دلائل و براہین سے جلی و عیاں ہوا۔ مزید اطمینان کی خاطر یہ فقیر ابوالفتح محمد نصراللہ خان بن خوش کیار خان، رسیدہ علماء اعلام، ممتاز و چیدہ محققین و مدققین عظام کے اقوال و عقائد بحوالہ کتب و مطالع صفحہ وار پیش کر رہا ہے۔

۱۔ محبت ۱۲ منہ

جن سے عنوان بالا (۱) کو پوری اور مکمل تائید ملتی ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ مولانا رومی نے اپنی مثنوی معنوی کے صفحہ ۷۸ دفتر اول نولکشور شرح فارسی مولنا بحرالعلوم قُدِّسَ سِرُّہٗ السَّامِیْ میں فرمایا۔

نام احمد نام جملہ انبیا ست
چونکہ صد آمد نود ہم پیش ماست

جس کی تشریح مولانا بَحْرُالْعُلُوْم عَبْدُالْعَلِی رَضِیَ اللّٰہُ الْقَیُّوْمُ عَنْہُ یوں فرماتے ہیں۔

بدانکہ حقیقتِ محمّدیہ جامع جمیع حقائق است و فیض بہمہ حقائق نیست مگراز حقیقت محمدیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ و ولایتِ محمدیہ جامع جمیع ولایات است و مقام محمدی جامع جمیع مقامات اولیا است و نبوت و رسالت محمدیہ جامع جمیع نبوات و رسالات است پس رسالاتِ رُسُل پر تو رسالت اوست صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس محمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جامع ہمہ حقائقِ انبیاء و رُسُل است و کمال وَے جامع کمالات ہمہ انبیاء و رسل است و مولوی قدس سرہ باین بیت افادہ این معنی نمودہ اند۔

یعنی جان کہ تمام حقائق کا مجمع حقیقت محمدیہ ہے کہ تمام حقائق کا منشاء ہے اور ولایت محمدیہ ساری ولایتوں پر مشتمل ہے۔ مقام محمدی جو عبارت ہے اخلاق جمیلہ سے اور مزین ہیں تمام آداب شرعیہ سے تمام ولایات اولیاء کا منبع ہے۔ (اسی طرح) صاحبِ تاج لولاک کی نبوت و رسالت ساری نبوات و رسالات کا سرچشمہ ہے۔ پس ظاہر کہ تمام انبیاء و مرسلین کے نبوات و رسالات آپ کی رسالۃ و نبوتِ اعلیٰ کے پرتو ولمعات

۱۔ کہ سرکار، دارین و کونین کی ہر شئی کے وجود کا منشاء اور ہر فیض و وجود کا منبع ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ - مِنْہُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ تمام انبیاء و رسلِ عظام کے اصل، نیز ان کے حقائق کا اصل جامع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے کمال کمالات انبیاء و رسلِ کرام کا اصل جامع ہیں اور مولوی قدس سرہ نے اس بیت سے یہی مفہوم لیا اور اس سے اسی مضمون کا افادہ کیا ہے۔

پھر مولنا بحر العلوم قدس سرہ دفتر دوم مثنوی شریف صفحہ ۸۳ میں فرماتے ہیں۔

"اگرچہ خالق تمام خلق حق است لیکن افاضہ از حق بتوسط باطنِ انسانِ کامل میرسد خلق را" یعنی اگرچہ خالقِ عالم حق جَلَّ مَجْدُہٗ ہی ہے پر حق جل مجدہ سے خلق کو فیض انسان کامل کے واسطے سے پہنچتا ہے"۔

خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ سَیِّدِیْ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ ابْنُ عَرَبِیْ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ آیۂ کریمہ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیْفًا۔ وَلَمْ یَکُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ سورۂ نحل آیت ۱۲۰ پارہ ۱۴ کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قَدْ مَرَّ اَنَّ کُلَّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ فِیْ قَوْمٍ یَکُوْنُ کَمَالُہٗ شَامِلًا لِجَمِیْعِ کَمَالَاتِ اُمَّتِہٖ وَ غَایَۃً لَایُمْکِنُ لِاُمَّتِہِ الْوُصُوْلُ اِلٰی رُتْبَۃٍ اِلَّا وَھِیَ دُوْنَہٗ فَھُوَ مَجْمُوْعُ کَمَالَاتِ قَوْمِہٖ وَلَایَصِلُ اِلَیْھِمُ الْکَمَالُ فِیْ صِفَۃٍ مِّنْ صِفَاتِ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَۃِ اِلَّا بِوَاسِطَتِہٖ بَلْ وُجُوْدَاتُھُمْ فَائِضَۃٌ مِّنْ وُّجُوْدِہٖ۔ فَھُوَ وَحْدَہٗ اُمَّۃٌ لِاِجْتِمَاعِھِمْ بِالْحَقِیْقَۃِ فِیْ ذَاتِہٖ وَلِھٰذَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَوْ وُزِنْتُ بِاُمَّتِیْ لَرَجَحْتُ بِھِمْ۔ دیکھو صفحہ ۳۶۵ جلد ۱ تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

یعنی پہلے گزر چکا ہے کہ ہر وہ نبی جو کسی قوم کی جانب مبعوث ہوا ہو (یہ ضرور ہے) کہ اس نبی کا کمال اس کی قوم کے سارے کمالات کو شامل رہے گا۔ کہ وہ نبی کمالات کے اس نقطۂ عروج پر فائز رہتا ہے۔ کہ جس نقطۂ عروج تک اس قوم کی پہنچ اور رسائی ممکن ہی نہیں ہوتی خواہ وہ قوم یا افراد کتنے ہی بڑے مقام پر فائز کیوں نہ ہو۔ بلکہ اس

قوم کو جو بھی رتبہ ملا یا ملے وہ رتبہ و مرتبہ نبی کے رتبہ سے کم ہی رہے گا۔ پس وہ (نبی) اپنی قوم کے کمالات کا مرکز و مجموع رہتا ہے اور انہیں صفاتِ خیر و سعادت میں سے کسی بھی رنگ و صفت میں کمال نہیں حاصل ہوتا مگر اس نبی کے واسطے سے، بلکہ اس قوم کے وجودات نبی کے وجود کے فیض اور جود ہوا کرتے ہیں کہ نبی کے وجود کے طفیل وہ موجود ہیں، پس وہ نبی اکیلے قوم ہیں کیونکہ حقیقت میں پوری قوم نبی کی ذات محمودہ صفات میں اکٹھی ہے اور اسی لئے سرورِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ پوری امت کے مقابل میں تولا جاؤں تو ضرور ضرور ان سب سے میں بھاری رہوں گا۔

پس آفتاب نیم روز سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرکارِ دارین مالکِ کونین، کونین کے ہر شی کے وجود کا منشاء اور ہر ہر فیض اور ہر ہر جود کا منبع ہیں۔ کیا خوب فرمایا رسیدہ عاشق نے۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہان کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

فھٰذا ماکانَ یُرِیْدُ الفَقِیْرُ ھٰذَا۔ اَیْ اَبُوالفَتْح مُحَمَّدٌ نَصْرُاللہ خان بْنُ خوش کِیَارْ خَانَ السَّرُوْرُوْصَوِیُّ نصرہٗ(۱) اللہُ المُغِیْثُ القَوِیُّ۔

---

(۱) وَجَعَلَہٗ مُسْتَفِیْداً وَمُسْتَفِیْضاً مِّنْ فَیْضِ حَبِیْبِہٖ الأَجْوَدِ الْوَفِیِّ وَلَنِعْمَ مَاقَالَ العَلَّامَۃُ الجَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّہٗ السَّامِیُّ۔

چرخ کہ ہم شد پی محمود محمد — ہست خیالی زہمہ مجود محمد
مطرب دستان سرای بزم صفا را — بیت سرودے بہ از درود محمد
سوخت مارا ز آتش تب تبت — سوختہ بادا تن حسود محمد
پایہ قدر مقربان ملک — باہمہ رفعت بود فرود محمد
لیس کمثلی نبی بنعت کمالہ — صل الٰہی علی النبی و آلہ

علامہ جامی قدس سرہ

مُسَلَّمہ اَصُولِی فقہی ضابطہ

اے عزیزِ جان! جان کہ یہ امر واضح و جلی ہے کہ قرآنِ پاک کلام الہی ہے، ازلی و ابدی ہے، نیز یہ کہ ابتداء تخلیق سے لے کر منتہائے تخلیق اَعْنِی یہ قیامت سے پہلے و قیامت کے بعد تک تمام حالات و واقعات اور ان کے احکام و آثار بطور اجمال قرآن پاک میں مذکور و مذکور ہیں۔ نیز یہ کہ نبوی احادیث شریفہ قرآن پاک کی بلاغت، براعت اور فصاحت کا صاف اور شفاف آئینہ اور قرآن پاک کی تفصیل ہیں جن میں تمام احوال و اہوال سارے وقائع و حوادث احکام و آثار تفصیل وار آشکارا و نمودار ہیں نیز یہ کہ نبوی احادیث کے لئے قرآن پاک ہی ایسا پاک، صاف و شفاف بے نظیر آئینہ ہے جس میں احادیثِ نبویہ کی فصاحت، براعت و بلاغت واضح طور پر روشن و ہویدا ہے کیونکہ قرآن و حدیث دونوں وحی الہی ہیں کہ حدیث نبوی بھی وحی الہٰی پر ہی مبنی ہے کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰي اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰي کہ سرکارِ دُوسَرا عَلَيهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ نہیں بولتے خواہش نفسانی سے وہ جو بولتے وہ سب ہی صرف اور صرف وحی ہے جو ان کو کی جاتی ہے۔ اور اِمام بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ الْبَارِیُ نے اپنی مختصر و مشہور جامع میں حدیثِ نبوی روایت کی ہے جس میں ارشادِ نبوی ہے کہ وَلِيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰي لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَآءَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالی جو چاہے اسے اپنے اس خاص نبی کی زبان انور سے ظاہر و اداء فرمادیتا ہے۔ دیکھو بخاری جلد دوم صفحہ ۸۹۰ پارہ ۲۴ کی آخری سطر۔ د صفحہ ۱۹۲ ج ۱

پس ایمانی اَصُول میں سے ایک اَصْلِ مُسَلَّم و اَہَم یہ ہے کہ ہر قرآنی آیتِ کریمہ و ہر حدیثِ نبوی کا ترجمہ "خواہ کسی زمانہ سے متعلق ہو جس سے حکم یا حال کا انکشاف درکار ہو" اس طرح ہونا چاہیئے جس سے کسی دیگر آیتِ کریمہ یا حدیثِ پاکیزہ

کے منشاء و اقتضاء میں فرق نہ آنے پائے اور تضاد و تناقض پیدا نہ ہو جائے اور اگر ایسا ہوا تو ترجمہ خود بخود باطل و بے محل و غلط ہو جائے گا۔ کیونکہ وحی الٰہی تناقض و تضاد سے پاک و مُبّراء ہے کہ تضاد و تناقض عیب و نقص ہے کلام الٰہی اور کلام نبوی عیب و نقصان سے پاک و مُنزّہ ہیں اس پر اجماع ہے (۱) فَوَاتِحُ الرَّحَمُوْتِ شرح مُسَلَّم الثُّبُوْتِ میں ہے۔ لِأَنَّ مَا يُنَافِي الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ كَيْفًا كَانَ اَوْفِعْلاً مِنْ جُمْلَةِ النَّقْصِ فِي حَقِّ الْبَارِيْ وَمِنَ الْاِسْتِحَالَاتِ الْعَقْلِيَّةِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰي صفحہ ۲۴ نولکشور جلد اول اور صفحہ ۳۹ مطبع بولاق مصر یعنی جو بھی وُجُوبِ ذاتی کے منافی ہوں کیف ہو یا فعل اللہ تعالیٰ کے حق میں از قبیل نقص ہیں اور نقص اللہ پر استحالات عقلیہ میں سے ہے۔ اور کلام نبوی اس لئے کہ یہ وحی الٰہی پر مبنی (۲) ہے، حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قرآنی آیت کا منشاء یا مقتضیٰ جب بھی دیکھا جائے اس کی اس منشاء و مقتضیٰ میں الٰہی کلام بلاغت نظام کے تمام کے تمام دیگر آیات بیّنات متحد و مشارک ہیں اسی طرح جس حدیث نبوی کا جو مُقتضیٰ حال ہو خواہ کسی بھی زمانہ سے متعلق ہو۔ اس زمانے کے اس مقتضیٰ حال میں تمام فرقانی آیاتِ بیّنات مشارک و متحد ہیں خلاصہ یہ کہ قرآنی آیات بینہ و احادیث شریفہ سب ہی یا تو وحی الٰہی ہیں اور یا وحی الٰہی پر مبنی

۱۔ اس لئے کہ جو بھی وجوب ذاتی کا منافی ہو وہ نقص ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات واجب ہے تو نقص ذات الہیہ کا منافی رہا پس نقص کا ذاتِ واجبہ کے ساتھ اجتماع محال رہا ہے کہ ہر ایک دوسرے کا نقیض ہے اور نقیضین کا اجتماع محال ہے، ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰي۔

۲۔ وَجَبَ صِدْقُهٗ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاِمْتَنَاعُ كِذْبِهٖ۔ صفحہ ۵۵ جلد ۲ فَوَاتِحُ الرَّحَمُوْتِ۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ

ہیں جو حدیث شریف ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں اسی لئے بظاہر اگر کوئی تناقض و تباین ظاہر ہورہا ہو محققین علماء ان کی تطبیق کے وجوہات تلاش کررہے ہوتے ہیں ان کی تحقیق کے درپے ہوتے رہے ہیں۔ اور جو امر مُحَدِّث و مُفَسِّر کے لئے ضروری و اہم ہے وہ یہ کہ وہ آیات و احادیث شریفہ کے اِقتضا و مُقتَضٰی معلوم کرے وقت و حال کا حکم جو مطلوب ہو اقتضاء نص پر پرکھے نصّ قرآنی و نبوی کو ہی کسوٹی جان کر مان لے و بس۔ پس حاصل یہ کہ ترجمہ جو بھی ہو اگر وہ قرآنی آیات و اَحادیث نبویہ عَلیٰ قَائِلِہَا اَلفُ اَلفِ التَّحِیَّۃُ کے مَنشَاء و مقتضی کے خلاف نہیں تو وہ ترجمہ حق ہے درست و مراد ہے اس حال و مآل کا اِثباتِ حکم اسی طرح ترجمہ میں دائر و مقصور اور وہ ترجمہ اسی حال و مآل کے اثباتِ حکم میں مُثبَت و راسخ ہے پر ہر زمانے کے لئے وہی ترجمہ کافی نہیں نہ ہی مرادِ آیت و حدیث اسی ترجمہ میں محصور بلکہ تبدیل حالات و ازمنہ کے تغیر کے ساتھ ساتھ احکام حالات و ازمنہ نیز تبدیل ہوتے رہیں گے کیونکہ احکام علل و اسباب کے ساتھ ساتھ گھومتے رہتے ہیں علت ہو تو حکم ہے علت نہیں تو وہ حکم نہیں نص قرآنی و نص نبوی کی تفسیر و تاویل دونوں کو ترجمہ شامل رہے۔ تاویلات حالات کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں حالات کو قرار نہیں اس لئے ترجمے بھی ہوتے بدلتے رہیں گے ہر ترجمہ حال و زمان کے موافق رہے گا۔ مگر شرط وہی ہے کہ منشاء آیات و مقتضی احادیث میں ترجمہ اختلاف نہ دیکھائے ورنہ وہ ترجمہ خود بخود باطل قرار پائے گا۔ صحت ترجمہ کی دلیل و نشانی یہی ہے کہ وہ منشاء نصوص پر منطبق ہو و بس۔ حضرت سیدّنا الشیخ الاکبر قدس اللہ سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں۔ وَاَمَّا التَّاوِیلُ فَلَا یَبْقِي وَلَا یَذَرُ فَاِنَّہٗ یَخْتَلِفُ بِحَسَبِ اَحْوَالِ الْمُسْتَمِعِ وَاَوْقَاتِہٖ فِي مَرَاتِبِ سُلُوکِہٖ وَتَفَاوُتِ دَرَجَاتِہٖ وَکُلَّمَا تَرَقّٰي عَنْ مَقَامِہٖ انْفَتَحَ لَہٗ بَابُ فَہْمٍ جَدِیدٍ وَاطَّلَعَ بِہٖ عَلٰي

لَطِیْفٍ مَعْنًی عَتِیْدٍ۔ دیکھو دیباچہ و خطبہ تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یعنی اور رہی تَاوِیْلِ نصوص پس وہ ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہتی بلکہ وہ تو غور سے سننے اور کان دھرنے والے سالک کے مَرَاتِبِ سلوک یا تفاوت دَرَجَاتْ کے لئے جو اَحْوَالْ و اَوْقَاتْ درکار ہوں ان احوال و اوقات کے اِعْتِبَارْ سے بدلتی رہتی پھر جب کبھی اس مَقَامْ سے سالک کو تَرَقِّی ہوئی اس پر فَہْمْ و سمجھ کا ایک نَیَا دروازہ کھل جاتا ہے اور اس کو نئے انوکھے لطیف معنی (۱) کا پتا حاصل ہو جاتا ہے۔

---

(۱) مَذْکُوْرَہ مَعَانِی تَاوِیْلَاتْ ہوتے، اِشَارَاتْ کہلاتے ہیں اور یہ مراد و معتبر بھی ہوتے ہیں دیکھو صفحہ ۲۰ صفحہ ۱۶۸ دفتر سوم و صفحہ ۵۷ دفتر پنجم شرح مثنوی بَحْرُ الْعُلُوْم۔ اور سَالِکِیْنْ اَہْلُ اللّٰہ ہوتے جو قول و عمل میں حال و سیرت و عقیدہ میں سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ہی پیرو ہو رہتے ہیں تو ان کے بَاطِنْ و سِرّ، قَلْبْ و نفس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے باطن، سر قلب و نفس کے ساتھ مناسب ہو جاتے ہیں اور ہر مُتَابِعْ کو بقدر نَصِیْبِ مُتَابعت محبتِ الٰہیہ میسر ہو جاتی ہے اور اس پر اللہ اپنی محبت کا اِلْقَاء اس طور پر کرتا ہے کہ اپنی اس محبت کا نور متابع کی جانب نَبِیِّ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی روح کے باطن سے ساری کر دیتا ہے کہ وہی ہیں محبتِ الٰہیہ کا مَظْہَرِ اَتَمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پس وہ مُتَابِعُ اللّٰہ کا محبوب و محب بن جاتا ہے۔ (مستفاد من صفحہ ۱۰۸ ت۔ ع)

اور تَجَلِّیَاتِ اِلٰہِیَّہ اس پر وارد ہو جاتے ہیں تو فُرْقَانْ کے اَسْرَارْ و مَعَانِی اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں جن کی طرف سَیِّدُنَا عَلِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اِشَارَہْ یوں ہوا ہے۔

لَوْتَکَلَّمْ فِی الْفَاتِحَۃِ مِنَ الْقُرْآنِ لَحُمِلَ مِنْہَا سَبْعِیْنَ وِقْرًا یعنی (میرے سینے میں قرآن کے اتنے علوم ہیں کہ) اگر فاتحہ قرآن کا بیان کردوں تو ان سے ستر (۷۰) اونٹ بار کر لئے جائیں گے۔ وَیَضْرِبُ اِلٰی صَدْرِہٖ وَیَتَنَھَّدُ اَنَّ ھٰہُنَا لعلوماً جَمَّۃً لَوْوَجَدْتُ لَھَا حَمَلَۃً اور ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے اور تَنَفُّسْ کہتے تھے کہ یہاں بے شمار علوم ہیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان کے لئے اچھے قابلین پالیتا۔ صفحہ ۲۸۰ صفحہ ۲۰۰ ج ا۔ ف۔ م

حقیقتِ مُحمَّدیہ کی حقیقت

یہ حقیقت ہے کہ حقیقتِ محمَّدیہ علیٰ صاحبہا اَلفُ اَلفِ التَّحِیَّۃ وُجُودِ بَارِیٔ تعالیٰ (جو حقیقتِ مُطلَقَہ ہے) کے اس رُخ کا نام ہے جو مَرتَبہ تفصیل میں روشن ہے اس کی توضیح یوں ہے کہ وُجُودِ بارِیٔ تعالیٰ کے دو رخ ہیں ایک اِجمالِ صِرف جو وجود مطلق ہے اور وہ ہے۔ هُوَ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِي الْوُجُوْدِ۔ اور ایک اس اجمال کی تفصیل ہے جو مَظاہِر و تَعیُّنَات کے جلووٴں میں روشن ہے ان تمام مَظاہِر و تجلّی یا تعیُّنَات کا مَرکزِ اَعلیٰ اور مَظہرِ اَتَم و اَعظَم رُوحِ مُحمَّدِی ہے صَلوٰاتُ اللہِ وَسَلامُہٗ عَلَیہِ جو درحقیقت حَضرتِ وَاحِدِی اَحَدِی کی ایسی صورت ہے جو تمام کمالاتِ اِلٰہِیَّہ اور کیانِیَہ کو جامع ہے اور یہ ہی رُوحِ پُرفتوحِ مُحمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِعتِدَالَات کے سارے مراتب کی مِیزان کا وَاضِع ہے اعتدالات خواہ مَلَکی ہوں یا اِنسانِی یا حَیوانِی فِی الحَقِیقَت عالَم وعالَمِیان اسی روح پر فتوح کے اجزاء و تفاصیل ہیں آدم و آدمیان سب کے سب آپ ہی کے مستحق تکمیل ہیں اور یہی وہ نکتہ ہے جس کی جانب سَیِّدِ کائِنات صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ نے اشارہ فرمایا کہ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَآئِيْ اور اِعلاناً اِعلان فرمادیا کہ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَآئِيْ (۱) جس کے معنی ہیں میں ہوں آدم و مَن سوا کا آقا و حاجت روا ئیں ہوں ان سب کا سَیِّد اور مشکل کشا کہ سب کے سب میرے ہی جھنڈے تلے رہیں گے۔ اِمامِ ہُمام اَعلیٰ حضرت اَحمَد رضا خان بَریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ السَّامِی نے اس مطلب کو یوں قلمبند فرمادیا ہے۔

---

(۱) صفحہ ۸۸ ج ۲ فتوحات مکیہ شریفہ و (مدارج النبوۃ صفحہ ۶۱۰ ج ۲)

جس کے زیرِ لِوَاء آدمؑ وَ مَنْ سِوٰی
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

اس توضیح کی تشریح یہ ہے کہ خود حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ وَ تعالیٰ تو بذاتِ خود عالَم و عالمیان سے مُسْتَغْنِی و لاپروَاہ ہے پر اس کے نامتناہی اَسْمَاء میں سے ہر اِسْمَ مَظْہَر یا مَظَاہِر کے طالِبْ و مُقْتَضِی ہیں کیونکہ مَظاہر کے بغیر اَسْمَاء کے ظہور نہیں ہوتا پس مظاہر ان اسماء الٰہیہ کے آثار سے اثر پذیر (۱) ہوتے ہیں اور مُوجِدْ ذاتِ حق کا مُشاہدہ ان ہی اسماء الٰہیہ کے جلووں میں کرتا ہے۔ مَثَلاً اَلرَّحْمٰنُ - اَلرَّزَّاقُ - اَلْقَھَّارُ کہ ہر ایک اسم الٰہی ہے جس کا ظہور اپنے اپنے مظاہر میں ہوتا رہتا ہے۔ مظاہر کے بغیر ان اَسْمَاءِ الٰہیہ کا ظہور ممکن نہیں۔ رزاق کا ظہور مرزوق کے ظہور سے ہو گا۔ راحم کا ظہور مرحوم کے ظہور سے اور اسی طرح قاہر کا ظہور مقہور کے ظہور سے ہو گا کہ جب تک خارج میں راحم و مرحوم نہ ہو پائیں۔ رحمانیت کا ظہور ناممکن رہے گا رازق و مرزوق نہ ہوں گے تو رزاقیت کا ظہور ممکن نہ رہے گا۔ عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس

خارج میں قاہر و مقہور نہیں تو قہاریت کا ظہور نہ ہو گا۔ نتیجہ یہ رہا تھا کہ اسماء الٰہیہ کی ہی طلب نے جُزْئِیَاتْ وَ مَظَاہِرْ کو وجود بخشا کہ یہی طَلَبْ وَ اِقْتِضَاءِ مَوْجُوْدَاتِ جزئیہ کے اِظْہار کا سبب رہی و بس خلاصہ یہ کہ موجودات عالم و عالمیان کی ہر ہر جزئی اپنی اپنی مُحْوِاِ قَابِلِیَّتْ کے مُطَابِق اَسْمَاءِ حَقَّہْ اِلٰہِیَّہْ کے جلووں کے مَظْہَر رہی۔ اور اس کے ساتھ یہ ضرور جاننا چاہیئے کہ اَسْمَاءِ حَقَّہْ اِلٰہِیَّہْ سارے کے سارے اِسْمِ ذَاتْ کے حِیْطَہْ کے اندر ہے جو اَللّٰہُ ہے یہ اِسْمِ ذَاتْ سب اَسْمَاءِ حَقَّہْ کا جَامِعْ اور سب پر مُحِیْط اور سب کا

---

(۱) گو مَظاہِر خود اَسْمَاءِ اِلٰہِیَّہْ کے آثار ہیں۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اِحَاطہ کیا ہوا ہے۔ اسی اِسمِ ذات نے اِیجادِ موجُودات سے پہلے چاہا کہ ایک ایسا جامع مظہر پیدا کرے جو از راہِ جامعیت اِسمِ ذات کے ساتھ کلی مُناسبت رکھے تاکہ وہ مظہر اتم ایسا اکمل ہو رہے کہ آئندہ موجُود ہونے والے تمام مخلوقِ الٰہی کے لئے کمالات بخشی اور فیض رسانی میں خلیفۃ اللہِ الاعظم رہے(۱) اور پوری خدائی کا شہنشاہ معظم رہے یہی ہے وہ رُوحِ پُرفتوح محمدی جس کی ترجمانی حدیثِ نبوی۔ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ رُوحِیْ او نُوْرِیْ[عہ] کرتی ہے۔

یعنی میری رُوحِ پرفتوح ہی اَوّلِ مخلوق ہے یا یہ کہ میرا ہی نور سَراپا سرور اوّلِ مخلوق ہے۔ اور یہی رُوحِ پُرفتوح محمدی ہی حضرتِ حقیقۃ الحقائق جل مجدہٗ کی ساری مخلوق و خلائق کا اصلِ منشاء اور ساری خدائی کا مرجع مبداء رہی ہے اور یہی وہ نور ہے جس کو حقیقتِ محمدیہ کہتے ہیں عَلَیْہَا وَعَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃ۔ کسی عارف نے اسی حقیقت کی تعبیر میں کلماتِ مندرجہ ذیل قلمبند کئے ہیں۔

کیا شانِ احدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

---

(۱) اَیْ بُردہ زِ آفتاب بوجہِ حُسنِ تُو سبق
قرصِ قمر بمعجزِ حُسنِ تُو گشتہ شق

دُرّ بزم احتشام تُو سیارہ ہشت جام
وز مطبخ نوالِ تُو افلاک نہ طبق

بر ہر کہ تافتہ پرتوِ انوارِ مہرِ تُو
محمد سرخرُوئی در ہمہ آفاق چون شفق

جسمت نداشتہ سایہ والحق عجیب مدار
زیرا کہ بود جوہرِ پاکت زِ نورِ حق

بردفترِ جمالِ تُو تورات یک رقم
وز مصحفِ کمال تو انجیل یک ورق

جائی کجا ست نعتِ تُو اما بعلّتِ شوق
بر لوحِ صدق زد رقمی کیف ما اتفق

لَیْس کلامی نعتِ کمالہٖ
صلی الٰہی علی النبی والہٖ

علامہ جامی قدس سرہ

[عہ] قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اول ما خلق اللہ العقل و اول ما خلق اللہ القلم و اول ما خلق اللہ روحی او نوری (صفحہ ۶ مواہب النبوۃ)

[Illegible marginal handwriting]

و شک نیست کہ اختلاف عبارات مبنی بر اختلاف اعتبارات است زیرا کہ مرتبۂ اولیت ...

رُوحِ مُحَمَّدِیْ حق وخلق کے درمیان بَرزَخ ہے

جان لے کہ خالق جلّ مجدہٗ اور مخلوق کے درمیان رُوحِ مُحَمَّدِیْ ہی برزخ ہے۔ یہ بَرزَخِیَّت یعنیہٖ اس خطِ فاصل کی مانند ہے جو شمس وسایہ کے درمیان میں ہوتا ہے جس کے اِتّصاف کے دو پہلو ہیں ایک لحاظ سے وہ خطِ فاصل شمس ہی ہے اور دُوسری جہت سے وہ خط سایہ بھی ہے۔ کیونکہ اس حد پر شمس و سایہ دونوں ملتے ہیں اگر اس خط پر دونوں کا مِلاپ نہ ہو تو شمس سایہ سے جدا رہے گا اور سایہ شمس سے حالانکہ اس مقام یا اُس حد پر تیسری چیز پہنچ نہیں سکتی۔ بلکہ ماننا پڑے گا کہ وہ خط نہ تو شمس سے جدا ہے نہ ہی سایہ سے الگ وَرا۔ اسی طرح رُوحِ مُحَمَّدِیْ اُدھر حق سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل ہے کہ حق سے فیوض وکمالات مخلوق تک آپ ہی کے تَوَسُّط سے پہنچتے ہیں کسی عارف نے خوب فرمایا۔

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدّد کا

حرفِ مُشَدَّد سے مُرادِ اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کا میم ہے (۱) جو حاء اور دال کے درمیان میں برزخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

(۱) وَاسْتَمِیْنُ مُحَمَّدْ اِبْسِمِہٖ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَہ مُجَدَّد نمی از جمالِ مُحَمَّد / مُشکِ شَمّی زِ زُلف وَ خالِ مُحَمَّد
دَر چمن فاعلم قدم نہادہ / تو والی بابتدالِ مُحَمَّد
حرفِ مُشکلان نقشِ طلبِ قدم را / قد مد آمد بزعم نوالِ مُحَمَّد
چہ نسبی ذرن تراجہ ملت / عجب از تیر حالِ مُحَمَّد
روزنہ جستا کہ ثابت برہمہ عالم / مُخ تو خورشید بی زوالِ مُحَمَّد
دست بدامانِ آل زن کہ نباشد / مجز بجمد کمالِ آلِ مُحَمَّد

علامہ جامی قدس سرہٗ

سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تعَالیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ اِیجادِ عالم اور اس کی بقاء کے لئے مقصود و غایت و مطلوب ہیں اور آپ ہی حقیقتاً انسانِ کامل ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ خالقِ عالم نے اِیجادِ عالم اور اس کی بقاء کے واسطے اصلِ مقصود اور غایتِ مطلوب انسان کامل ہی کو عین ٹھہرایا ہے اس کی مثال خود ہر ہر فرد انسان میں موجود و مشہود ہے کہ اللہ تبَارَکَ وَتعَالیٰ نے انسانی جسدِ خاکی کا تسویہ فرمادیا ہے اس سے اصل مقصود اس کا نفسِ ناطقہ ہی رہا ہے و بس۔ نیز اس مُسَوّٰی جسدِ خاکیٔ اِنسان میں جسمانی طبعی مزاج بنادیا ہے اس مزاج کی تخلیق و تودیع سے غایتِ مراد اور اصل ملاک مزاج کی تعدیل رہی ہے پس تخلیق کائنات کا اصل مقصود اور ایجاد خلائق کا اصل مقصد وجُودِ خالقِ خلائق کے نورِ شہود کے تعینات تھے جس کا آئینہ و مرات انسان کامل کا ہی دلِ پاک رہا ہے نیز اس تخلیق کا اصل دراک اللہ تعالی کے ظہور وجود کے تنوعات رہے ہیں جن کے پانے کے لئے انسان کامل کا ہی فہم دراک ہے جس کو ان تنوعات کے لئے آئینہ شفاف قرار دے دیا ہے۔ اور وہ یوں کہ جب انسان کونی اور بشری صفات سے مجرد ہوا اور ربانی حقانی صفات سے متصف ہوا نیز اخلاق الٰہیہ سے مُتَخَلِّق ہو گیا۔ پس اس کی بینائی و بصیرت نورِ وحدت کے سرمہ سے سرمگین ہو گئی۔ پس وہ تمام مجالی اور سارے مظاہر میں اپنے تمام قوی و مشاعر کے ساتھ جمال حق کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ اور اپنے تمام قوی و مشاعر سے حق اور وجودِ مطلق کا ادراک کرتا رہا ہے کہ درحقیقت انسانِ کامل کی ہی دانش وجود مطلق (۱) کا وہ جود ہے جو درخت آفرینش کا

اصل پھل واصل ثمرہ رہا ہے حدیثِ نبوی کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (۲) پس عالَم حس میں اگرچہ عالم و دوران افلاک کا قیام و ثبوت اول رہا تھا پر مَعْنًی وَّحُكْمًا انسان کامل ہی عالم و افلاک سے مقدم و اقدم رہا ہے کہ ایجادِ عالم سے اصل مقصود کمال پیدائی رہا تھا اور کمال پیدائی اجمال و تفصیل میں ایک ایسی حقیقت کے ظہور پر موقوف تھا جس کی ذات و مِصداق جامع و حاوی ہو۔ پس وہ ذات اور وہ مصداق مَوْقُوْفٌ عَلَیْہِ رہا تھا اور ہمیشہ موقوف علیہ کا رتبہ موقوف کے رتبہ سے اَقْدَمْ ہورہتا ہے وجود میں بھی علم و تصور میں بھی اسی حقیقت جامعہ کی ذات و مصداق سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی رہے ہیں۔

جناب جَلِیْلُ الْقَدْرِ صَحَابِی سَیِّدُنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَرْوِیٰ ہے کہ حضرت جِبْرِئِیلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَامُ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یوں عرض کی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ظَاہِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَاطِنُ۔ (۳) یعنی سلام ہو آپ پر اے اول سلام ہو آپ پر

۱۔ اَعْنِیْ بِہٖ اَللّٰہُ تَعَالٰی ۱۲ مِنْہُ۔

۲۔ یعنی میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے وہ مخلوق پیدا کی جس کی پیدائش کا میرا ارادہ تھا۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَ لَہٗ

۳۔ یہ حدیث شریف مولنا فاضل علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شرح لِلشفاء میں علامہ تلمسانی سے مروی و مذکور ہے صفحہ ۳۲۵ امتاع النظیر مولانا فضل حق الخیرآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ پر۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَ لَہٗ

اے آخر سلام ہو آپ پر اے ظاہر سلام ہو آپ پر اے باطن۔ جبریل امین کا ان القاب سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کو یاد کرنا یا پکارنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا کہ فرشتے وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ان القاب سے مُلَقَّبْ فرمادینا اس بات کی برہان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پوری کائنات کا اِحاطہ عطا فرما کر ساری کائنات کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حیطہ میں دے دیا اور ساری خلائق کو فیض آپ سے ہی ملتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انسانِ کامل وہ کُلِّی علی الاطلاق ہے جو قدیم اور حادث تمام موجودات کے لئے قابل رہی ہے اور یہی انسانِ کامل، قدیم (۱) سے واصل اور حادث (۲) میں شامل ہے انسان کامل ہی وہ کُل ہے جس کے تمام کائنات اجزاء ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ اجزاء کی کمی سے کُل کی کمی لازم ہوتی ہے پر کائنات کی کمی سے انسان کامل کی کمی لازم نہیں آتی کیونکہ کائنات انسان کامل کے رَشْحَات ہیں جیسے بدن کا پسینا جس کے نکلنے سے انسان کے بدن میں اجزاء کی کمی لازم نہیں آتی یہ بھی یاد رکھنے کو ہے کہ انسان کے ماسواء موجودات میں سے کوئی بھی موجود تمام موجودات کے لئے قابل نہیں کیونکہ عالم کے اجزاء میں سے کوئی جزء اُلُوہِیَّۃ کے لئے قابل و حامل نہیں اور اِلٰہُ الْعَالَمِیْن جو ہمہ وجود ہے عُبُوْدِیَّۃ کے لئے قابل نہیں بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ عالم سارے کے سارے عبد ہی رہے ہیں اور حق سُبْحَانَہٗ

۱۔ اَعْنِيْ بِہٖ اَللّٰہُ تَعَالٰی سے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

۲۔ اَعْنِيْ بِہٖ مخلوق میں - ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَ تَعَالیٰ واحد و احد و صمد ہے اور یہ بھی روز روشن سے زیادہ روشن ہے کہ جو اوصاف اُلُوہِیَّۃِ اِلٰہی کے منافی و مناقض ہوں ان اوصاف سے اللہ تعالیٰ کا اِتِّصَاف جوازاً ناممکن ہے۔ اسی طرح جو اتصاف ایسا ہو جس کے اوصاف عُبُودِیَّۃ کے مناقض و منافی ہو وہ اتصاف عالم کے لئے جوازاً محال ہے اس لئے کہ عالم کے سارے اوصاف حادث ہیں اور عالم سارے کے سارے عِبَادُاللہ ہیں اور عبودیۃ ہی ان کا شیوہ رہی ہے مگر انسانِ کامل نہ یہ ہے نہ وہ بلکہ اس میں دو ایسی کامل نسبتیں ہیں جن میں سے ایک نسبت سے تو انسان کامل حضرت الوہیۃ (۱) میں داخل ہوتا اور قرب خاص پر فائز ہوجاتا ہے اور دوسری وہ جس سے وہ حضرت رَبَّانِیَّۃ میں شامل ہوجاتا ہے اور قرب خاص پر فائز ہوجاتا پس انسانِ کامل چونکہ خود بذات خود مربوب رب ہے اور عبادت الٰہیہ پر مُکَلَّف ہے اس جہت سے سراپا عبد ہی ہے اور جب کہ وہ خلیفہ رَبُّ الْاَرْبَاب ہے کہ مِنْ حَیْثُ الصُّوْرَۃ احسن التقویم (۲) کا مصداق صداق ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ اَلْحَدِیْثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر بنایا جو درحقیقت انسانِ کامل اپنی شان کے لائق اپنے باطن میں تمام اسماء و صفات الٰہیہ سے متصف ہوا ہے اس کے ظاہر چونکہ بشر ہے پس اس کا ظاہر تمام اکوان و عوالم کے صفات سے نیز تمام حقائق کونیہ کو جامع رہا اور تمام عوالم آپ ہی کے فیض کے رَشَحَات ہیں اس لحاظ سے انسان کامل ربّ (۳) ہے اور وہ انسان درحقیقت آنسرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

۱۔ اگرچہ مقام الوہیت تک پہنچنا محال بالذات و ناممکن ہے پر حضرت الوہیت میں انسان کامل داخل ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے بہتر طور پر درست بنایا ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

۳۔ اَعْنِیْ یہ پالنے والا۔ رَبَّ (ن) پرورد کہا جاتا ہے رَبَّ الصَّبِیَّ پرورد کودک را تا بالغ گردید

رَبَّبَ (س) کہا جاتا ہے رَبَّبْتُ الصَّبِیَّ پروردم کودک را تا بالغ گردید. غوث اعظم سیدنا الشیخ

وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی ذات شریفہ ہے نیز انبیاء کرامُ وَاَوْلِیَاءُ اللہ جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے خلفاء ہیں اور آپ کے اخلاقِ کریمہ وجمیلہ سے مُتَخَلِّق ہیں بھی اس پاک وبزرگ رتبۂ عُظْمٰی سے بَہْرَہ وَرْ اور ان کو اس نعمتِ عظمٰی وصورتِ حسنہ جمیلہ سے حصہ ملا ہے۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی ذٰلِكَ وَ صَلَوَاتُ اللہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اس کا خلاصہ و زُبْدَہ یہ رہا کہ اللہ تعالٰی نے انسانِ کامل کی درستی بِوَجْہِ اَحْسَن کردی ہے۔ اور آپ کو اپنی پوری خدائی میں خلیفۂ اعظم گردانا ہے آپ کو عالم و عالمین کی تربیت پر مامور فرمادیا ہے اللہ تعالٰی کی تربیت نے انسان کامل کو اَعْلٰی مُرَبِّیْ بنادیا ہے تاکہ آپ عالم و عالمین کی جزئیات کی ہر ہر جزئی کی تربیت اس جزئی کی دی ہوئی استعداد کے مطابق کرسکے اور عالمین کے تمام اجزاء میں ہر ہر جزء کو اس کی استعداد کے لائق فیضان وکمالات سے نواز سکے پس بلحاظ خلافتِ عظمٰی انسان کامل ہی وہ مَظْہَرِ اَتَمْ ہے جس میں اللہ تعالٰی کے تمام اسماء وصفات کا ظہور ہوتا ہے اور اسی اعتبار سے وہ رب ہے (۱) مگر چونکہ وہ خود مربوبِ رَبُّ الْاَرْبَابْ ہے اور صفتِ عبدیّت کے ساتھ

۱۔ جانِ برادر کلامِ عرب میں کَلِمَۂ رَبّ کا استعمال پانچ مَعَانِیْ میں ہوتا ہے۔ ثابت جیسے رَبَّ بِالْمَکَانِ، مصلح کہا جاتا ہے رَبَبْتُ الثَّوْبَ اِذَا اَصْلَحْتُ مَافِیْہِ مِنْ خَرْقٍ وَغَیْرِہٖ، مُرَبِّیْ جیسے کے رَبَبْتُ الصَّغِیْرَ اَرْبَبْتُہٗ، اَلسَّیِّدُ جیسے فَمَا قَاتَلُوْا عَنْ رَبِّہِمْ وَرَبِیْبِہِمْ وَلَا اٰذَنُوْا جَارًا فَیَظْعَنُ سَالِمًا اَیْ سَیِّدِہِمْ وَاَمِیْرِہِمْ۔ اِمْرَءُ الْقَیْسِ، اور مالک یُقَالُ رَبُّ الدَّارِ، رَبُّ الدَّابَۃِ، اَبُوْہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (رف) حدیث بیان فرماتے اور صِدِّیْقَہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ کو آواز دیتے کہتے اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ اسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ الحدیث صفحہ ۲۱۴ جلد ۲ مسلم شریف اور حدیثِ اَشْرَاطُ السَّاعَۃِ میں ہے اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا، اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ۔ اپنے رب کے پاس (بادشاہ) میرا ذکر کرنا فَاَنْسَاہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ۔ یوسف ۴۲،۴۱۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ

مُتَّصِف ہے۔ اور عُبُودِیَّۃ کا مَوصُوف ہے پس وہ سراپا عَبدِ رَبّ الاَرْبَاب ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انسانِ کامل کو قِدَمْ وَ حُدُوْث میں کمالِ مطلق حاصل ہے۔ یہی ہے حقیقت محمدیہ عَلیٰ صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃ اسی مرتبہ میں وَحْدَۃِ الٰہِیَّہ کی کثرت اور اس کی تفصیل واضح و روشن ہے۔ جس کی تعبیر کلمۂ توحید کا دوسرا جزء مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ہے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ نیز اسی مرتبہ میں وحدۃ الہیہ کا اجمال لائح و مستفاد ہے جو ہمہ وجودِ مطلق ہے جس کی تعبیر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ کلمہ توحید کا جزء اوّل کررہا ہے۔

اس مَبحَث کے خُلَاصَہ کا خُلَاصَہ اَعْلیٰ حَضْرَتْ عَظِیْمُ الْبَرَکَۃ اِمَام ہُمَام اَحْمَدْ رِضَا خَان بریلوی افغانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

ممکن میں یہ قدرت کہاں
واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا
یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حق یہ کہ ہیں عبد الہ
اور عالم امکان کے شاہ
برزخ ہیں یہ برزِ خدا
یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے عبدِ کامل ہیں اور عالم اِمکان کے شاہ ہیں عالم کا رب و مربی ہیں۔

نہ وہ خدا ہیں نہ ہی خدا سے جدا ہیں

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مضمونِ بالا کی تائید کے لئے مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْمِ عَبْدُ الْعَلِیْ

لکھنوی رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ کے دو حوالے نقل کرتا ہوں وَبِاللہِ التَّوفِیق۔ صفحہ ۸۵ دفتر سوم مثنوی شریف میں مولنا روم فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر شمارا ای مِہَان
چون پدر ہستم شفیق و مہربان

یعنی جیسا کہ باپ حیات دنیویہ کی تکمیل کے لئے اولاد کی پرورش کرتا ہے میں اخروی زندگی کی تکمیل کر رہا ہوں اور اسی زندگی کے لئے پرورش کر رہا ہوں۔

زان سبب کہ جملہ اجزاءِ مَنِیدْ
جُزْوْ را از کُلْ چرا بر مِیکَنِیدْ

یعنی اس کا سبب یہ کہ تم سب کے سب میرے اجزاء ہو پس جزء کو کل سے جدا نہ کرو۔

جزو از کل قطع شد بیکار شد
عضو از تن قطع شد مُرْدَارْ شد

جب جزو کل سے کٹ گیا وہ جزء بیکار ہو جاتا ہے جب کوئی عضو و اندام بدن و تن سے کٹ گیا پس وہ عضو مردار ہو جاتا ہے۔

تَانَہ پیوندد بکُل بارِ دیگر
مُرْدَہْ باشد نَبُوَدَشْ از جان خبر

دوبارہ جب تک وہ کٹا ہوا عضو کل کے ساتھ متصل نہ ہو پائے اور اتصال پیدا نہ کرے مردہ ہی ہو رہتا ہے جس کو جان سے کوئی خبر نہیں رہتی۔

وَرْ بجُنْبَدْ نیست خود اورا سَنَدْ
عضو تو بُبْرِیدَہ ہم جُنْبِش کُنَدْ

اگر وہ کٹا ہوا عضو (بظاہر) حرکت و جنبش بھی کرے، پھر بھی اس کی زندگی پر کوئی سند نہیں اس لئے کہ جنبش تو کٹا ہوا عضو بھی کرتا ہے مولنا بحر العلوم عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ ان ابیات کی تشریح یوں کرتے ہیں۔

بدانکہ حقیقتِ آن سَرْوَرْ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ حقیقتِ جامعہ است مَرْجمیع حقائق راھس ہر موجود کہ ہست ناشي است از حقیقتِ آنسَرْوَرْ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ ھس آن سرور صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ بباطنِ خود پرورش ہمہ عالم میکنند و ہر فیض کہ باحدي مِیْرَ سَدْاز باطنِ اُوصَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ میرسد ھس ذاتِ شریف اوصَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ است کہ باطنِ او مُتَّصِفْ ہست بہمہ اسماء و صفاتِ اِلٰهِيَّہْ و ظاہر اوچون بشر ست جامِع حقائقِ كَوْنِيَّہْ و صفاتِ اَكْوانَ ہسْتُ لِهٰذا آنسَرْوَرْ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ رحمت مرعالمیان راست کہ ہرچہ در عوالم ست از رشحات فیض ویست صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ ھس چون نسبت آن سَرْوَرْ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ، بسوي ہر شخص از عالم چنین است ھس باید کہ ہر شخص متصل اوشود کہ خود را در مَحَبَّتْ وُ مُتابعتِ او دارد و ہرکہ از و منقطع شد کہ محبت او نَوْرُ زِيْدُ و مُتَّبِعِ اوبجانُ وُ دِلْ نشد ھس کافرِ نعمت است اوکار خود را خراب کرد کہ تربیت مُرَبِّيْ را قبول نکرد ہمین است مقصودِ ابیاتِ تَالِيَہْ این است معني وصل و قطع کہ گفتہ شد ورنہ بنظر حقائق ہمہ حقائق موصول اند وَاِلاَّ بوجود نمي آمدند و باقي نمي ماند ند۔

یعنی جان کہ سَرورِ دُوسَرا صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَالِہٖ وَسَلَّم کی حقیقت، جامع حقیقت ہے تمام حقائق کے لئے پس جو بھی موجود ہے وہ مَوجُود آن سَرْوَر صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی حقیقت سے پیدا و ناشی ہے پس سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باطنی طور پر سارے عالم کی تربیت و پرورش کر رہے ہیں اور جس کو جو بھی فیض و کمال ملتا یا پہنچتا ہے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہی باطن سے ملتا پہنچتا ہے پس آپ کی ذاتِ ستودہ صِفات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دونوں بحر کے سنگم و برزخ رہی ہے۔ آپ کا باطن تمام صفات و اَسْمَاءِ اِلٰہِیَّہ سے مُتَّصِف ہے اور آپ کا ظاہر چونکہ بشر ہے تو جامع ہے تمام حقائقِ کَوْنِیَّہ اور تمام صفاتِ اَکْوَان کو، اس لئے سَرْوَرِ دُوعَالَمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عَالَمِیْنَ کے لئے رحمت رہے ہیں کہ جو بھی عالم میں ہے سب کے سب آپ کے فیضِ اَقْدَسْ کے رَشْحَاتْ میں سے رہے ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ پس جب کہ سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی نسبت عالم کے ہر ہر شخص کی جانب اس طرح رہی ہے تو لازم ہے کہ ہر شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِل رہے اپنے آپ کو آپ کی محبت کا دِلْدَادَہ اور آپ کی متابعت کا ذمہ دار رکھے (اسکے) برعکس جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے قطع تعلق کیا کہ آپ کی محبت کو اختیار نہ کیا اور جان و دِل سے آپ کا تابع و متبع نہ رہا پس وہ اس نعمت عظمیٰ کا منکر و کافر رہا۔ اس نے اپنا کام تباہ کر لیا کیونکہ اس نے مُرَبِّی کی تربیت قبول نہ کی اور یہی ہے آنے والے دیگر ابیات (مولنٰا رومی) کے معنی، یہی ہے وصل و قطع کے معنی جو کہا گیا ورنہ حقائق کی جانب نظر کرتے ہوئے سارے حقائق ایک دوسرے سے مُتَّصِل ہیں کہ اگر ان میں اِتِّصَالْ نہ ہوتا تو موجود ہی نہ ہوتے نہ ہی باقی رہتے۔

مقاصدِ بالا و لمعاتِ مذکورہ پر
قرآنِ کریم کے شواہد اور ان سے استشہاد

(۱) اس تمام تر تفصیل کا خلاصہ سورہ توبہ کی فرقانی آخری دو آیتوں میں ہے جن کی تشریح سیّدنا وسندنا حضرت مولانا الشیخ الاکبر محمد بن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہے۔

آیاتِ قرآنیہ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ آیت ۱۲۸، ۱۲۹، سُوْرَۃُ تَوْبَۃ۔

تشریح الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ لِيَكُوْنَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ جِنْسِيَّةٌ نَفْسَانِيَّةٌ بِهَا تَقَعُ الْاُلْفَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ فَتُخَالِطُوْنَهٗ بِتِلْكَ الْجِنْسِيَّةِ وَتَخْتَلِطُوْنَ بِهٖ فَتَتَاَثَّرُ مِنْ نُوْرَانِيَّتِهَا الْمُسْتَفَادَةِ مِنْ نُوْرِ قَلْبِهٖ اَنْفُسُكُمْ فَتَتَنَوَّرُ بِهَا وَتَنْسَلِخُ عَنْهَا ظُلْمَةُ الْجِبِلَّةِ وَالْعَادَةِ۔

ترجمہ: یعنی (اے مومنو) تمہارے پاس بہت عَظِیْمُ الْمَرْتَبَت رَسُوْل تشریف لاچکے ہیں جو تم میں سے ہیں تاکہ تمہارے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان (انسانی رشتہ) نفسانی جنسیت ہو جس سے تمہارے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان اُنس و اُلفت بڑھے گی۔ جبھی تو تم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے مل سکو گے اور تم آپ کے توسط باہم گھل مل کر رہیں گے پس اس نورانیّت سے جو آپ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلبِ اَنور سے ناشِیْ و مُسْتَفَاد ہے۔ تمھاری جانیں مُتَاَثِّر ہوں گی اس سے ان میں صفا و جِلا پیدا ہو گی اور مُنَوَّر ہوں گی اور ان سے جِبِلِّیْ، فِطری اور عادی تاریکی ہمیشہ کے لئے دور رہے گی۔

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ شَدِیْدٌ شَاقٌّ عَلَیْهِ عَنَتُکُمْ مَشَقَّتُکُمْ وَلِقَاءُکُمُ الْمَکْرُوْهُ لِرَافَتِهِ اللَّازِمَةِ لِلْمَحَبَّةِ الْاِلٰهِیَّةِ الَّتِیْ لَهُ لِعِبَادِهِ وَرُؤْیَتِهِ اِیَّاهُمْ بِمَثَابَةِ اَعْضَائِهِ وَجَوَارِحِهِ لِکَوْنِهِ نَاظِرًا بِنَظَرِ الْوَحْدَةِ فَکَمَا یَشُقُّ عَلٰی اَحَدِنَا تَاَلُّمُ بَعْضِ اَعْضَائِهِ یَشُقُّ عَلَیْهِ تَعْذِیْبُ بَعْضِ اُمَّتِهِ۔ (ن)

یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر شاق گزرتا ہے وہ جو تم کو تعب و مشقت میں ڈالتا ہے (نیز یہ کہ) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شاق گزرتا ہے تمھارا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس طرح ملنا جس میں محبت نہ ہو اور جس میں کَرَاهتُ و کَرَاہِیَّۃ ہو۔

اس لئے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وسلم سراپا رَافَتْ ہی ہیں جو لازم ہے اس مَحَبَّتِ اِلٰہِیَّہ کو جو محبت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے رکھتے ہیں جس کی بناء پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رب کے بندوں کو اپنے بدن جو سراپا اَنْوار کا مَعْدِنْ رہا ہے کے اعضاء مبارکہ کی مانند دیکھتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کثرتِ تَجَلِّیَاتُ وَمَظَاہِر) کو بنظرِ وَحْدَتْ دیکھتے ہیں پس جس طرح ہم میں سے ہر ایک اپنے بعض اِعضاء کی دردمندی کو شاق و ناگوار سمجھتا ہے اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمَّتِیُّوں میں سے بعض کے عذاب میں مبتلا رہنے کو ناگوار و شاق محسوس کرتے ہیں۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ لِشِدَّةِ اِهْتِمَامِهِ بِحِفْظِکُمْ کَمَا یَشْتَدُّ اِهْتِمَامُ اَحَدِنَا بِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَجْزَاءِ جَسَدِهِ وَجَوَارِحِهِ لَا یَرْضٰی بِنَقْصِ اَقَلِّ جُزْءٍ مِّنْهُ وَلَا بِشَقَائِهِ

فَكَذٰلِكَ هُوَ بَلْ اَشَدُّ اِهْتِمَامًا لِدِقَّةِ نَظَرِهٖ۔ (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تم کو بہت چاہتے ہیں) اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تمھاری حفاظت و نگہداشت کا بہت خیال رکھتے ہیں ایسا ہی جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے جسد کی اجزاء و جوارح کی نگہداشت و حفاظت کا بہت زیادہ خیال رکھتا ہے کہ ہرگز ہرگز ہم میں سے کوئی بھی اپنے بدن کے کسی بھی عضو و جزء کا نقص نہیں چاہتا نہ ہی اس کی شقاوت پر راضی ہوتا ہے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اس سے بھی اپنی امت کے نگاہ داشت و نگہبانی زیادہ کرتے ہیں کہ آپ کی نظر رحمت و رافت بہت زیادہ دقیق ہے۔

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ یُنْجِیْهِمْ مِنَ الْعِقَابِ بِالتَّحْذِیْرِ عَنِ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِیْ بِرَاْفَتِهٖ۔ (ایمان والوں پر زیادہ رافت رکھتے ہیں) کہ انھیں اپنی رافت کی بناء پر عذاب و عقاب سے نجات دیتے انھیں گناہوں، معاصی سے دور رکھتے ہیں۔ رَحِیْمٌ یُفِیْضُ عَلَیْهِمُ الْعُلُوْمَ وَالْمَعَارِفَ وَالْکَمَالَاتِ الْمُقَرِّبَةَ بِالتَّعْلِیْمِ وَالتَّرْغِیْبِ عَلَیْهَا بِرَحْمَتِهٖ۔ (بڑا مہربان ہیں) ان پر علوم و معارف کا فیضان کرتے اور اپنی رحمت خاصہ کی بناء پر انھیں کمالات سے نوازا کرتے ہیں جو انھیں مقرب بارگاہ بنائے تعلیم دیتے اور ان مقامات و کمالات کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا وَ اَعْرَضُوْا عَنْ قَبُوْلِ الرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ لِعَدَمِ الْاِسْتِعْدَادِ اَوْ زَوَالِهٖ وَتَعَرَّضُوْا لِلشَّقَاوَةِ الْاَبَدِیَّةِ۔

(پس اگر پھر جائیں) اور آپ کی رافت و آپ کی رحمت خاصہ کی قبولیت سے اعراض کرجائیں اور منہ موڑیں۔ خواہ اس لئے کہ استعداد نہ رکھیں یا اپنی استعداد کو زائل کریں اور وہ اپنے آپ کو ابدی شقاوت کے لئے پیش کریں۔ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاحَاجَةَ لِیْ بِکُمْ وَلَا بِاسْتِعَانَتِکُمْ کَمَا لَاحَاجَةَ لِلْاِنْسَانِ اِلَی الْعُضْوِ الْمَاْلُوْمِ الْمُتَعَفِّنِ

اَلَّذِي يَجِبُ قَطْعُهٗ عَقْلاً اَيِ اللّٰهُ كَافِيْنِيْ لَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا هُوَ فَلَا مُؤَثِّرَ غَيْرُهٗ وَلَا نَاصِرَ اِلَّا هُوَ۔ کہ مجھے (اب) تمہاری کوئی حاجت نہ رہی نہ ہی تمہاری استعانت کی مجھے کوئی ضرورت و حاجت رہی جس طرح انسان کو اپنے کسی بوسیدہ، سڑے گلے، متعفن عضو کی کوئی حاجت نہیں رہتی بلکہ اس کا کاٹ پھینکنا عقلاً ضروری ہوجاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے کہ وجود میں اور کوئی نہیں مگر صرف وہی نہ اس کے ماسوی کوئی موثر ہے، نہ مددگار و ناصر ہے۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَا اَرٰي لِاَحَدٍ فِعْلاً وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهٖ۔ (اسی پر بھروسہ کیا ہوا ہوں) میں نہیں دیکھتا کسی کے لئے کوئی فعل نہ کوئی معصیت سے پھر سکتا نہ کسی طاعت کی جانب اقدام کرسکتا مگر اسی کے ساتھ۔ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْمُحِيْطِ بِكُلِّ شَيْءٍ يَاتِيْ مِنْهُ حُكْمُهٗ وَاَمْرُهٗ اِلَي الْكُلِّ۔ (وہی عرش عظیم کا رب ہے) جو ہر چیز پر محیط ہے اسی سے اس کا حکم و امر سب کو آتا ہے۔ دیکھو تفسیر شیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶ مطبع نور محمد ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۸۷۴ء

(۲) قرآن کریم کی آیت کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا منشاء ظاہر ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن ہیں اور رحمۃ للعالمین آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صفت مختصہ ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ نہ بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام عالمین کے لئے رحمتِ عظیمہ اس کریمہ کی تفسیر میں مولنا بحر العلوم رضی اللہ الولی القیوم عنہ نے فرمایا۔ لیکن انبیاء چون خلیفۂ آن سَرْوَرْ اند صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمُتَخَلِّقْ اَنْدْ بَاَخْلَاقِ آن سَرْوَرْ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایشان رانیز ازین رتبہ بہرہ است صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ یعنی بلکہ جب کہ انبیاء کرام آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلفاء و تابعین ہیں اور آپ کے اخلاقِ جمیلہ سے متخلق ہوئے ہیں۔ پس ان کے لئے بھی اس رتبۂ عظیمہ سے

حمد رہا ہے۔ صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ (ان سب پر اَللّٰہُ تَعَالٰی کی اِمْدَادْ، اور عیوب و نقائص سے سلامتی رہے سب پر) دیکھو صفحہ ۸۷ و ۹۰، دفتر سوم مطبع نولکشور لکھنو ہند۔ (شرح مثنوی)

قُرْآنِ کَرِیْم نے آن سَرْوَرِ عَالَمِیْنْ کو ہی رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنْ کے لقب سے مُلَقَّبْ فرما کر ثابت کردیا ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ پاک اور آپ کی ہر ہر صفت و فعل، حرکات و سکنات عالمین کے لئے سراپا رحمتِ عظیمہ رہے ہیں کہ عَالَمِیْنْ عَالَمْ کی جمع ہے عَالَمْ وَ عَلَمْ نشان واثر کو کہتے ہیں کائنات میں ہر ہر شَیْ اَللّٰہ کے ہی مَوْجُوْد وَ اَللّٰہُ تَعَالٰی کے ہی وجود کے آثار و علامات ہیں۔ اور سُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ شَانَہٗ کے نشانات ہیں کہ۔ فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَّہٗ آیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہُ الْوَاحِدُ کہ ہر شَیْ میں اس کے وجود و جود کی نشانی ہے یہی بتلاتی ہے کہ وہ جل مجدہ واحد و لاشریک ہے۔ فارسی میں ایک عارف نے یوں فرمایا۔

ہر گیا ہے کہ از زمین رُوْیَدْ
وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ گُوْیَدْ

کہ جو بھی گیاہ زمین سے اگتی ہے بزبان حال یا بزبان قال یہی کہتی کہ وہ واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ پس اس قُرْآنِی آیت کے معنٰی ہوئے کہ اَللّٰہُ تَعَالٰی نے اپنے ماسوی کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو رسول بنا کر بھیجا اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ سِتُوْدَہ صِفَاتْ تمام عَالَمِیْنْ کے لئے رَحْمَتِ عَظِیْمَہ ہیں۔ اس آیتِ قُرْآنِی کی یہ ہَیْئَتِ تَرْکِیْبِی بَنِدَآءِ بلند اِعْلَانْ کرتی ہے کہ عَالَمِیْنْ یا مَاسِوَی اللّٰہ میں آپ کی کوئی نظیر ممکن نہیں۔ کلمہ "مَا" اور اس ہَیْئَتِ تَرْکِیْبِی میں کلمہ "اِلَّا" نیز کلمہ "رَحْمَۃ" میں تَنْوِیْنِ تَعْظِیْمِی سے صاف روشن

و آشکارا ہے کہ عالمین میں جو بھی موجود رہا تھا یا ہے یا رہے گا ان میں جس کو جو بھی ملا یا ملتا ہے یا ملے گا چھوٹا ہو یا بڑا بہت ہو یا تھوڑا سب ہی اس سَرَاپَا رَحْمَتْ سے اور اسی مَنْبَعِ نِعْمَتْ سے ملا اور ملتا رہے گا کیونکہ "مَا" کلمہ نفی ہے "اِلَّا" حرفِ اِسْتِثْنَاء ہے تنوین تعظیم کے لئے ہے۔ پس فرمایا کہ یارسول اللہ آپ ہی کی رسالت عالمگیر و عالمی ہے آپ ہی کو رحمت عظیمہ بنایا اور سب کو جو رحمت و نعمت ملتی آپ ہی کو اس کے لئے اصل سرچشمہ گردانا ہے اور سب ہی آپ سے فیضیاب ہوتے، سب ہی آپ کے طفیلی رہے ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاءِ کرام بھی آپ کے امتی رہے ہیں وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ:

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل

اور رسولوں سے اَعْلیٰ ہمارا نبی

اور سب انبیاء آپ کے خُلَفَاءُ وَ نَائِبِیْنْ رہے ہیں جن کو آپ کی ذاتِ اَنْوَرْ اور آپ کے عالمگیر حوضِ کَوْثَرْ سے بکثرت نعمتیں ملی ہیں اس لئے وہ تَاجْوَرْ رہے ہیں۔

مُلْکِ کَوْنَیْنْ میں اَنْبِیَاء تَاجْدَارْ

تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ کی تفسیر میں فرمایا۔

اگرچہ تکریمِ اِعْطَاءِ کوثر از خصائصِ آن سَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ است لیکن اصلِ انسان کامل چون ذاتِ مبارکْ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است پس این تکریم راجعِ بنیِ آدم است و نیز انتفاع بکوثر شامل تمام امت راست و حیاضِ برآمدہ ازین کوثر مر جمیع انبیاء راست بحسب مراتب نبوات ایشان و انتفاع اُمَمِ ایشان باحیاض پس کرامت اعطاء کوثر ہمہ بنی آدم راست انتہی دفتر ۵ صفحہ ۱۶۲ شرح حضرت بحرالعلوم لمثنوی

مُولَوِیؔ رُوْمؔ نولکشور۔

یَعْنِی اگرچہ کَوْثَر کی تَکْرِیْم اِعْطَاءِ آنْجَنَاب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے خَوَاص (۱) میں سے ہے تاہم دراصل یہ تَکْرِیْم بنی آدم کو ہی رَاجِع ہوئی ہے کیونکہ اَصْل میں آن سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ذَاتِ شَرِیْفَہ (۲) اِنْسَانِ کَامِل ہیں نیز یہ کہ اُس کَوْثَر سے اِنْتِفَاع تمام (۲) کو شامل ہے اور اُس کَوْثَر سے برآمدہ حیاض تَمَام انبیاء کرام کے لئے ان کے مَرَاتِبِ نبوات کی حیثیت سے رہے ہیں اور ان کی اُمَّتِیْں ان حیاض سے فائدے اٹھاتے رہتے ہیں۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ کرامت اِعْطَاءِ کَوْثَر تَمَام بنی آدم کو ہی حَاصِل رہی۔

۱۔ جن میں کوئی دُوسرا شخص شریک نہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ

۲۔ اور بنی آدم نوع انسانی کے افراد ہیں پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اور بَنِی آدَم میں مِثْلِیَّتِ نَوْعِیَّہ، جِنْسِیَّتِ نَفْسَانِیَّہ اور مُجَانَسَتِ بَشَرِیَّہ ہے پس یہ جِنْس وَنَوْعِ اِنْسَانِی دیگر تَمَام اَجْنَاس وَاَنْوَاع سے اس خَاصَّہ کے ساتھ مُخْتَص ہوئی ہے تو ممتاز ہو گئی۔ ۱۲ منہ غفرلہ

(۳) حِرْزِ زَبَان چِیْسْت نَعْت وَنَام مُحَمَّد ... صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَام مُحَمَّد

بَہْرَہ نَیَابِی زِ ذَوْقِ مَائِدَہ مَسْتَان ... تَا نَکَشِی جُرْعَہ اَز جَامِ مُحَمَّد

چَرْخِ بَرِیْن بَا ہَمَہ رِفْعَت ... ہست کَمِیْن پایہ اَز مَقَامِ ہ

پَیْکِ نَسِیْم شِمَال ای شدہ مَحْرَم ... در حَرَمِ جَاہ وَ اِحْتِرَامِ مُحَمَّد

بَہْرِ خُدَا چون بِعَزْم عَرْض رَسَانِی ... اَز قِبَلِ بِیْدِلَان سَلَامِ مُحَمَّد

کُنْ کُنِی اِنْکِسَار وَ عَجْز وَ رَہِی رَا ... بَار کَرَم خَاص وَ لُطْف عَامِ مُحَمَّد

تو کہ دَر آنَم بَدِیْن دِیْدَہ دَوْلَت ... دَر کَنَف ظِلِّ اِہْتِمَامِ مُحَمَّد

عَلَّامَہ جَامِی قُدِّسَ سِرُّہٗ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالْاَبْتَرُ
کی تحقیقِ اَنیق اور مزید تشریح و توضیح

ترجمہ : اے محبوب ہم نے تمھیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو آپ اپنے پالنے والے کے لئے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے بیشک تیرے ساتھ بغض و کینہ رکھنے والا ہی مَقْطُوْعُ النَّسْل اور ہر ہر خیر سے محروم ہے۔

تشریح : کوثر کے معنی ہیں خیر کثیر کَوْثَرْ کا اصل فَوْعَلْ ہے جو کثرۃ سے لیا گیا ہے مَنْصَبِ خَتْمُ النُّبُوَّۃِ کے شایانِ شان جو بھی خیر رہی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ پر اس خیر کا اِنعام کردیا ہے۔ خیر کی انواع واجناس اتنی کثیر ہیں۔ جن کی گنتی مخلوق کے لئے ممکن نہیں۔ کوثر عرب کا محاورہ رہا ہے جو بھی شی قدر و قیمت، عزت و عظمت، قوت و شوکت، علم و حکمت، عطا و شفاعت یا دیگر فضائل میں زیادہ و کثیر ہوں عرب اسے کوثر کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں پس اللہ تعالی کا یہ پیغامِ اِعْطاءِ کوثر اس بات کی روشن دلیل اور واضح برہانِ جلیل رہا ہے کہ اس نے اپنے محبوب کو ہر ہر اعلی و افضل فضل وکمال اور ہر ہر بالا و اکمل صفتِ جلال و جمال سے متصف فرما کر نواز دیا ہے آپ کو نبوت دی تو بے مثل، کتاب و حکمت ملی تو بے مثل، علم و شفاعت کبری کا سہرا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کے سر رہا تو بے مثل، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کو مقامِ محمود عطا فرمایا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کو ہی کثرتِ اَتْبَاعِ اسلام سے مختص فرمادیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کے دین کو تمام اَدْیَانْ پر غالب گردانا۔ رُعب

وَنُصْرَتْ، کثرتِ فتوحات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو عالمین میں بے مثل و ممتاز فرمادیا۔ غرض یہ کہ مجموع صفات میں عالمین میں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُمْتَنِعُ النَّظِیْر ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا مساوی و معادل محال و ناممکن ہے۔

ہر مرتبہ کہ بُوَد در اِمکاں بَرُوْ اَسْتْ ختم
ہر نعمتے کہ داشت خدا شُد بَرُوْ تمام

(اَشِعَّةُ اللَّمْعَاتْ)

یعنی جو بھی رتبہ عالم امکان میں تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم کردیا گیا، اور ہر وہ نعمت جو خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے مقدر کر رکھی تھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر تمام و کامل کردی گئی۔ اس لئے کہ آپ کو خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بنایا تو لازم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر ہر صفت اہل کائنات کے صفات سے برتر رہے اور یہ اَمرِ مُسَلَّمْ ہے کہ ہر ہر مخلوق کا فضل وکمال، برتری، شرافت و عظمت محصور و منحصر و محدود ہے اور جو بھی خو و خصلت، کام و عمل جو قرب الٰہی سے متعلق ہے وہ فضل و کمال ہے نیز وہی شرافت و عظمت کہلاتا ہے اور ظاہر کہ جو کام و عمل یا خو و خصلت قرب الٰہی سے متعلق نہ ہو وہ فضل و کمال نہیں نیز قرب الٰہی کے مراتب متفاوت ہوتے ہیں پس فضل و کمال گویا عظمت و شرافت کے مراتب بھی متفاوت ہوتے رہتے ہیں اس میں کسی کو اختلاف نہیں مذکورہ بالا اَمرِ مُسَلَّمْ کے پیش نظر یہ جاننا ضروری ہے کہ کائنات کے فضائل و کمالات کے اَنْوَاعْ و اَجْنَاسْ میں نبوت و رسالت اَعْلٰی نوع و اعلیٰ جنس رہی ہیں پھر رسالت و نبوت کے اعلیٰ تر مراتب میں ختم رسالت و ختم نبوت کا رتبہ و مرتبہ سب سے اعلیٰ تر رہا ہے پس

اَمرِ مُسَلَّم مَذکُور کی روشنی میں یہ خوب ظاہر ہے کہ قُربِ الٰہی کے کمالات میں سے بعض تو وہ ہیں جو بابِ نُبُوَّت و رِسَالَت میں سے نہیں اور بعض وہ کمالات و فضائل ہیں جو بابِ نبوت و رسالت میں سے ہیں اور جو کمالات و فضائل نبوت و رسالت کے باب میں سے ہیں ان میں اعلیٰ ترین کمالات و فضائل وہ رہے ہیں جو فضیلت ختم نبوت و ختم رسالت کے ساتھ مختص و مخصوص ہیں جن کے برابر و مُعَادِل کوئی بھی کمال و فضیلت نہیں ہو سکتی اَعْنِیْ یہ ختم نبوت و رسالت کا مَوْصُوْف بے مِثْل و بے نظیر ہیں اور ان کے ہر ہر کمال و فضیلت مُخْتَص و مَخْصُوْص اور وہ ہیں ہمارے آقا و مولیٰ جنابِ اَحْمَدِ مُجْتَبیٰ مُحَمَّد مُصْطَفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ و بَس پس روز روشن سے زیادہ روشن کہ ہمارے آقا و مولیٰ وہ نبی ہیں جو قَصْرِ نُبُوَّت و رِسَالَت کا تَکْمِیْل جہات عدالت کا مُحَدِّد، مَکَارِمِ اَخْلَاق و مَحَاسِنِ اَفْعَال کا مُتَمِّم اور تمام خِصَالِ فَضْل و کَمَال کا جَامِع ہیں۔ آپ کا دین تمام اَدْیَان کے لئے نَاسِخ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی شَرِیْعَتِ غَرَّا تابقاء جہان و جہانیان ہمیشہ مُؤَیَّد و قَائِم اور آپ کی رِسَالَت تمام اِنْس و جِنّ کے لئے عام ہے آپ کا فیض و ہدایت جمیع اَنَام پر فَائِض اور آپ کا دین عَلیٰ وَجْہِ التَّمَام وَالْکَمَالِ کسی تَفْرِیْط و اِفْرَاط کے بغیر غَایَتِ اِقْتِصَاد و مِیَانَہ رَوِی میں کَامِل ہے، آپ کا دین تَایَوْمُ الدِّیْن، شائع رہے گا۔ آپ کی مِلَّتِ بَیْضَاء تمام مِلَل و اَدْیَان اور جمیع شرائع پر غالب و ظاہر رہے گی اور اس میں مَجَالِ کَلَام یا شکوک و اَوْہَام کی کوئی گنجائش نہیں۔

وُہی	لَامَکَاں	کے	مَکِیْں ہوئے
سرِ	عَرْش	تخت	نشیں ہوئے
یہ نبی	ہیں جس	کے ہیں	یہ مکان
وہ خدا	ہے جس	کا مکان	نہیں

اس تفصیل کی روشنی میں خوب ظاہر ہوا کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ صفت ختم نبوت کے موصوف رہے ہیں۔ اور وہ تمام کمالات و فضائل جو شایان شانِ صفت ختم نبوت ہیں آپ ہی کو دیئے گئے ہیں تو یہ بھی واضح و روشن رہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا جمیع کمالات و فضائل میں مساوی و معادل محال و ناممکن ہے یہ بھی واضح و روشن ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ جمہورِ کائنات کے لئے ہادی و مُرَبّی اور جمہور کائنات اپنے وجودات تک میں آپ کا محتاج رہے ہیں خالقِ کائنات کی نیابت میں کائنات و ثقلین کی تربیت و ہدایت اور ثقلین کا ظلمات سے نور کی جانب اِخراج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا ہی اعلیٰ منصب رہا ہے خلائق کی تہذیب باعمال صالحات آپ سے متعلق رہی ہے تاقیام قیامت محاسن افعال و مکارم اخلاق و حسنات، نیکیوں کی اِشاعت سیئات و گناہوں سے ممانعت و باز رکھنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے وابستہ رہا ہے نیز بفحوائے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (۱)

آپ کی ہدایت عامہ اور عنایت تامّہ کی بناء پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہر ایک ایک مومن، مسلم، مُتّقی، صالح، شہید، صِدّیق نبی و رسول کے اعمالِ صالحہ و اِرتقاء سے مثاب و ماجور رہیں گے اسی لئے آن حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، اَنَا اَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی میں ازروئے اتباع

۱۔ یعنی جو شخص نیک طریقہ ایجاد کرے اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا اور اسے قیامت تک اس طریقے پر عمل کرنے والوں کے اجر ملیں گے (بغیر اس کے کہ اس پر عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی واقع ہو) ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

کے تمام لوگوں سے زیادہ ہوں روز قیامت کہ آپ کے برابر کسی بھی انسان کے متابعین نہ ہوں گے اور فرمایا! اَطْمَعُ اَنْ اَكُوْنَ اَعْظَمَ الْاَنْبِيَاءِ اَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مجھے امید ہے (۱) یعنی یقین ہے کہ روز قیامت ازروئے اجر و ثواب تمام انبیاء کرام سے بڑا رہوں گا۔

انبیاء کرام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے نواب ہیں ان کے شرائع و ہدایا سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی شریعت سے ماخوذ ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت مَاخَذ پس ان کو ان کے اعمال و شرائع و ہدایا کے جو ثواب و اعواض ملتے رہے ہیں ان کے برابر سَیِّدِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ان کے اعمال و شرائع و ہدایا پر مثاب و ماجور رہے ہیں پس کائنات میں اجرو ثواب کے لحاظ سے بھی آپ کا برابر نہیں پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ بے مثل و بے نظیر رہے ہیں اسی لئے فرمایا۔ لَوْ وُزِنْتُ بِاُمَّتِيْ لَرَجَحْتُ بِهِمْ كَمَا مَرَّ۔ دیکھو تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا جلد اول صفحہ ۳۶۵ اگر اپنی پوری امت کے ساتھ تولا جاؤں یقیناً ان سب سے بھاری رہوں گا۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَازَ خِصَالَ الْاَنْبِيَاءِ كُلَّهَا وَاجْتَمَعَتْ فِيْهِ اِذْهُوَ

۱۔ جاننا چاہیئے کہ کلماتِ تَرَجّیْ کَلَامِ اِلٰہی و کلام نبوی نیز کَلَامِ بُلَغَاء میں یقین و تحقیق کا اِفَادَہ کرتے ہیں عینی شرح بخاری میں ہے وَلَعَلَّ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تَحْقِيْقٌ اِنْتَهٰى اُنْظُرْ حاشیہ ۶ صفحہ ۱۷۳ جلد ۱ بخاری۔ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَلْحَدِيْثُ وَكَذَا ذُكِرَ "اِنْ" در، دفتر اوّل شرح مثنوی مولانا روم بَحْرُ الْعُلُوْمِ مطبع نولکشور، نیز در صفحہ ۳۴ دفتر دوم کلام سَیِّدِنا ابن عربی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مذکور فرمایا۔ وَالتَّرَجِّيْ مِنَ اللّٰهِ وَاقِعٌ عِنْدَ جَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ۔ ۱۲ مِنْهُ غُفِرَلَهٗ۔

عُنْصُرُھا وَمَنْبَعُھَا۔ بے شک سَرورِ دوسَرا صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے اکٹھا کرلئے تمام وہ خصالِ شریفہ جو انبیاء کرام میں رہے اور سارے خصالِ حمیدہ و اخلاقِ جمیلہ کریمہ آپ میں مجتمع ہوئے اس لئے کہ آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ان سب کے اصل و سرچشمہ رہے ہیں۔ یعنی آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مفیض و انبیاء کرام مستفیض آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُمِد اور سائرِ انبیاء کرام مُستَمِد رہے ہیں، اس مقصد کو بعد میں ذکر کروں گا۔ اِنْشَآءَ اللہُ تعالٰی۔

تقریرِ بالا سے یہ امر بھی روشن و مُبَرہَن ہوجاتا ہے کہ ساری خدائی آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے مشاہدہ میں ہے اس لئے کہ ساری خدائی کے لیے آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہی سرچشمۂ فیض و اِفادہ ہیں اور اس لئے کہ آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو کثرت کی معرفت اور توحیدِ تفصیلی کا علم عطا فرمایا گیا ہے پس آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالٰی کے حضور میں ہر وقت حاضر ہیں اور اسی کثرت میں وحدت کا مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ اسی لئے آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ان بے شمار و لَامُتَنَاہِی بے مثل نعمتوں کے اِعطاء کے بدلے اداءِ شکر کا حکم دیا گیا ہے، فرمایا۔

(فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ) پس آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ استقامت کے ساتھ اپنے رب کے لئے کَامِلْ وَمُکَمَّلْ نماز پڑھیئے۔ ترجمہ میں آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ "کامل و مکمل" کی قید اس لئے لگی کہ یہ حکمِ "صَلِّ" (۱) آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ہی رہا ہے اور نماز درحقیقت مشاہدۂ معبود کی حالت ہے اور ہر شخص کی نماز اس کی استعداد و کمالات کے مطابق ہوا کرتی آپ

۱۔ نماز پڑھیئے۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف نماز بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے حسب مقدور رہی ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ آیۃ ۲۸۶ (۱)
اور جب کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو پوری خدائی کا مشاہدہ رہا ہے اور ساری خدائی میں آپ کے لئے وَحْدَتِ اِلٰہِیَّہ جلی ہے پس ہر حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو صَلوٰۃِ حُضُوْر و مُشَاہَدۂ رَبّ کا حکم دیا گیا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی صَلوٰۃُ و نَمَازِ حُضُوْر، یہ ہے کہ آپ کی روح پر فُتُوحِ عبادت کی ہر ہر حالت وہر ہر ہیئت میں ہمیشہ ہمیشہ مُشَاہَدۂ رَبّ کے حَظّ سے محظوظ اور لذتِ مشاہدہ سے مَلْذُوْذ رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ اَنْوَر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے رَبّ کی حضور اَبَدَ الْاَبَدْ حاضر رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا نَفْسِ اَنْفَس دَائِمًا بِالدَّوَامْ حُکْمِ رَبَّانِی کا مُنْقَادر ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا بَدَنْ وَ تَنْ، اَنْوَار کا مَعْدِنِ عَدَنْ بِالدَّوَامْ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے رب کے لئے مطیع و تابع رہے اور یہی وہ نماز ہے جو جمع و تفصیل کا حامل رہی ہے (وَانْحَرْ) اور قربانی کیجئے اونٹوں کی نیز اپنی انائیت کی کیونکہ انائیت یا عدم قربانی شہودِ حق کے لئے مانع ہے، جب تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ حق کے ساتھ رہیں گے فَنَا فِی الذَّاتِ کے بعد حق کی ہی بقاء سے باقی رہیں گے، ہمیشہ واصلِ حق رہیں گے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّتِ مُؤْمِنَہ جو درحقیقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اَوْلَادْ و ذُرِّیَاتْ ہیں

۱۔ اَللّٰہُ تَعَالٰی کسی بھی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ آیۃ ۲۸۶ بقرہ ۲۔ ۱۲ مِنْہُ نَصْرَۃُ اللّٰہ۔

آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم سے مُتَّصِل رہے گی پس جب آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم ہمیشہ اے محبوب اپنے رَبّ سے وَاصِل اور آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کی اُمّتِ مُؤمِنَہ مُسلِمَہ آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم سے مُتَّصِل رہی تو صاف ظاہر ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم مُنقَطِعُ النَّسل و اَبتَر نہیں رہیں بلکہ (اِنَّ شَانِئَکَ هُوَالاَبتَر) بلاریبٌ وارتیاب آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم سے بُغض وبَیر رکھنے والا ہی مُنقَطِعُ النَّسل، اَبتَر، اور ہر خیر سے مَحرُوم رہا ہے اور رہے گا کہ اس کا حال آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کے حال کا مُخَالِف رہا ہے آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم تو اَللہُ تعالیٰ سے وَاصِل، اس کی بقاء سے بَاقِی، قَائِم ودَائِم ہیں آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کی اَولادِ حَقِیقِی تا اَبَد آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم سے مُتَّصِل ہیں اِن میں اَبَدُالاَبَاد آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کا ذِکروفکر آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کی یاد وچرچا بَاقِی وجَارِی رہے گا خَلَائِق وعَالَمِین دَہرُالدَّاہِرِین آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کے ذِکر ویاد سے رَطبُ اللّسَان ومَسرُور رہیں گے اس کے بَرخِلاف آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کا دُشمَن، آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم سے کِینَہ وبُغض رکھنے والا فَانِی اور ہَلَاک ہونے والا ہے نہ اس کا ذِکر وچرچا رہے گا نہ ہی اس کی جَانِب کسی اَولاد کی نِسبَت رہے گی۔ وَاللہُ تعالیٰ اَعلَم مُفَسِّر اِمَام عَلِیّ بن مُحَمَّدِ المَعرُوف بخَازِن اس سُورَہ مُبَارَکَہ کی تَفسِیر اپنی تفسیر میں یوں کرتے ہیں۔ مَعنَی الاٰیَۃِ۔

قَدْ اَعطَیْتُکَ مَالَانِہَایَۃَ لِکَثرَتِہٖ مِنْ خَیرِالدَّارَینِ وَخَصَصْتُکَ بِمَالَمْ اَخُصَّ بِہٖ اَحَدًا غَیرَکَ فَاعبُدْ رَبَّکَ الَّذِي اَعطَاکَ ہٰذَا العَطَاءَ الجَزِیلَ وَالخَیرَ الکَثِیرَ وَاَعَزَّکَ وَشَرَّفَکَ عَلٰی کَافَّۃِ الخَلقِ وَرَفَعَ مَنزِلَتَکَ فَوقَہُمْ فَصَلِّ لَہٗ وَاشکُرْہُ عَلٰی اِنعَامِہٖ عَلَیکَ وَانحَرِ البُدْنَ مُتَقَرِّبًا اِلَیہِ۔ (اِنَّ شَانِئَکَ) یَعنِي عَدُوَّکَ وَمُبغِضَکَ (هُوَالاَبتَر) یَعنِي هُوَ

اَلْاَذَلُّ الْمُنْقَطِعُ دَابِرُہٗ۔ (اِنْتَھٰی عِبَارَتُہُ الشَّرِیْفَۃُ)

یعنی آیۃ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے آپ کو اے محبوب وہ دیا ہے جس کی کثرت کی کوئی انتہاء نہیں دونوں جہان کی بہتریاں آپ ہی کو دی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو مختص کردیا اُن نعمتوں سے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سوا کسی اور کو اُن کے ساتھ مختص نہیں کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رَبّ کی عبادت کیجئے جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ عطاءِ جزیل دیا اور اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو اس خیرِ کثیر سے نوازا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام مخلوق پر غلبہ و شرف بخشا اور اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا رتبہ سب کے اوپر کردیا پس اس کے لئے نماز پڑھیئے اور اس کے اِنْعَامَاتِ بِلَا نِہَایَہ پر شکر ادا کیجئے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر کئے ہیں اور اونٹوں کی قربانی کیجئے اسی کی قربت چاہتے ہوئے بیشک تیرا دشمن اور تجھ سے بُغض رکھنے والا ہی اَبْتَرْ ہر خیر سے مَحْرُوْم و مُنْقَطِعُ النَّسْل رہے گا یعنی وہی ذلیل و بے کس رہے گا اس کی پشت پناہی کوئی نہیں کرے گا (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے تو اَللّٰہُ تَعَالٰی بَسْ ہے) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن بے بَسْ و بے کَسْ ہے وَبَسْ۔

نیز مُفَسِّرِ قُرْآن اِمَام عَلِیّ بِنْ مُحَمَّد اپنی تفسیر "خَازِن" میں اسی سُوْرَۂ کَرِیْمَہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فَجَمِیْعُ مَاجَآءَ فِي الْكَوْثَرِ فَقَدْ اَعْطِیَہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَی النُّبُوَّۃَ وَالْكِتَابَ وَالْحِكْمَۃَ وَالْعِلْمَ وَالشَّفَاعَۃَ وَالْحَوْضَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَكَثْرَۃَ

الْأَتْبَاعِ وَالْإِسْلَامَ وَاِظْهَارَهُ عَلَي الْأَدْيَانِ كُلِّهَا وَالنَّصْرَ عَلَي الْأَعْدَاءِ وَكَثْرَةَ الْفُتُوحِ فِي زَمَنِهٖ وَبَعْدَهٗ اِلٰي يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ یعنی کوثر کی تفسیر میں جو بھی آیا ہے بِلَاشَکٍّ وَّبِغَیْرِ اِرْتِیَابٍ کے اَللّٰہُ تَعَالٰی نے اپنے حبیب پاک سَرْوَرِ دُوسَرَا جنابِ اَحْمَدِ مُجْتَبٰی کو صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سب کے سب دے دیئے ہیں عالمگیر نُبُوَّتْ (۱) دی کتاب و حکمت سے نوازا علم و شفاعت عطا فرمائی حوض سے مختص فرمادیا مَقَامِ محمود سے شرف بخشا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے مُتَابِعِیْنُ وَمُتَّبِعِیْن کو کثرت دی کثرتِ اِسلام یعنی مُعْتَقِدِیْنِ اِسْلَام کو کثیر کردانا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کو تمام اَدْیَان پر غالب گردانا دشمن و اعدائے دینِ متین پر فتح و نُصْرَتْ عطا فرمائی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ظاہری زمانے میں بھی اور آپ ﷺ کے بعد والے زمانہ میں بھی قیامت تک کی۔

اِمَامُ الْمُحَدِّثِیْنِ سَیِّدُنَا مُحْیِ السُّنَّۃِ صَاحِبُ الْمَصَابِیْحِ اپنی تفسیر مَعَالِمُ التَّنْزِیْل میں اس سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ الْمَلِیْحِیُّ انا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ النَّعِيْمِيُّ انا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا بَاشِمٌ ثنا اَبُوْبِشْرٍ وَّ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ۔ قَالَ اَلْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْبِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اِنَّ اُنَاسًا يَزْعَمُوْنَ اَنَّهٗ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَلنَّهْرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ

۱۔ چونکہ آپ کی حقیقت عالمگیر رہی ہے اور آپ کی نبوت پیدائشی ہے تو آپ کی نبوت بھی عالمگیر رہی اسی طرح آپ کو کتابِ مبین عطا فرمائی جس میں عالمین کے ہر رَطْبٍ وَّ یَابِسٍ (تر و خشک) کا اجمالی و تفصیلی ذکر ہے اسی طرح حکمت عالمین علم و شفاعت نیز دیگر صفات خاصہ آپ کے عالی ہیں اسی طرح حرفِ تعریف مُشْعِر ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اَلْکَوْثَر وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کو دی ہے اَبُوالبشر نے کہا میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ اَلْکَوْثَر جنت میں ایک نہر ہے تو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہر جو جنت میں ہے اسی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کو دیا ہے۔ اسی عنوان کے تحت سیدنا محی السنّہ فرماتے ہیں۔ قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ اَلْكَوْثَرُ فَوْعَلٌ مِنَ الْكَثْرَةِ كَنَوْفَلَ فَوْعَلٌ مِنَ النَّفَلِ وَالْعَرَبُ تُسَمِّيْ كُلَّ شَيْءٍ كَثِيْرٍ فِي الْعَدَدِ اَوْكَثِيْرٍ فِي الْقَدْرِ وَالْخَطَرِ كَوْثَرًا۔ علمائے لغت نے کہا کہ "اَلْکَوْثَر" بروزنِ فَوْعَل کے "کَثْرَۃ" سے لیا گیا ہے جیسا کہ نَوْفَل بروزنِ فَوْعَل ہے۔ نَفَل سے لیا گیا ہے اور عرب ہر اس چیز کو جو تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو یا قدروقیمت و عظمت میں زیادہ ہو کوثر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

جنابِ سیدنا حضرت الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا سورۂ کوثر کی تفسیر اپنی الہامی عطائی عبارت و کلمات میں یوں فرماتے ہیں:

سُوْرَةُ مُبَارِكَة اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

تفسیرِ اسرار پذیر: اَيْ مَعْرِفَةَ الْكَثْرَةِ بِالْوَحْدَةِ وَعِلْمَ التَّوْحِيْدِ التَّفْصِيْلِيِّ وَ شُهُوْدَ الْوَحْدَةِ فِي عَيْنِ الْكَثْرَةِ بِتَجَلِّي الْوَاحِدِ الْكَثِيْرَ وَالْكَثِيْرِ الْوَاحِدَ وَهُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا۔

ترجمہ: یعنی اے محبوب بے شک ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کو وحدت کے ساتھ کثرۃ کی معرفت عطا فرمائی توحیدِ تفصیلی کا علم دیا نیز ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کو عین اسی کثرت میں وحدت کا حضور و شہود

عطا فرمایا واحد کی تجلّی کثیر (۱) پر ہونے کی صورت میں اور کثیر کی تجلّی واحد پر ہونے کی صورت میں (نیز) یہ کہ کَوثَر ایک نہر ہے جَنّت میں جو بھی اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہ رہے گا۔

تشریح:۔ حَقّ تعالیٰ کا وُجُود اَعیَان وَ کائنَات کے لئے مِرآت وَ آئینہ ہے۔ نیز کائنَات وَ اَعیَان، وُجُودِ حَقّ تعالیٰ کے لئے مِرآت وَ آئینہ رہے ہیں۔ اِعتِبارِ اَوّل کی تقدیر پر آئینۂ وُجودِ حَقّ میں اَعیَان کا ظہور بِذَاتِھَا نہیں ہوتا بلکہ اس میں اَعیَان کے آثار وَ اَحکَام ظاہر ہوتے ہیں وَ بَس کیونکہ اعیان و ممکنات کے لئے لِذَاتِھَا وُجُود کی بُو بھی نہیں[۲] مَوجُود چہ جائیکہ لِذَاتِھَا اُن کی بُود وَ وُجُود پس ظاہر کہ اَعیَان کا ظُہُور بِنَفسِہا اس آئینۂ وُجُودِ حَقّ میں نہیں ہوتا۔

نہ ہی اس آئینۂ وُجُودِ حَقّ میں مِنْ حَیثُ ھُوَ وُجُودِ حَقّ ظاہر ہوتا۔ بِعَینِہٖ اَیسَا جیسا کہ آئینہ جس میں دوسری چیز کی جو بِالمُقَابِل ہو، پَرتَو تو ظاہر ہو جاتی ہے پر بِعَینِہٖ اس مُقَابِل کا اس کے اندر ظہور نہیں ہوتا نہ ہی آئینہ میں بعینہ آئینہ کا ظہور۔ اور اگر اعیان کو وجود حَقّ تعالیٰ کے لئے آئینہ گردانا جائے تو اس تقدیر پر اس آئینۂ اَعیَان کے اندر وُجُودِ حَقّ مِنْ حَیثُ ھُوَ کا ظُہُور نہیں ہوتا بلکہ اس میں وُجُودِ حَقّ کے اَسمَآء، صِفَات، شُیُونَات وَ تَجَلِّیَات اور ان اُمُور (۲) کے مُتَعَیِّن کے وُجُودَات ظاہر ہوں گے نیز اسی آئینۂ اَعیَان میں اَعیَان کا بِذَاتِھَا ظُہُور نہیں ہوتا۔ یہی اور اسی طرح خصوصیت ہوتی ہے آئینہ کی کہ اس میں یَعنِی آئینہ میں بِعَینِہٖ آئینہ کا ظہور نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ رہا کہ وُجُودِ حقیقی اور اعیانِ ثَابِتَہ دونوں

۱۔ کہ واحد کی تجلّی کثیر پر ہوتی ہے اور کثیر کی واحد پر پڑتی - مِنہُ غَفَرَلَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

۲۔ اَعنِی بِہٖ اَسمَآء، صِفَات، شُیُونَات وَ تَجَلِّیَات - مِنہُ غَفَرَلَہٗ وَنَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

۳۔ وَالمُرَادُ بِہٖ الوُجُودُ العَینِیُّ المُرَتَّبُ الاٰثَارِ ۱۲ (شرح سُلّم العلوم لبحر العلوم رضی اللہ عنہ ص ۱۱۵

ازلاً و ابداً مرتبۂ بطون میں رہے ہیں جو بھی ظاہر ہے یا تو احکام و آثارِ اعیان ہیں بر بناءِ تقدیرِ اوّل اور یا اسماءُ و صفاتُ و شئوناتُ و تجلیاتِ الٰہیہ ہیں بر بناءِ اعتبارِ ثانی۔

یہ فقیر ابوالفتح محمد نصر اللہ خان بن خوش کیار خان السرروضوی اس مقصد کے اثبات پر علامہ جامی کی نظمِ منظم پیش کرتا ہے جو انھوں نے اپنی کتابِ مستطاب نقد النصوص شرحِ نقشِ الفصوص میں قلمبند فرمائی ہے۔

ممکن زتنگنائی عدم ناکشیدہ رخت
واجب بجلوہ گاہِ عیان ننہادہ گام
در حیرتم کہ این ہمہ نقشِ غریب چیست
برلوحِ صورت آمدہ مشہودِ خاص و عام
ہریک نہفتہ لیک ز مرآتِ آن دیگر
برداشتہ از جلوۂ احکامِ خویش کام
بادہ نہان و جام نہان آمدہ پدید
در جام عکسِ بادہ و در بادہ رنگِ جام

یعنی عالمِ لیس (۱) یا تنگیِ عدم سے ممکن، سازوسامان لے کر راہی عالمِ ایس (۲) نہیں ہوا۔ نہ ہی واجب (۳) نے اعیان کی جلوہ گاہ میں قدم رکھا۔ پر حیران ہوں کہ یہ سب نقوشِ عجیبہ کیا ہیں ؟

۱۔ عدم ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ
۲۔ وجود ۱۲ منہ غفرلہ و نصرہ اللہ تعالیٰ
۳۔ وجودِ مطلق۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

جو خاص و عام کے سامنے شکل و صورت کی تختی پر آشکارا ہیں۔ ہر ایک چھپا ہوا ہے پر دونوں نے ایک دوسرے کے آئینے سے اپنے آثار و احکام کے جلوے ظاہر کر کے کام اپنے کئے ہیں۔

شراب پوشیدہ ہے اور جام شراب بھی پوشیدہ رہا پر جام میں عکس شراب اور شراب میں رنگ جام آشکارا ہے۔

حضرت سَیِّدُنَا شیخ اکبر خاتَمِ نَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ کی تفسیرِ مُنیر کے مَذکُورَہ کَلِماتِ مُلْہَمَہ نے واضح کر دیا ہے کہ اَللّٰہُ تَعَالٰی نے سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو وَحدتُ و کَثرتُ کی معرفت دی، ان دونوں کا شاہد و مشاہد بنادیا ہے، وجود حق، وجود مطلق کے تجلیات، شیونات صفات و اسماء کا مشاہدہ آئینہ اعیان میں اور اعیان کے آثار و احکام کا معائنہ آئینہ وحدت میں فرما رہے ہیں بیک وقت (۱) اس نِعمَتِ عظمٰی سے بھی مَحظُوظ اور اس نِعمَتِ وَالَا سے بھی مَلذُوذ وَالْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْمُتَأَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ۔

پس حضرت شیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا کے کلماتِ مُلْہَمَہ کی تَفْسِیرِ مُنیر نے آفتابِ نیمروز سے زیادہ روشن طَور پر واضح کر دیا کہ اَللّٰہُ تَعَالٰی نے سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التحیۃ والثناء کو وحدت و کثرت دونوں کا بہ یک وقت شاہد و مشاہد بنادیا حق کا مشاہدہ خلق میں، اور خلق کا حق کے اسماء و صفات و شیون و تجلیات میں براہ راست بِلَا تَوَسط غیر کر رہے ہیں اس لئے کہ حَقِیقَتِ مُحَمَّدِیَّہ عَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃُ اللہ تعالیٰ کے اِسْمِ اَعْظَم (۲) کا ہی مَظْہَرِ اَتَم رہی ہے اور یہ ظاہر بلکہ اَظْہَر ہے کہ تمام اَسمَاءُ وَ صِفَاتْ،

۱۔ کیونکہ آپ کی حقیقت سب کو جامع ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ اسم ذات ۱۲ مِنْہُ

کل شیُونُ وُ تجلّیاتْ اسم ذات کے حیطہ کے اندر ہیں پس یہ حقیقت ہے کہ یہ حقیقتِ مُحَمَّدِیَّہ تمام اسماء و صفات، سارے شیون و تجلیات کا مشاہدہ اعیان میں نیز اسی وقت اعیان کا مشاہدہ و معائنہ اسماء و صفات، شیون و تجلیات میں فرما رہی ہے یہی حقیقت وہ حقیقت ہے جو کثرت میں وحدت کا مشاہدہ کرتی اور وحدت حق کا مشاہدہ کثرت میں پس نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو دونوں کی معرفت عطا فرمائی ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ۔ اَيْ اِذَا شَاهَدْتَ الْوَاحِدَ فِي عَيْنِ الْكَثْرَةِ فَصَلِّ بِالْاِسْتِقَامَةِ الصَّلٰوةَ التَّامَّةَ بِشُهُوْدِ الرُّوْحِ وَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ وَانْقِيَادِ النَّفْسِ وَ طَاعَةِ الْبَدَنِ بِالتَّقَلُّبِ فِيْ هَيَاكِلِ الْعِبَادَاتِ فَاِنَّهَا الصَّلٰوةُ الْكَامِلَةُ الْوَافِيَةُ بِحُقُوْقِ الْجَمْعِ وَالتَّفْصِيْلِ۔

یعنی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے واحد کا مشاہدہ عَیْنِ کثرت میں کیا تو آپ کامل نماز پڑھیئے مشاہدۂ روح کے ساتھ اور حضورِ قلب کے ساتھ اور انقیادِ نفس و طاعتِ بدن کے ساتھ ہیئات عبادات اور ان کی صورتوں میں پھرتے ہوئے (۱) اور وجودِ الٰہی کے حقوق کا ایفا و اِجراء جمع و تفصیل کی اسی صَلٰوتِ معرفت

۱۔ تَقَلُّب سے مراد راہِ سُلُوک میں اِنتقالاتِ مَراتِب ہے مَعْنیٰ یہ ہوئے کہ یہی وہ سلوک ہے جس میں انتقالات سے رُتبہ بَرتبہ تَرَقِّی اور حال سے اعلیٰ حال کی جانب پیش قدمی ہوتی ہے اللّٰہُ تَعَالٰی کا اِرشَاد ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ الْآيَةَ سَيِّدُنَا الشَّيْخُ الْاَكْبَرُ مُحْيِ الدِّيْنِ بْنُ عَرَبِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے اس آیتِ کَرِیْمَہ کی تفسیر میں فرمایا اِنْتِقَالَاتِكُمْ فِي السُّلُوْكِ مِنْ رُتْبَةٍ اِلٰي رُتْبَةٍ وَحَالٍ اِلٰي حَالٍ وَ مَثْوٰكُمْ وَمَقَامُكُمُ الَّذِيْ اَنْتُمْ فِيْهِ فَيُفِيْضُ عَلَيْكُمُ الْاَنْوَارَ وَيُنَزِّلُ الْاِمْدَادَ عَلٰي حَسْبِهَا صفحہ ۲۴۵ جلد ۲ سُورَۂ مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ اَللّٰہُ تَعَالٰی جانتا ہے سُلُوک میں ....

میں ہی ہے یہی نماز کامل و مکمل ہے اور یہی وہ نماز ہے جو حقوق جمع و تفصیل پر مشتمل رہی ہے۔

آیہ کریمہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ اے محبوب! چونکہ اللہ تعالی نے آپ پر وحدت و کثرت نیز جمع و تفصیل کا انکشاف و اکتشاف کردیا ہے پس آپ ہر حالت میں ہمیشہ کے لئے اپنی روح پُر فُتُوح اور اپنے تَن و مَنِ مَامَن کو اپنے رَبّ کی جانب مُتَوَجِّہ کر کے جَمْعُ وَ وحدَتُ کا شہود تفصیل و کثرت میں اور کثرت و تفصیل کا مشاہدہ جَمْعُ و وحدَتُ میں کیا کیجئے یہی آپ کی وہ کامل نماز ہے جس میں عبادت کے مختلف ہَیاکِلُ و ہَیْأٰتُ ہیں اور یہی نماز جمع و وحدت، تفصیل و کثرت کے تمام حقوق کا تَوفِیَہ کرتی ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ آیَتِ کَرِیْمَہْ نے ثابت کردیا کہ سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کا ہر ہر لَمحَہ لَامِعَہ اَللہُ جَلَّ مَجْدُہٗ کے اسماء و صفات، شیون و تَجَلّیَاتُ کے مشاہدے میں اس طور پر گزرتا رہا ہے کہ آپ کی رُوحِ اَنْوَرْ مُشَاہِدْ وَ حَاضِرْ، آپ کا قَلْبِ اَنْوَرْ حَاضِرْ، آپ کا نَفْسِ اَنْفَسْ مُنقَادْ اور آپ کا بَدَنِ اَنْوَرْ تَابِعْ رہا ہے۔

آئینہ اعیان میں اسماء و صفات، شیون و تجلیات کا مشاہدہ حاصل رہا ہے اور وجود مطلق کے آئینہ میں آثار و احکام کا معائینہ فرماتے رہے ہیں۔ اس مُشَاہَدَہْ کَامِلَہْ کی نعمت عُظْمٰی کی بجا آوریٔ شکر کی خاطر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو مُشَاہِدَہْ نماز پر مَامُوْر کردیا گیا تاکہ اس نعمت عُظْمٰی کی شکر گزاری بِوَجْہٍ اَتَمّ ہو اور مشاہدہ بالائے

.... تمھارے اِنْتِقَالَاتْ ایک رتبہ سے دوسرے رتبہ کی طرف اور ایک حال سے دوسرے حال کی جانب اور اَللہُ تَعَالٰی جانتا ہے تمھارے وہ مَقَامْ جن میں تم ہو تو تم پر اَنْوَارْ کا اِفَاضَہ کرتا ہے اور ان مَقَامَاتْ کے مطابق اپنی اِمْدَادْ نازل فرماتا ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی۔

مشاہدہ عَلٰی وَجْہِ الدَّوَامِ وَالْاِسْتِمْرَارِ حاصل رہے جس کی قوت و سکت آپ کے سوا کسی دیگر کی بس سے خارج و باہر ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی نمازِ مُشاہدہ وہ نماز ہے جس کے مشاہدہ میں نمازی کی ہر ہر نماز رہی، (۱) رہتی اور رہے گی کہ اس کی

۱۔ اس مُشَاہَدَہ کا مُظَاہَرَہ سَیِّدُ الْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے اس حدیثِ پاک میں کیا ہے جس کو اِمَام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نے اپنی جَامِع میں سَیِّدُنَا اَبُوْہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کیا ہے فرمایا:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰہُنَا فَوَاللّٰہِ مَایَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَارُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرٰکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ۔ دیکھو صفحہ ۵۹ جلد ۱۔

یَعْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ (صرف) یہاں ہے تو اَللّٰہُ تَعَالٰی کی قسم مجھ پر نہ تو تمہارا خشوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع بے شک میں ضرور تمھیں اپنے پسِ پُشْت دیکھتا ہوں۔

حَدِیْثِ شریف کا پہلا جُمْلَہ اِسْتِفْہَامِیَّہ ہے اور اِسْتِفْہَامْ اِنْکَارِی ہے یعنی ایسا نہیں کہ میں صرف اس جانب کو دیکھتا ہوں جو سامنے ہے بلکہ اگلی جہت اور پچھلی جہت سب میرے سامنے اور میرے اِحَاطے میں ہیں۔ اسی لئے فَاءِ تَفْرِیْعِیَّہ اپنے کلام میں استعمال فرما کر فرمایا۔ "فَوَاللّٰہِ" دوسرا یہ کہ آپ نے جُمْلَہ قَسَمِیَّہ استعمال فرمایا۔ تیسرا یہ کہ خشوع وہ عجز و تواضع ہے جو قلبی کیفیت ہے اور دل سے تعلق رکھتا ہے اور رکوع ظاہری تواضع و ظاہری کیفیتِ اِنکسار ہے چوتھا یہ کہ اِنِّیْ سے جملہ شروع فرما کر اِنَّ کی خبر پر لَامِ قسم داخل فرما کر رُؤْیَتِ کُل کے دیکھنے اور جانتے کا مظاہرہ فرمادیا کہ رُؤْیَتْ عِلْم و دیکھنے دونوں معنی میں آتا ہے کیونکہ رُؤْیَتْ اَسْبَابِ علم میں سے ہے۔ جب کہ سبب بول کر مراد مُسَبَّبْ لیا گیا ہو۔ بیک کرشمہ دو کار۔ ......

قوت آپ کے رَبِّ مُقِیتُ وُ قَدِیرُ نے آپ کو دی ہے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَانْحَرْ، بَدَنَۃَ اَنَانِیَّتِکَ لِئَلَّا تَظْھَرَ فِیْ شُھُوْدِکَ بِالتَّلْوِیْنِ وَنَسْلُبَکَ مَقَامَ التَّمْکِیْنِ وَکُنْ مَعَ الْحَقِّ بِالْفَنَاءِ الصِّرْفِ بَاقِیًا بِبَقَائِہٖ اَبَدًا فَلَا تَکُوْنُ اَبْتَرَ فِیْ وُصُوْلِکَ وَحَالِکَ وَاتِّصَالِ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ ھُمْ ذُرِّیَّتُکَ بِکَ۔

یعنی اور اپنی اَنَانِیَّتْ کی اونٹنی قربان کیجئے تاکہ آپ کے شُھُوْدُ میں تَلْوِیْنُ ظاہر نہ ہوپائے تاکہ آپ کے اَعْلٰی مَقَامِ جَاوْ، مقامِ تمکین کو سلب نہ کروں اور آپ ہمیشہ کے لئے تمامتر فنا ہو کر حق کے ساتھ رہیئے حق کی بقاء سے باقی رہیئے تو اس طور پر آپ اپنے وصول اور اپنے حال میں (حق) سے منقطع نہ رہیں گے نہ ہی آپ کی امت جو آپ کی اولاد (روحانی ہے) آپ سے اتصال میں منقطع و محروم رہے گی۔

اِنَّ شَانِئَکَ اِنَّ مُبْغِضَکَ الَّذِیْ عَلٰی خِلَافِ حَالِکَ الْمُنْقَطِعَ عَنِ الْحَقِّ، ھُوَالْاَبْتَرُ لَا اَنْتَ فَاِنَّکَ الْبَاقِیُّ بِبَقَائِہٖ الدَّآئِمِ الْمُتَّصِلِ بِکَ ذُرِّیَاتُکَ الْحَقِیْقِیَّۃُ مِنْ اَھْلِ الْاِیْمَانِ اَبَدَالْاٰبِدِیْنَ الْمَذْکُوْرُ فِیْھِمْ دَھْرَالدَّاھِرِیْنَ وَھُوَالْفَانِیْ بِالْحَقِیْقَۃِ الْھَالِکُ الَّذِیْ لَایُوْجَدُ وَلَایُذْکَرُوَ لَایُنْسَبُ اِلَیْہِ وَلَدٌ حَقِیْقَۃً وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

یعنی بے شک آپ سے بَیْرُ وُ بُغْضُ رکھنے والا وہ ہے جس کا حال آپ کے حال سے بالکل مخالف ہے (اور) وہی ہے جو حق سے منقطع ہے درحقیقت وہی ابتر ہے وہی ہر

.... اسی حدیث شریف پر عَلَّامَہ بَدْرُالدِّیْن عَیْنِیْ کا تَبْصَرَہْ یہ رہا کہ یہ عِلْمُ وُ رُؤْیَۃُ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنے تمام اَحْوَالْ میں رہے۔ صرف حالت نماز کے ساتھ مُخْتَصْ نہ تھے فرمایا مجاہد کا قول ہے اِنَّہٗ کَانَ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ یَعْنِیْ مَاکَانَتْ مُخْتَصَّۃً بِحَالَۃِ الصَّلٰوۃِ۔ دیکھو حاشیہ ۲ بخاری شریف المجلد الاول صفحہ ۵۹

خیر سے مَحرُوم ہے نہ آپ کیونکہ آپ حق ہی حق کی دائمی، وسَرمَدِی بقاء سے باقی ہیں اور رہیں گے اہل ایمان جو درحقیقت آپ کی اولاد ہیں ہمیشہ ہمیشہ آپ سے متصل رہیں گے ان میں تابَقاءِ زمان آپ کا ذِکر و چرچا جاری رہے گا اور وہ (آپ سے بُغض و بیر رکھنے والا) ہی نیست و نابود اور ہلاک ہونے والا ہے۔ وہی ہے جس کا نہ تو وُجود و بُود ہو گا نہ اس کا ذکر و چرچا رہے گا نہ ہی اس سے کوئی وَلَدو مَولُود مَنسُوب ہو رہے گا۔ وَاللہُ اَعْلَمُ

یہ مِسکِین خادِمِ دِینِ مَتِینِ مُصطَفَوِی اَبُوالفَتح مُحَمَّد نَصرُاللہ خَان بنُ خُوش کِیار خَان السَّررُوضَوِی نَصرَہُ اللہُ القَوِیُّ کہتا ہے وَبِاللہِ التَّوفِیقُ وَھُوَ نِعْمَ الرَّفِیقُ۔ مَذکُورَہ بیانات و بَرَاہِین سے وہ رَاسِخ عَقِیدَہ تو روزِ روشن سے زیادہ روشن ہوا کہ سَیِّدُ الوَرٰی عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ اپنے رَب کے جمالِ ذَات و صِفَات و اَفعَال کا مُشَاہَدَہ براہ راست اَعیَان و کائِنَات کے آئینہ میں کرتے رہے ہیں اب دو مقاصد ایسے ہیں جن کے اِیضَاح و تَفصِیل نہایت ضروری ہے۔

۱۔ اَوّل یہ کہ سَیِّدُ الوَرٰی عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو جَمَالِ ذَاتِ رَب کا کمال مُشَاہَدَہ اس درجہ حاصل ہے جس میں کوئی بھی آپ کا برابر و مساوی نہ رہا اور نہ رہے گا اس بحث و مقصد کی بناء محاورہ۔ محاضرہ مکاشفہ اور مشاہدہ کی تفصیل پر ہے۔

۲۔ دوسرا یہ کہ مخلوق میں سے ہر شخص اپنی اِستِعدَاد کے مطابق رب کا مشاہدہ سب کائنات سے زیادہ سَیِّدِ کَائِنَات عَلَیہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسلِیمَات کی پاک ذَات و صِفَات و اَفعَالِ مُنَوَّرَہ میں کامل طور پر کرسکتا ہے وبس اس مَقصَدِ اَعظَم کے حصول کے لئے بہتر محل اور بہتر وقت نمازی کا قعدہ اور اس کا تشہد ہے جس نے نمازی کو تشہد کے کلمات اور کلمات کی ترتیب نے بہتر تَصَوُّر عطا فرمایا اور مشاہدہ رب کا بہت بہتر موقعہ مُہَیَّا کردیا ہے۔

پہلا مقصد

مُشَاھَدہ - مُکَاشَفہ - مُحَاضَرہ کی تعریف میں

جان لیں کہ تَجَلِّیَات کی تین قسمیں ہیں۔ تَجَلِّیِ ذَات، تجلی صِفات، تجلی اَفعَال۔

۱۔ تجلی ذات کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل یہ کہ اگر تجلی ایسی رہی جس سے سَالِک کی ذات، انوار کے تَجَلِّیَات اور سَطوَات میں فانی، اور اس کے صفات ان میں مسلاشی (۱) ہو گئے ہیں پر اس کے بقایای وجود سے اب بھی کچھ باقی رہا پس اس تجلی کو صعقہ کہا جاتا ہے۔ یہ تجلی ذاتی ہے جس کی ایک علامت و تاثیر یہی ہے جو مذکور ہوئی چنانکہ سَیِّدُنَا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کا حال جن کو اَللّٰہُ تَعَالٰی نے اسی تجلی ذاتی کے ساتھ باندھ کر فانی کردیا۔ اَللّٰہُ تَعَالٰی کا اِرشَاد ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰي رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰي صَعِقًا۔ (آیت ۱۴۳ سورۃ اعراف)

ترجمہ: پھر جب اس کے رَبّ نے اپنا نور چمکایا پہاڑ پر اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ بے ہوش گرا۔

اور اگر تجلی ذاتی کی تاثیر سے سَالِک بِالکُلّ وَبِکُلِّی بَقَایاءِ وُجُودْ سے اِنقِلَاع کر چکا ہے۔ چنانچہ فَنَاءِ وُجُودْ کے بعد اس کی حقیقت بقاءِ مطلق سے واصل و پیوست ہوا پس وہی ہے فَانِي فِي اللّٰهِ بَاقِي بِاللّٰهِ وہی ہے جو ہمیشہ ذَاتِ اَزَلِی کا مشاہدہ، ازلی نور کے ساتھ کرتا رہتا ہے یہی وہ خلعت ہے جس کو خاص طور سے خَالِقِ عَالَم جَلَّ مَجدُہٗ

۱۔ مُسلَاشِی کے معنی پاش پاش ہوجانا۔ مِنہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

نے سَیِّدِ الوریٰ، سَیِّدِنَا مُحَمَّد مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کو بخشا ہے۔ یہی وہ عالی تاج ہے جس کی بناء پر خالقِ عالَم نے مَحْبُوبِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ والثناء کو اپنی پوری خدائی کا شہنشاہ معظم گردانا ہے اور یہی وہ شربت ہے جس کی لذت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ذات و صفات و افعال میں جاری و ساری ہے جس کے جرعات جام حبیب مطلق کے خواص متابعان کے کام و زبان پر بھی جاری و ساری ہیں۔ خاصان متابعان محبوب و مطلوب ان جرعات دلدوز سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مِنْہُ بِہٖ وَ لَہٗ (۱) مِنْہُ وَ لَہٗ وَاٰلِہٖ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ (۲)۔

۲۔ دوسری تَجَلِّیِ صِفَاتْ ہے اس کی علامت اور اس کی تاثیر کا اثر سالک کا خشوع اور خضوع ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ذاتِ قَدِیم صفاتِ جلال (۳) کے ساتھ سالک پر تجلی کرے۔

اِذَا تَجَلَّی اللہُ لِشَیْءٍ خَشَعَ لَہٗ (۴) اور اس کی علامت و تاثیر سُرُورِ ذاتِ سَالِک

۱۔ "مِنْہُ" اس شراب یا جام کے گھونٹ کا کچھ حصہ۔ "بِہٖ" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے وسیلہ عُظمیٰ سے "لَہٗ" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی خاطر۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

۲۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے ہی ہر طرح کی سلامتی ہے آپ ہی کے لئے ہے اور آپ ہی کی طرف اور آپ ہی پر ہے ہر طرح کا سلام۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

۳۔ صِفَاتِ جَلَال جیسی عَظَمَتْ و قُدرتِ کِبریا و جَبَرُوتْ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

۴۔ جب اَللہُ تَعَالیٰ کسی شی کے لئے متجلی ہوتا تو وہ شی اس کے لئے عجز و فروتنی کرتی ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

رہتا ہے اور یہ اس صورت میں جب کہ ذَاتِ قَدِیْم صفاتِ جمال کے ساتھ تجلی فرمائے اس کا مطلب یہ کہ ذاتِ اَزَلِی صِفاتِ جَلَالْ وْ صِفَاتِ جَمَالْ (۱) سے موصوف رہی ہے اور رہے گی کہ اَزَلِیْ وُ اَبَدِیْ ہے اور صِفَاتْ قدیم ہیں پر سالک پر کبھی صِفَاتِ جلال کے ساتھ متجلی ہوتی ہے اور بوقت دیگر صفات جمال کے ساتھ جیسا مُقتَضٰی ہو مَشِیَّتِ اِلٰہی کا حسب اختلاف استعداداتِ سالکین۔ پس کبھی صفت جلال ظاہر ہوگی اور صفت جمال باطن اور گاہی صفت جمال ظاہر ہوگی اور صفت جلال باطن۔

۳۔ تیسری تجلی، تجلی افعال ہے اس کی تاثیر یہ ہے کہ سالک اس کے اَثَرْ سے مخلوق کے افعال سے قطع نظر کرتا ہے مخلوق کی جانب نفع و ضرر کی نسبت کو صَرْف نظر کردیتا ہے اَعْنِیْ یہ نفع و ضرر کی نسبت براہِ راست قَادِرِ مُطْلَقْ کی جانب ہی کرتا ہے۔ مخلوق سے خَیْرُ وْ شَرْ کی اِضَافَتْ سَاقِطْ کردیتا ہے اس تاثیر کے اثر سے اب سالک کے نزدیک خلق کی مَدْحُ وْ ذَمّ اور ان کے قبول و رَدّ مُسْتَوِیْ وُ برابر رہتے ہیں اس کی وجہ ظاہر کہ سالک جب مجرد فعلِ اِلٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے پس یہ مشاہدہ سالک کو خَلْق کی جانب اَفْعَالْ کی اِضَافَتْ سے مَعْزُوْلْ کردیتا ہے۔

اس تیسری تَجَلِّی، تجلی اَفْعَالْ کی علامت اور اس کا اثر سالک کی زبان پر ظاہر ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ اَعْلٰی حضْرَتْ عَظِیْمُ الْمَرْتَبَتْ اَحْمَدْ رِضَا خَانْ بَرِیلوِی مُقَرِّیْ اَفْغَانِیْ کے مُنْدَرِجَہ ذَیْلْ قِطْعَہْ شِعْرْ کے بیت اَوَّلْ میں ظاہر ہے۔

۱۔ جیسی رَاْفَتْ وْ رحمت، لُطْفُ وْ کرم۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تعالیٰ

قطعہ

نہ مَرا نُوشِ زِ تحسینْ نہ مَرا نیشْ زِ طَعْنْ
نہ مرا گُوشْ بمَدْحِی نہ مَرا ہُوشِ ذَمِی
مَنَم وُ گنجِ خُمُولِی کہ نگنجد دَرُوْیْ
جُزْ مَنُ وُ چَنْدْ کِتَابے وُ دَوَاتے وُ قلمے

ان تجلیات ثلاثہ میں سب سے پہلی تجلی جو سالک پر پَرتو اَفگن ہوتی ہے وہ ہے تجلی افعال اس کے بعد تجلی صفات اور پھر تجلی ذات ہے۔

اِصْطِلاَحِ صُوفِیَاءِ صَافِیَہ میں تجلی افعال کے شہود کو مُحَاضَرَہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور شہود تجلی صفات کو مُکَاشَفَہ کے ساتھ مَوْسُوم کیا گیا ہے اور شہود تجلی ذات کو مُشَاہَدَہ، فقیر کے اس بیان کو اگر عاشقِ صادق امینِ صادق عَلَیْہِ التَّحِیَّۃ وَالثَّنَاء حضرتِ عَلاَّمَہ جَامِی رَضِیَ اللہُ الْبَارِیُ الْقَوِیُّ عَنْہُ کے کَلِمَاتِ مُلْہَمَہ کے مشاہدہ میں دیکھنا ہو تو نقشُ الفُصُوصْ کے فَصّ حِکْمَۃٌ نَفَثِیَّۃٌ فِي حِکْمَۃٍ شِیْثِیَّۃٍ کی شرح نَقْدُ النُّصُوصِ صفحہ ۴۷ مطبع بمبئی ۱۳۰۶ھ میں دیکھیں۔

ف:- جاننا چاہیئے کہ حق سُبْحَانَہٗ مِنْ حَیْثُ الذَّاتِ مَوْجُوْدَاتْ پر تَجَلِّیْ نہیں فرماتا پر مِنْ وَرَآءِ الْحِجَابِ تجلی فرماتا ہے اور وہ حُجُبْ حَقّ جَلَّ مَجْدُہٗ کے اَسْمَاءْ ہیں جیسے اسم اَللہُ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِیْمُ وَ غَیْرُھَا مِنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی۔

دُوسرا مقصد

نماز کا قعدہ اور اس میں کلماتِ مَشْہُودہ اس بات کا مُستحکَم و مَضبُوط
عَقِیدہ رَاسِخہ دیتے ہیں کہ سَیّدُ الوَرٰی عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ
وَالثَّنَاءُ میں حَق جَلَّ مَجدُہٗ کا مُشاہَدہ بروَجہِ کَمال ہوتا ہے
تشہد میں آپ کا تصور نمازی کے لئے نَاجِیْ (۱) ہے۔

اے عزیز جان! جان لے کہ آرکانِ نماز اور ان کی ترتیب میں نیز نمازی کے افعالِ مَخصُوصَہ اور کلماتِ خَاصّہ میں جو خاص خاص ارکان میں ترتیب وار رکھے گئے ہیں، باہمی خاص ربط اور خَاصُّ الخَاص مناسبت اور تَعَلُّق ہے، جن کے تَصَوُّرَات نمازی کو ایک خاص معراجی مقام مہیا کردیتے ہیں، سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء نے نماز کو مومن کی معراج قرار دیا ہے۔

فرمایا۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نماز، نماز ہونے کے اعتبار سے ایمان والوں کے لئے معراج ہے جس میں روحانی مشاہدہ، قلبی حضور، نفسانی اِنْقِیَادُ وَ بَدَنِی اِطاعت موجود ہو، یہ معانی و اَوصَاف نماز میں ہونا چاہیئے اور یہ حدیثِ پاک کے کلمہ "اَلصَّلٰوۃُ" کے الف ولام سے مُتَرَشِّح ہے اس طور پر نماز پڑھنا حضور پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت ہے کہ نمازی پر واجب ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ عہ یعنی تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح

۱۔ نجَات دینے والا ہر عَذَاب سے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی۔ عہ اُنظر مسلم شریف۔ ۱۷ صفحہ ۴۱۹ وکذا فواتح الرحموت فی فصل بیان حکم اَفعالہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۷۵ ۱۲ منہ نصرہ اللہ

تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ سَیِّدُالوَریٰ عَلَیۡہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کی نماز کی توضیح و تشریح تفصیل وار سورہ اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ میں گزر گئی۔ یہ بات خاص طور سے ملحوظ خاطر رہے کہ کلماتِ تشہد کا پڑھنا مُصَلِّیۡ پر واجب ہے۔ حضرت جَلِیۡلُ الۡقَدۡرِ صحابی سَیِّدُنا عَبۡدُاللّٰہِ بُنُ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنۡہُ سے مروی، فرمایا۔

اَخَذَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ بِیَدِیۡ وَعَلَّمَنِیۡ التَّشَھُّدَ کَمَا کَانَ یُعَلِّمُنِیۡ سُوۡرَۃً مِّنَ الۡقُرۡاٰنِ وَقَالَ قُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔ نماز کے قعدہ میں تشہد کا پڑھنا بِالۡمُوَاظَبَۃِ سَرۡوَرِ دُوسَرَا عَلَیۡہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ سے ثابت اس کی تعلیم اور پڑھنے کا حکم بھی حَدِیۡثِ فَوۡقَ الذِّکۡرِ میں کَلِمَہُ "وَعَلَّمَنِیۡ" اور کلمہ "قُلۡ" سے ظاہر ہے اور یہ امر اپنی جگہ مُحَقَّقۡ و ثَابِتۡ ہے کہ اَصۡلِ وَضۡعۡ میں اَمۡرۡ وُجُوۡبۡ کے لئے آتا ہے جب تک کوئی قَرِیۡنَۂ وُجُوۡبۡ سے صارفہ موجود نہ ہولے معتبر کُتُبِ اَصُوۡل میں واجب کی تعریف یہ لکھی ہے کہ جس عمل و فعل پر حضور سَیِّدِ عَالَمۡ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمۡ نے مُوَاظَبَتۡ و دوام فرمایا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس فعل و عمل کے کرنے کا حکم بھی دیا ہو وہ واجب ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ کلمات تشہد کے معانی بروجہ انشاء مقصود و مراد ہیں۔ نہ بطریق حکایت (۱) در میں ہے۔ وَیُقۡصَدُ بِاَلۡفَاظِ

۱۔ اگرچہ یہ کَلِمَاتِ مِعۡرَاجِ رَاجۡ کے یاد دہانی پر بھی اَدَلِّ دَلِیۡلۡ رہے ہیں اور رہیں گے۔ پر نمازی کے لئے ان کلمات کا پڑھنا بطور اِنۡشَاء واجب ہے تفصیل درکار ہو تو صفحہ ۱۲۶ جلد ثانی فتوحاتِ مکیہ دیکھئے۔ ۱۲ مِنۡہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

اَلتَّشَهُّدِ مَعَانِيْهَا مُرَادَةً لَهٗ عَلٰی وَجْهِ الْاِنْشَاءِ کَاَنَّهٗ یُحَیِّیُ اللّٰهَ تَعَالٰی وَیُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّهٖ وَعَلٰی نَفْسِهٖ وَاَوْلِیَائِهٖ۔ دیکھئے اَللُّبَابُ فِی شَرْحِ الْکِتَابِ لِلْمَیْدَانِیِّ عَلَی الْجَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ شَرْحِ مُخْتَصَرِ الْقُدُوْرِیِّ فِیْ بَابِ صِفَةِ الصَّلٰوةِ صفحہ ۷۰، مطبع ترکی۔

یَعْنِیْ مُصَلِّی و نمازی اَلفَاظِ تشہد سے ان کے معنی بطور اِنشاء مراد لے گویا وہ (نمازی) بارگاہِ الٰہی میں ہدایا و پیشکش پیش کر رہا ہے اور اس کے پاک نبی پر سلام عرض کر رہا ہے اور اپنے آپ پر اور اس کے ولیّوں پر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَعَنَّا بِہٖ۔ ثُمَّ بِہِمْ اب تو نمازی کا قصد و ارادہ ان کلماتِ مشہودہ تشہد کے ساتھ یہ رہے گا کہ وہ اَللّٰہُ تعالٰی کی ہی حضرت و حضور میں اپنی تمام عبادات کے ہدایا پیش کر رہا ہے قولی ہوں یہ عبادات یا فعلی ہوں خواہ یہ عبادات مالیہ ہوں پر نمازی کی پیشکش اس حالت میں ہے جس میں وہ اپنے رَبّ کے مشاہدہ سے لُطف اَندُوز ہو رہا ہے عرض کرتا ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ملک و بقاء اللہ ہی کے ہے وَالصَّلٰوۃُ نمازیں، عبادات قولیہ و فعلیہ اللہ ہی کے لئے ہیں۔

وَالطَّیِّبَاتُ وحدانیّۃ کی شہادت اور رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی عالمگیر رِسَالَتِ عُظمٰی کی شہادت نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی عَبدِیَّتِ کاملہ کی شہادت نیز عباداتِ مالیہ اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جَلَّ مَجْدُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ عَبْدِہِ الْخَاصِّ الْکَامِلِ الْمُکَمِّلِ الَّذِیْ ھُوَالْکُلُّ وَلَہُ الْکُلُّ وَمَوْلَاہُ کُلُّ الْکُلِّ تَجِدُ الْکُلَّ اِذَا نَظَرْتَ الْکُلَّ فِی الْکُلِّ کلماتِ بالا کا تالِی اور قارِی، مُشاہدہ مُطلق سے مَلذُوذ ہو رہا ہے اس میں اِضافہ چاہتا ہے اِضافہ کی صورت یہ رہی کہ اب وہ مشاہدہ ربّانیہ کی جانب منتقل ہو یہ ربانی مشاہدہ اس کو بتوجہ اَتَمّ وَاَکمل اِسم اَعظم (اللہ) کے مَظہرِ اَتَمّ کے سوا نہیں مل سکتا اس لئے وہ مَظہرِ اَتَمّ اِسم اَعظم سَرورِ دوسرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی کی جانب متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

یعنی ہر طرح کا سلام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہے اے اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتِ کاملہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر رہی اور اس میں اِزْدِیَادْ وَاِضَافَہ ہوتا رہتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

یہ جُملہ نِدَائِیَہ اور یہ کلمات مشہودہ اپنے اندر بہت سی حکمتیں اور بہت سے معانی لئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کی توضیح و تشریح کردیتا ہوں وَبِاللہِ التَّوْفِیْقَ۔ جان لے کہ یہ تشریح جملہ بالا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کی تَحْلِیْل اور ترکیب سے بخوبی حاصل ہو سکتی ہے۔

تَحْلِیْل

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ میں اَلِفْ وَلَامْ (۱) جِنْس کے ہیں پس معنی یہ ہوئے کہ جِنْسِ سلام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ہے اے اللہ کے نبی "عَلَیْکَ" میں "کَ" حرفِ خطاب ہے جو مُشَافَہَ اور مُوَاجَہَہ پر دَلَالَتْ کرتا ہے جس سے ہر ہر نمازی یا تشہد کا ہر ہر تالی و قاری کی حضور و حاضری، حضورِ اَنْوَرْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں مُسْتَفَادْ ہوتی ہے اَعْنِیْ بِہٖ کہ تَالِیْ وَ قَارِیْ حضور اَنْوَرْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں حاضر ہے اور حضور اَنْوَرْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے لئے ناظر ہیں۔

۱۔ جو کہ اَپنے مَدْخُول کے جِنْسِ حَقِیْقَتْ کی جَانِبْ مُشِیْر ہے بَغَیْرِ لِحَاظِ فَرْدْ وَاَفْرَادْ کے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی۔

اَیُّھَا میں "اَیُّ" مَبْنِیٌّ عَلَی الضَّمِّ مَنْصُوْبٌ مَحَلاً مَفْعُوْلٌ بِہٖ لِدَعَوْتُ (۱) اَوْ "نَادَیْتُ" الْمُقَدَّرِ وُجُوْبًا وَحَرْفُ النِّدَآءِ اَیْ "یَآ" مَحْذُوْفٌ وَالْھَاءُ فِی "اَیُّھَا" حَرْفُ تَنْبِیْہٍ وَ "النَّبِیُّ" مَرْفُوْعٌ مُنَادٰی وَالْاَلِفُ وَاللَّامُ عَلٰی "اَلنَّبِیِّ" عِوَضٌ عَنِ الْمُضَافِ اِلَیْہِ وَھُوَ کَلِمَۃُ الْجَلَالَۃِ "اَللّٰہِ" یَعْنِیْ "اَیُّھَا" میں "اَیُّ" مَبْنِی بر ضَمَّہ ہے منصوب ہے اس لئے کہ اس کا محل، محلِ نصب ہے کیونکہ یہ "دَعَوْتُ" یا "نَادَیْتُ" کا، جس کی تقدیر کلام عرب میں ضروری اور واجب ہوتی ہے مَفْعُوْل بِہٖ ہے۔

"یا" حرفِ ندا محذوف ہے اور کلمہ "اَیُّھَا" میں "ہا" حرفِ تَنْبِیْہ ہے۔

"اَلنَّبِیُّ" مُنادٰی مرفوع ہے اَلِفْ وَلامْ عِوَضْ وَبَدَلْ ہے اُس کلمہ سے جس کی طرف کلمہ نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) مُضاف ہے وہ کلمہ جَلَالَۃ "اَللّٰہ" ہے وہ مُضافُ اِلَیْہ ہے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا۔ تحلیل کے بعد اب اَصْل عِبارَتْ یوں رہی۔ کُلُّ سَلَامٍ عَلَیْكَ (اِنِّیْ) دَعَوْتُكَ اَوْنَادَیْتُكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یعنی ہر طرح کا سلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہی ہے ای غَیْب کی خبر دینے والے مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَوَجُّہ کی حاجت ہے میری حاجت کو رَوا فرما۔

۱۔ جاننا چاہیئے کہ جُملہ نِدائِیَّہ میں "اَدْعُوْ یَا اُنَادِیْ" کی تقدیر سے "دَعَوْتُ یَا نَادَیْتُ" بصیغہ ماضی کی تقدیر بہ رُاجِح ہے گو اَفعال بصیغہ مُضارِع یا بصیغہ ماضی دونوں اِنْشائی ہیں۔ بہتری اور رَاجِحِیَّتْ کی وجہ یہ کہ اَفعال اِنْشائِیَّہ کا استعمال صیغہ ماضی کے ساتھ اَغْلَبْ ہے نیز یہ کہ بر تقدیر "اَدْعُوْ یَا اُنَادِیْ" بصیغہ مُسْتَقْبِل جملہ نِدائِیَّہ کا خَبَرِیَّہ ہونا ظاہر ہوتا ہے جو اِنْشائِیَّہ کا عکس ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

ترکیب

كُلَّ سَلَامٍ سے اَفْرَادِ سلام مراد ہیں افراد میں حقیقت اصل عُنصُر ہوا کرتی ہے۔ حقیقت یہاں پر جنس سلام ہے پس "سَلَام" پر الف و لام داخل فرما کر اَلسَّلَامُ ہو گیا۔ "عَلَيْكَ" میں کَافِ خِطَاب حضوری اور قرب پر دلالت کرتا ہے۔ اسی کافِ خطاب کی بناء پر لفظ و تلفظ میں "یا" نداء سے استغنا لازم آیا پس "یا" کو حذف کردیا اور وہ اس لئے کہ "یا" قرب و بعد (۱) دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کاف قرب و حضور پر دال ہے کَافِ خِطَاب "کَ" کو تَاۓ سے مُؤَکَّد و مُزَیَّن گردانا فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ اور "اَلنَّبِيُّ" پر اَلِفُ وْ لَامْ داخل کردیا ہے۔ کہ یہ الف و لام مَضَافُ اِلَیْہِ "اَللّٰہ" کا عوض ہے عرب عربا کا قاعدہ ہے جب چاہتے ہیں کہ کلام مختصر ہو جائے اور معنی میں کوئی فرق نہ آنے پائے تو مضاف الیہ کو حذف کرکے مضاف پر الف و لام داخل کردیتے ہیں اسی قاعدہ کے ماتحت "يَا نَبِيَّ اللّٰهِ" میں کلمہ جلالت حذف ہوا "نَبِيَّ" پر اس کے بدل میں اَلِفُ وْ لَامْ داخل کردیا گیا اَلنَّبِيُّ ہوا۔ پس تَرْکِیبِ عِبَارَتِ سَابِقَہ یوں ہوئی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلنَّبِيُّ مُنَادیٰ ہے جس کے مُسَمّٰی کی توجہ اس حرفِ نِدا کے ساتھ مقصود و مطلوب ہے جو یا محذوف ہے کلام پاک میں بر تقدیرِ وجود قرینہ حَذفِ نِدا کی مثال موجود ہے وہ ہے۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰي يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ اَلْاٰيَةُ اَيِ الَّذِيْ اَصَابَكَ مِنْ زُلَيْخَا۔ يَعْنِيْ يَا يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے یوسف اسے درگزر کیجئے اور اس کا خیال نہ کیجئے یہاں پر حَذفِ یَاۓ نِدَاء کا قرینہ سَیِّدِنَا یُوْسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی حضور ہی ہے۔

۱۔ دوری و نزدیکی۔ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ۔

کافِیَہ میں ہے اَلْمُنَادیٰ وَهُوَالْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُہٗ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ لَفْظًا اَوْ تَقْدِیْرًا۔ (۱) یعنی منادی وہ ہے جس کے مُسَمّٰی کی توجہ مطلوب و مقصود ہے ایسے ایک حرف کے ساتھ جو "اَدْعُوْ" کا قائم مقام ہو۔

یہ مُنادی یا یہ طلب یا وہ نِیَابَت لفظی ہو یا تقدیری ہو نیز اسی کافیہ میں ہے وَیَجُوْزُ حَذْفُ حَرْفِ النِّدَآءِ عِنْدَ قَرِیْنَةٍ مِثْلُ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اور جائز ہے حرف ندا کا حذف جیسے یوسف اس کا خیال نہ کیجئے۔ حَاشِیَۂ عَبْدُالْغَفُوْر میں ہے۔ مَنَابَ اَدْعُوْ الْاِنْشَائِیِّ لِاَنَّ الْجُمْلَةَ النِّدَائِیَّةَ اِنْشَائِیَّةٌ فَالْاَوْلٰی تَقْدِیْرُ دَعَوْتُ اَوْ نَادَیْتُ لِاَنَّ الْاَغْلَبَ فِي الْاَفْعَالِ الْاِنْشَائِیَّةِ مَجِیْئُهَا بِلَفْظِ الْمَاضِيْ۔ دیکھو صفحہ ۲۲۸ بَحْثُ مُنَادٰی اَلْمَطْبَعُ الْمُجْتَبَائِیُّ فِي بَلْدَةِ دِهْلي۔

یَعْنِیْ "یَا" حرفِ نِدا "اَدْعُوْ" اِنْشائی کی جگہ استعمال ہوتا ہے اس لئے کہ جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے پس بہتر یہ ہے کہ "دَعَوْتُ" یا "نَادَیْتُ" (بجائے "اَدْعُوْ" یا "اُنَادِيْ" کے) مُقَدَّرْ مان لیا جائے کیونکہ افعال انشائیہ میں اَغْلَبْ یہی ہے کہ وہ بلفظ ماضی ہوں۔

اَیْ طَلَبًا لَفْظِیًّا بِتَلَفُّظِ اٰلَةِ الطَّلَبِ نَحْوُ یَا زَیْدُ اَوْ طَلَبًا تَقْدِیْرِیًّا بِتَقْدِیْرِهَا نَحْوُ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ یعنی یہ طلب لفظ میں ہو جس میں طلب کا آلہ ملفوظ ہو جیسا یَا زَیْدُ اس میں زید کو یا حرف نداء کے ساتھ پکارا گیا۔

یا یہ طلب تقدیری ہو (مان لی گئی ہو) جس میں آلہ طلب ملفوظ نہ ہو پر معنی اس کے مراد ہوں جیسے ارشاد باری تعالیٰ یوسف! اس خیال میں نہ رہے ظاہر ہے کہ یہاں "یَا" حرف نداء لفظ میں تو نہیں پر ازروئے معنی کہ مراد ہیں پس تقدیرا "یَا" موجود ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

مَذْکُورَہ بالا مُفَصَّلْ و مُبَرْہَنْ بیان سے مندرجہ ذیل اہم غُمُوضْ و رُمُوزْ کا اِنْکِشَافْ و اِکْتِشَافْ ہوتا ہے۔

۱۔ یہ کہ نمازی حالت نماز میں مُشَاہَدَہْ رَبّ پر مُکَلَّفْ ہے اُعْبُدْ رَبَّكَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ۔ اَلْحَدِيْثُ یعنی اپنے رب کی بندگی و عبادت کر اس طرح گویا تو اسے دیکھتا ہے پھر اگر تو اس قابل نہیں کہ اسے دیکھے پس یہ تو ہو کہ وہ تجھے دیکھتا ہے (بہرحال حضورِ قلبی، انقیادِ نفس و طاعتِ بدن نماز میں ضروری ہے)

۲۔ یہ کہ نمازی حالت نماز میں اس بات پر مکلف ہے کہ وہ رب کا مُشَاہَدَہْ سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ میں کرے یہ جان کر اور یہ مان کر کہ حقیقۃً مُشَاہَدَہْ رَبّ کا مَظْہَرِ اَتَمّ آپ ہی ہیں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۳۔ یہ کہ نمازی کو حُصُولِ مُشَاہَدَہْ رَبّ کے لئے سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ کی ہی توجہ اور اِمداد کی حاجت ہے جس کے بغیر نہ تو نمازی کی نماز قبول ہو گی نہ ہی اس حجاب کا اِزالہ ہو گا جس کی بناء پر نمازی مشاہدہ رب سے محجوب تھا۔

۴۔ یہ کہ کلماتِ تشہد اِنشائیہ ہیں نہ حِکَایَۃً یہ کلمات حقیقت میں عابد کے عبادات کی پیش کش ہیں۔

۵۔ یہ کہ یہ کلمات بامعانی ہیں بلکہ مِعْرَاجِیَّہْ (۱) ہیں، نیز یہ کہ بامعانی کلمات کے

۱۔ ان معراجی کلمات کے مقاصد "اَلسُّوَالُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ وَمِائَةٌ" کے تحت اَلْفُتُوْحَاتُ الْمَكِّيَّةُ کے صفحہ ۱۲۹ جلد ۲ میں دیکھئے۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللهُ تَعَالَىٰ

تصوّرات اُن کے معانی سے مُقدّم ہوا کرتے ہیں۔

۶۔ یہ کہ نمازی سَرْوَرِ دوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو بارگاہ الٰہی میں حاضر و ناظر جان لے۔

۷۔ یہ کہ جب سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو "یَا" نِدا کے ساتھ نماز کی حالت میں اِمْدَاد کے لئے پکارنا، اور اِسْتِمْدَاد کے لئے یاد کرنا جائز بلکہ واجب قرار دیا گیا ہے تو ظاہر بلکہ اَظْہَر کہ خارجِ نماز میں اِسْتِمْدَاد و طلبِ اِمْدَاد کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو پکارنا کبھی ناجائز نہیں ہو سکتا کیوں کہ جو بھی چیز ہو یا قول و فعل ہو جو خارج نماز میں ناجائز و حرام ہو تو وہ نماز کا رُکْن نہیں بنایا جاسکتا۔

۸۔ یہ کہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو خارجِ نماز میں آپ کا اُمّتی " یَانَبِیُّ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) " کے ساتھ پکار سکتا تو ظاہر ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کے ہر لَقَب کے ساتھ یاد کر پکار سکتا ہے جیسے کہے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ، یَا نُوْرَاللّٰہِ، یَا قَاسِمَ الْاَرْزَاقِ وَالْعُلُوْمِ، یَا کَاشِفَ الْغُمُوْمِ وَالْھُمُوْمِ، یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ، یَا مُجْلِي الظُّلْمَۃِ یا فارقلیط، یاطٰہٰ، یَاسَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ، یَاشَافِيْ، وَغَیْرِھَا مِنَ الْاَلْقَابِ الْکَرِیْمَۃِ الْجَمِیْلَۃِ السَّادَّۃِ۔

۹۔ یہ کہ سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہر چیز و ہر شخص کی ہر آواز کو سُن لیتے ہیں (۱)

۱۔ جَلِیْلُ الْقَدْرِ صَحابی اَبُوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَرْوِی فرمایا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰي مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحَقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ لَیْسَ فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدٌ لِلّٰہِ۔ یَعْنِیْ سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے اِرشاد فرمایا کہ بیشک میں ہر اُس شے کو دیکھتا ہوں ......

خواہ وہ آواز بلند ہو یا پست مشرق کے کسی حصے سے ہو یا مغرب کے کسی بُقْعِے
سے آسمان سے یا آسمان و زمین کے درمیانی فِضَاء سے بلکہ وہ آواز عرش سے ہو
یا کرسی کی "اَیُّهَا النَّبِیُّ" نمازی اپنے تشہد میں اَیُّهَا الرَّسُوْلُ یا آپ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کے اَلْقَابِ شَرِیْفَهْ میں سے دوسرے لَقَبْ کے بجائے۔ اَلنَّبِیُّ
اس لئے کہتا ہے کہ نبوت باعتبار معنی و مفہوم کے رِسَالَتْ سے عام ہے نیز یہ کہ
مَقَامِ نُبُوَّتْ ذَاتِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کے لئے مَقَامِ رِسَالَتْ سے اَعْلٰی
اور اَشْرَفْ ہے۔ ہمارے آقَا و مَوْلٰی سب سے اَعْلٰی وَلِی ہیں تو اَعْلٰی نبی ہیں اور
اَعْلٰی رَسُوْل بھی اور وِلَایَتِ نَبِی کا مقام نبی کے لئے مَقَامِ نُبُوَّتْ سے بھی اَعْلٰی تر
ہے۔ کیونکہ وِلَایَتِ نَبِی نُبُوَّۃِ نبی کا باطن ہوتی ہے اس مَقَامْ میں نبی کا تعلق حق ہی
حق کے ساتھ رہتا ہے۔ جس میں خلق کا کوئی اِعتبار نہیں اس مرتبہ میں وَلِیّ

.... جس کو تم نہیں دیکھتے اور ہر اس آواز کو سنتا ہوں جس کو تم نہیں سنتے (
بطور مثال و تمثیل ایک آواز کا ذکر فرمایا جو ہمیں سنائی نہیں دیتی کہ) آسمان چرچرایا اور
اس کا چرچرانا حق ہے کیونکہ اس میں چہار اَنْگُشْت مِقْدَار کی اتنی جگہ نہیں جس پر فرشتہ
پیشانی ٹیکے اللہ کے لئے سجدہ نہ کررہا ہو۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ وغیرہ) مِنْ کُتُبِ
الْحَدِیْثِ۔ اَبْوَابُ الزہد صفحہ ۲۳۶، بَابُ مَاجَآءَ فِی قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا۔ اَلْحَدِیْثُ، صفحہ ۳۱۹، ابن ماجہ شریف بَابُ الْحزن
والبکاء۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ وَهُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰی۔ صفحہ ۲۸۷، مُسْلِم جِلْدِ دُوَمْ)

بِیْ ذاتُ اللہ میں فنا اور عَینُ الجمع میں مستغرق ہوتا ہے۔ (۱) (اسے عَینُ جمعُ الذّاتِ)
اسی لئے کہا گیا کہ علم ولایت نبی عبارت ہے توحید ذات و صفات و افعال میں
محو ہو جانے سے پھر نُبوّتِ نَبی رِسالَتِ نَبی سے اَعلیٰ و اَشرف ہوتی ہے کیوں کہ
نُبُوّتِ نبی (۲) وِلایَتِ نَبی کا ظاہر ہوتی ہے اس مَقام میں مَعانیٔ غَیبیَّہ جیسے مَعاد،

۱۔ عَینُ جَمع الذّاتِ، جَمعُ الوَحدَۃِ ہے جس میں نہ تو فُؤاد باقی رہتا نہ بندہ بلکہ اس مَقام
میں بندہ کُل کے کُل فناء ہو جاتا ہے اِصطِلاحِ صُوفیائے صَافِیہ میں اسے عَینُ جمعُ الذّاتُ
کہتے ہیں۔ حَضرَتُ الشّیخُ الاَکبر رَضیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ فرماتے ہیں جَمعِ الوَحدَۃِ الّذِی لَا
فُؤادَ فِیہِ وَلَا عَبدَ لِفَنَاءِ الکُلِّ فِیہَا المُسَمّٰی بِاِصطِلَاحِہِم عَینُ جَمعِ الذَّاتِ۔ دیکھو
سورہ النجم صفحہ ۲۷۱ جلد ۲ تفسیر الشیخ الاکبر رَضیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ۔ ۱۲ مِنہُ نَصرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔
۲۔ قولہ نُبُوّت نبی وِلایَتِ نبی کا ظاہر ہوتی ہے۔ جان لیں کہ وِلایت اور نُبُوّتُ کے
اِجتِماع کو جَمعُ الجَمع کہتے ہیں۔ جمع الجمع کا اَوّلُ الذِکر پہلو جو وِلَایَتْ ہے وہ مَقامُ
ہے جس میں ولی کا اَصلاً شعور باقی نہیں رہتا بلکہ اسے اِستِہلاکِ تَامّ اور فَناءِ تَامّ رہتا ہے۔
اس مَقامُ کو جَمعُ الوَحدَۃ کہتے ہیں اور عَینُ جمع الذّاتُ کے نام سے بھی مَشہُور و شَہِیر
ہے۔ جَمعُ الجَمع کا دُوسرا پہلو نُبوّت ہے جو وِلایت کا ظاہر ہے، نبی اس مَقامُ میں حَقِّ
واحد کا مشاہدہ کثرتِ خَلق میں کرتے ہیں اور کَثرتِ خَلق کا وَحدَتِ حَق میں نیز یہ کہ
خلق کے ساتھ حق کے اتحاد کا مشاہدہ بھی ان کو حاصل ہے۔ اس طور پر کہ اَکوَانُ و
اَعیَانِ مُمکِنَاتْ حَق کے صُوَرُ و اَسمَاءُ و صِفَاتْ و اَفعَالْ رہے ہیں۔ یہی وہ تفرقہ ہے جس
کو اِصطِلَاحِ صُوفِیَہ صَافِیَہ میں تفرقہ بَعدَ الجَمع کہتے ہیں۔ یہ تفرقہ جمع کو جَامِعْ ہے۔ تفرقہ
بَعدَ الجَمع کو جَمعُ الوُجود بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک لَقَبُ الوَجہُ البَاقِی بھی رہا ہے۔......

بَعْثُ بَعْدَ الْمَوْتُ یا حَشْرُ و نَشْر اور مَعَارِفِ اِلٰہِیَّہ (جیسے صِفَاتُ و اَسْمَاءِ اِلٰہِیَّہ کی پہچان یا ہر اس چیز کی تعریف جو اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہو جیسے تَمْجِیْدَاتُ و تَحْمِیْدَاتُ) سے اَخْبَارَ اور تفاصیلِ صِفَاتُ و اَفْعَالِ اِلٰہِیَّہ کا اعتبار رہتا ہے پس نمازی انہیں معانی غیبیہ اور انہیں معارف الٰہیہ کے حصول کی غرض سے اپنی نماز میں سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کی توجہ کا طالب ہوتا ہے جس سے ان کمالات پر نمازی کا فائز ہوجانا یقینی ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ کہتا ہے۔ اِنْ کَمَالَاتِ عَالِیَّہ پر فائز ہوجانا نمازی کے دل کی بات ہے اور نَبِیّ مِنْ حَیْثُ هُوَ نَبِیٌّ مُغَیَّبَاتُ کا عالم ہوتا ہے۔ اس لئے نمازی رسولِ پاک کو اَیُّهَاالنَّبِیُّ کے لَقَبْ سے یاد کرتا ہے۔ مُلَّا جَلَالْ مَعَ شَرْحِ اٰخُوْنْدْ شَیْخ مطبع نولکشور کے صفحہ ۷ پر ہے کہ شَرْطُ النُّبُوَّةِ اِدِّعَاءُ النُّبُوَّةِ وَاِظْهَارُ الْمُعْجِزَةِ وَقَدْ شُرِطَ مَعَ ذٰلِكَ الْاِطِّلَاعُ مَعَ الْمُغَیَّبَاتِ وَ رُؤْیَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ یعنی اِثْبَاتُ و ثُبُوْتِ نُبُوَّۃٌ کے لئے نبوت کا دعویٰ اور معجزے کا اظہار شرط ہے (تحقق شرط کے بغیر وجود مشروط ممکن نہیں) اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط قرار دیا گیا ہے کہ نبی مُغَیَّبَات پر مطلع ہوں اور فرشتوں کے دیکھنے پر قادر ہوں اسی عقائدِ جلالی (۱) کے صفحہ ۱۱ پر ہے اَلنَّبِیُّ بِمَعْنَی الْمُخْبِرِ عَنِ اللهِ تَعَالٰی وَقَالَ اِنَّ الْخَبَرَ بِمَعْنَی الْاِخْبَارِ

...... جَمْعُ الْجَمْعِ کے یہ تینوں اَقْسَامِ مُشَاہَدَہ ہیں۔ صفحہ ۲۳۹ دَفْتَرِ اَوَّلُ شَرْحِ بَحْرُ الْعُلُوْمِ لِلْمَثْنَوِی و تَفْسِیرِ الشَّیْخُ الْاَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا۔ (سورہ النجم) مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۱۔ مُلَّا جَلَالْ مَعَ اٰخُوْنْد شَیْخ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

فَيَكُوْنُ النَّبِيُّ بِمَعْنَى الْمُخْبِرِ مُتَعَدِّيًا۔ یعنی نبی کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے غیب کی خبر دینے والے اور فرمایا کہ خبر اِخبَار کے معنی میں (بھی) آتا ہے پس نبی بمعنی مُخْبِر کے (۱) ہیں جو مُتَعَدِّی ہیں۔

اس مقامِ نُبُوَّتْ میں نبی کو فناء فِی الذَّاتْ ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی جنابْ سے وُجُودِ مَوْہُوبْ مِلتا ہے۔ جس سے نبی، حق و خلق کے درمیان وَاسِطَہْ وُصُولْ و وَسِیلَہْ اِیصَالْ رہتا ہے نبی سے خلق کا اِتِّصَالْ رہتا ہے۔ یہی وہ مَقَامْ ہے جس میں نبی حق تعالیٰ سے فُیُوضْ و کَمَالَاتْ حاصل کرتے اور اپنی اُمَّتْ کے ہر ہر شخص و ہر ہر چیز کو اس کی اِسْتِعْدَادْ کے مُطَابِقْ فُیُوضْ و کَمَالَاتْ سے نوازا کرتے ہیں۔ پس نمازی تَنْوِیرْ و تَبْرِیقِ اِسْتِعْدَادْ اور حُصُولِ کَمَالَاتْ کی خاطر رسولِ پاک کو اَيُّهَاالنَّبِيُّ کہہ کر پکارتا ہے، اور ایک مَقَامْ مَقَامِ رِسَالَتِ نبی ہے جس میں اَوْضَاعِ اَحْکَامْ اور اَحْکَامْ (۲) کا اِعْتِبَارْ رہتا ہے کیونکہ رسالت نبی تَنْبِیہِ عَظِیْم ہے اَوْضَاعِ اَحْکَامْ اور تَلْقِینِ قَوَانِیْنْ پر۔ پس رِسَالَتْ کا تعلق، جس کی بناء نُبُوَّتْ و وِلَایَتِ نبی ہے اَحْوَالْ و اَحْکَامِ مُکَلِّفِیْنْ سے رہتا ہے۔ حاصل یہ کہ وَلِیِّ نبی وہ پاکْ و مَقْبُولْ شخص ہے جو ذَاتُ اللہ میں فَانِی اور عَیْنُ الْجَمْعِ میں مُسْتَغْرَقْ ہو۔

اور نبیِّ وَلِی وہ پاکْ و مَقْبُولْ ہستی ہے جو مَقَامْ وِلَایَتْ میں فناء ہوجانے کے بعد وَاصِلُ اِلَی اللہِ ہے۔ پھر اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے وُجُودِ مَوْہُوبْ عطا ہو بَاقِی بِاللہ ہو کر اِسْتِقَامَتْ و تَمْکِیْنْ کے مَقَامْ پر اُسے جَمَاؤْ حاصل ہو کر حق کے ساتھ مُتَحَقِّقْ ہو حَقّ کا

۱۔ خَبَرْ دِینے والا ۱۲ مِنْہُ

۲۔ جیسے حَلَالْ و حَرَامْ وَغَیرہ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

عارف ہو حق تعالیٰ کی ذاتُ وَ صِفاتُ وَ افعال سے باخبر اور احکام پر مطلع ہو حق تعالیٰ کی جانب سے مَبْعُوث، حق کی جانب دَاعی ہو نَذِیرُ وَ بَشِیرْ ہو سِرَاجِ مُنِیرْ ہو نَبِیِ وَلِی اگر خود رسول نہیں تو اس کی دعوت اس رسول کی شریعت پر مَبْنِی ہوتی ہے جو اس نبی سے پہلے آچکے ہیں اور اگر خود رسول بھی ہیں تو ان کی دعوت اپنی شریعت کے مطابق ہوتی ہے تو شریعت کی تشریع خود ہی کرتے تو احکام کا وضع بھی خود ہی کرتے ہیں ان کی تشریعُ وَ وضعِ اَحکام، اَللّٰہُ تعالیٰ کی ہی مَرضِی پر مَبْنِی ہوتی ہے۔ بَشارتْ دینا، اَللّٰہُ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرانا نیز اظہار معجزات ان کا فرضِ منصبی ہوتا ہے۔

اَنْبِیَاءِ بنی اسرائیل سب کے سب حضرت مُوسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دِیْنُ وَ مِلَّتْ کے عین مطابق دعوت دیتے رہے ان میں سے کسی بھی نبی نے عَلیحِدَہْ ملت یا الگ شریعت کو وضع نہیں کیا ان میں اگر کوئی نبی صاحبِ کتاب (۱) بھی تھا تاہم اس میں احکام و شرائع نہیں تھے بلکہ اس کتاب میں حَقَائِق، مَعَارِفْ یا مَوَاعِظْ وَ نَصَائِحْ تھے ہمارے آقا و مولیٰ سَیِّدُ الوری عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے دَعْوَتْ وَ تَبْلِیغِ شَرِیْعَتِ مُصْطَفَوِیَّہ کا یہ وَظِیفَۂ عَلِیَّہْ وَ عُلْیَاء اور یہ مَنْصَبِ عَالِی اپنی اُمَّتِ خاصّہ کے عُلَمَاء کو عطا فرمایا۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (۲) میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں اس منصب عالی کا تقاضٰی ہے کہ عُلَمَاءْ عَامِلِیْنْ ہوں عُرَفَاءْ ہوں مُتَمَکِّنِیْن ہوں

۱۔ جیسے سَیِّدِنَا دَاوُدْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جن پر زَبُوْرْ شریف نازل ہوئی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ۔

۲۔ وَھُمُ الْمُحَدِّثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ الْاَحَادِیْثَ بِالْاَسَانِیْدِ الْمُتَّصِلَۃِ بِالرَّسُوْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ صفحہ ۵۰ جلد ۲ فتوحات شریفہ و بخاری شریف کِتَابُ العلم صفحہ ۱۶ و ابوداؤد کِتَابُ الْعِلْم صفحہ ۳۱۵ و ابن ماجہ وَالدَّارمی و مسند احمد بن حنبل۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَنَصَرَہٗ۔

شَرِیعَتِ مُصْطَفَوِیَّہ پر اِسْتِقَامَتْ رکھنے والے ہوں خیر کی جَانِبْ دَعْوَتْ دینے والے ہوں مَعْرُوْفْ (۱) وَمُنْکَرْ (۲) کے جاننے والے ہوں کیونکہ عُلَمَآءَ کا اَنْبِیَاءْ کے ساتھ یہی وجہ شِبْہْ ہے ورنہ دَرَجَاتْ وَمَرَاتِبْ میں عَالِمِ غیر نبی کی پہنچ و رسائی اَنْبِیَآءَ کے پایہ تک ممکن نہیں چہ جائیکہ مراتب میں ان کی برابری۔ تفصیل فَوْقُ الذِکر سے یہ روشن ہوا کہ وَلِیّ نَبِیّ اور رَسُوْلِ نبی کے درمیان نُبُوَّۃ کا مقام بَرْزَخْ ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ:

مَقَامُ النُّبُوَّۃِ فِيْ بَرْزَخٍ
دُوْنَ الْوَلِيِّ وَ فَوْقَ الرَّسُوْلِ

یعنی نبوت کا مَقَامْ ایک ایسے برزخ میں ہے جو وَلِی سے کم اور رَسُوْلْ سے بالاتر ہے۔

وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اور آپ پر اَللّٰہُ تَعَالٰی کی خَاصُّ الْخَاصْ رحمت ہو اور اس میں مَزِیْدْ اِضَافَہ ہوتا رہے۔

جب نمازی اس مشاہدہ نبی سے فارغ ہوا تو اب وہ اپنے آپ کو اس بات کا مُسْتَحِقْ پاتا ہے کہ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ (اب ہم اس قابل ہوگئے کہ کہیں) ہم پر سلام رہے اور اللہ تعالیٰ کے صالحین پر سلام (۳) رہے۔

۱۔ معروف ہر وہ اَمْرِ وَاجِبْ یا مَنْدُوْبْ فِی الدِّیْنْ ہے جس کے ساتھ مُؤمِن کو اَللّٰہُ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوجاتا ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ ہر وہ امرِ حرام و مکروہ جس کے کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہو جاتا ہے جس کا کرنے والا گنہ گار ٹھہرایا جاتا ہے جس کا مرتکب بُرا سمجھا جاتا ہے وہ منکر کہلاتا ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۳۔ سَلَامْ کے معنی آئندہ صفحات میں سَیِّدِنَا اَلشَّیْخُ الْاَکْبَرْ مُحْیُ الدِّیْنِ ابْنُ عَرَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کلمات میں واضح ہو جائیں گے اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

صَالِحِیْن جمع ہے صالح کی جس کے معنی ہیں وہ مسلمان جو حُقُوقُ اللّٰہِ اور حُقُوقُ الْعِبَادُ کو صحیح طور پر بغیر کسی نقص و کمی کے انجام دے رہا ہو۔ صالحین وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بشری فناء کے بعد وجود موہوب، وجود حقانی کے ساتھ نواز دیئے ہیں مُسْتَقِیْم فِي الدِّیْن ہیں عالم کی اصلاح، اس کے ضَبْطِ نِظَام اور اس کی تدبیر کی اَنْجَامُ دہی میں مَصْرُوْفِ کار رہتے ہیں سَیِّدُنَا مُحْیِ الدِّیْنِ بْنُ عَرَبِیْ الطَّائِی الشَّیْخُ الاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ آیۂ کریمہ: کُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَقُوْمُوْنَ بِصَلَاحِ الْعَالَمِ وَضَبْطِ نِظَامِہٖ وَتَدْبِیْرِہٖ لِاسْتِقَامَتِھِمْ بِالْوُجُوْدِ الْمَوْھُوْبِ الْحَقَّانِیِّ بَعْدَ فَنَاءِ الْوُجُوْدِ الْبَشَرِیِّ۔ دیکھو جلد ۱، صفحہ ۲۱۲ سورۃ الانعام و جلد ۱، صفحہ ۲۵۰ یعنی وہ جو اِصْلَاحِ عَالَم اور اس کے ضبطِ نِظَام اور اس کی تَدْبِیْر کو اَنْجَامُ دے رہے ہیں اس لئے کہ وہ بعد اس کے کہ بَشَرِیْ وُجُوْد سے فنا ہو چکے بخشے ہوئے حَقَّانِیْ وُجُوْد کے ساتھ استقامت والے ہیں۔

اب یہ مِسْکِیْن اَبُوالْفَتْح مُحَمَّدْ نَصْرُاللہ خَانُ بْنُ الْمَرْحُوْم خُوْش کِیَارْخَان الْخَزُوْتِیْ السَّرْرَوْضَوِیْ بالا مَذْکُوْرَہ تمام مسائلِ حَقَّہ اور عَقَائِدِ رَاجِحَہ کو صُوْفِیَائے صَافِیَہ اور رسیدہ عُلَمَاءِ اَعْلَام کے اِلْہَامِیْ عِبَارَات کے تائیدات و تائیدات میں پیش کر رہا ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

سَیِّدُنَا الشَّیْخ عَبْدُالْحَقِّ الْمُحَدِّثُ الدِّہْلَوِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ الْبَارِیْ الْقَوِیْ، لکھتے ہیں۔ و بعضی از عُرَفَاءُ گفتہ اند کہ این خِطَابِ (اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) بجہت سِرْیَانِ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہْ است در ذَرَائِرِ موجُودَاتْ و اَفْرَادِ مُمْکِنَاتْ پس آنحضرت در ذَوَاتِ مُصَلِّیَانْ مَوْجُوْدُ وْ حَاضِرُ است پس مُصَلِّیْ باید کہ ازین مَعْنِیْ آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نَبُوْدتا بَاَنْوَارِ قُرْبُ وْ اَسْرَارِ معرفت مُتَنَوَّرْ وْ فَائِضْ گردد۔ دیکھو صفحہ ۳۵۷ جلد ۱ اَشِعَۃُ اللَّمْعَاتِ شرح فارسی مِشْکوٰۃ، کِتَاب

الصَّلٰوۃِ بَابُ التَّشَہُّدِ کی فَصلِ اَوّل۔

یعنی بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ (بِالْمُشَافَہَۃ) یہ خطاب رسُول پاک صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ کو اس لئے ہے کہ حَقِیقَتِ مُحَمَّدِیَّہ موجُودات کے تمام ذرّات اور مُمکنات کے تمام افراد میں مَوجُود اور ساری ہے پس وہ حضرت (۱) تمام نمازیوں (۲) کے ذوات میں موجود و حاضر ہیں۔ پس نمازی کو چاہیئے کہ وہ اس معنی (۳) سے باخبر رہے اور اس حضور و شہود سے غافل نہ رہے تاکہ وہ قرب اور معرفت کے اسرار سے متنور اور فیضیاب ہوجائے۔

حضرتِ شیخ کے مذکورہ بالا کلماتِ قدسیہ نے یہ راسخہ عقیدہ دیا کہ حقیقتِ محمّدیہ ہرجا شاہد و مشہود ہے اور آنحضرت صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقت نمازی کی ذات میں بھی حاضر و موجود ہیں فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی اَنَّ تِلْکُمُ الْعَقِیۡدَۃَ الرَّاسِخَۃَ ھِیَ عَقِیْدَتُنَا وَنَحْنُ عَلٰی تِلْکُمُ الْعَقِیْدَۃِ الرَّاسِخَۃِ لَقَائِمُوْنَ۔ علّامہ بدرُالدِّین عینی رحمۃُ اللہ البَارِی نے شرحِ الصحیح البُخاری میں فرمایا۔

وَیَحْتَمِلُ اَنْ یُّقَالَ عَلٰی طَرِیْقَۃِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ اَنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَکُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ (۴) اُذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ فِیْ حَرَمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ

۱۔ جانِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ۔ مِنۡہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

۲۔ جمع جب جمع کی جانب مضاف ہوجائے تو استغراق کا افادہ کرتی ہے اسی لئے ترجمہ میں کلمہ "تمام" اضافہ کردیا گیا۔ مِنۡہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

۳۔ یعنی حضور کی اس شہود و حضور سے۔ مِنۡہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

۴۔ اَیْ بِالْعِبَادَاتِ الْقَوْلِیَّۃِ وَالْفِعْلِیَّۃِ وَالْمَالِیَّۃِ۔ مِنۡہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

فَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنُبِّهُوْا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بِوَاسِطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهٖ فَاِذَا الْتَفَتُوْا فَاِذَا الْحَبِيْبُ فِيْ حَرَمِ الْحَبِيْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ قَائِلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ دیکھو صفحہ ۱۷۰ جلد ۳ عمدۃ القاری شرح الصحیح البخاری المطبوعۃ بمصر یعنی اہل معرفت کے طریقہ پر کہا جاسکتا ہے کہ نمازیوں نے (۱) جب عَالَمِ مَلَکُوْتُ کا دروازہ کھلوانا چاہا تو انھیں اَللّٰہُ تَعَالٰی حَیٌّ لَایَمُوْتُ (۲) کے حَرَمْ سَرَائے میں بَاِجَازَتْ دَاخِلہ مل گیا پس ان کی آنکھیں ان، مُنَاجَات سے ٹھنڈی ہو گئیں پس نمازیوں کو مُتَنَبِّہ کر دیا گیا کہ وہ نِعْمَتِ عُظْمٰی انھیں نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ کے وَسِیْلَۂ جَلِیْلَہْ سے ملی اور انھیں، یہ نعمت عظمٰی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی صحیح پیروی کی برکت سے ملی ہے تو اب جب نمازیوں نے دیکھا تو دیکھ لیا کہ حَبِیْبْ حَبِیْبْ کے حرم خاص میں حاضر ہیں، پس نمازی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں مُتَوَجِّہ ہو کر عرض کرنے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یعنی اے غَیْبْ کی خبر دینے والے آپ پر ہر طرح کا سَلَامْ ہے آپ ہم سے اَمْنْ میں ہیں ہم آپ کے کِرْدَارْ پر کوئی اِعْتِرَاضْ نہیں کرتے، ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلَاقِ کَرِیْمَہْ، اَفْعَالِ حَسَنَہْ اور اِرَادَاتِ پاکیزہ کو عَیْبْ و نَقْصْ سے پاکتر سمجھتے ہیں، ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے اَوَامِرْ و نَوَاہِیْ کو رہنما و رہبر اصول دین و ایمان جانتے اور مانتے ہیں۔

۱۔ قولی، فعلی اور مالی عبادات کے ذریعہ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ جو زندہ ہے جس پر موت طاری نہیں ہو سکتی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ پر اللہُ تعالٰی کی خاص رحمت ہے اس میں ہمیشہ اِضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اس عِبارتِ قدسِیّہ نے بھی وہی زِندہ پائندہ راسِخ عَقِیدَہ دیا ہے کہ جہاں اللہ تعالی کی حضور ہے وہاں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ حاضر ہیں۔

اِمَامُ عَبْدُالوَہَّابُ شَعْرَانِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی کِتابِ مُسْتَطَابْ مِیزَانُ الشَّرِیْعَۃِ الکُبْرٰی مَطْبُوعَۂ مِصْر کی جِلدِ اَوَّل صفحہ ۱۵۴ میں فرماتے ہیں۔

وَسَمِعْتُ سَیِّدِي عَلِیَّا الخَوَّاص رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰي یَقُوْلُ اِنَّمَا اَمَرَ الشَّارِعُ المُصَلِّيَ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام عَلٰي رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ لِیُنَبِّہَ الغَافِلِیْنَ، فِيْ جُلُوْسِهِمْ بَیْنَ یَدَيِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰي شُهُوْدِ نَبِیِّهِمْ (۱) فِي تِلْكَ الحَضْرَۃِ فَاِنَّہٗ لَایُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللہِ تَعَالٰي اَبَدًا فَیُخَاطِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَهَۃً۔ یعنی میں نے اپنے آقا علی الخواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو فرماتے سنا کہ اَللہُ تعالٰی نے نمازی کو تشہد کی حالت میں سَیِّدُالوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر صلوۃ وسلام کہنے کا حکم صِرف اور صِرف اس لئے دیا ہے تاکہ اُن نمازیوں کو جو تَشَہُّد میں اَللہُ تعالٰی کے سامنے غافل بیٹھے ہیں تَنْبِیہ ہو اس بات کی کہ ان کے نبی اللہ تعالی کی حضور حاضر و ناظر ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ اَللہُ تَعَالٰی کی حُضُور سے کبھی جُدا نہیں رہتے پس نمازی، آقا و مولی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ سے بِالْمُشَافِہَۃ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

۱۔ مُفْرَدَاتِ رَاغِبْ میں ہے اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَۃُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَۃِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْبِالْبَصِیْرَۃِ۔ یعنی شہود اور شہادۃ کے معنی ہیں حاضر ہونا جس کے ساتھ مشاہدہ سَر کی آنکھوں کے ساتھ ہو خواہ دِل کی۔ مِنْہُ غَفَرَہُ اللہُ تَعَالٰی۔

پر سلام پیش کرنے کے خطاب کریں گے۔

الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۵ جلد ۲ میں ہے۔ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا الْحِكْمَةُ فِي سَلَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ مَعَ أَنَّهُ آمِنٌ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ إِنَّمَا هُوَ آمَانٌ۔ فَالْجَوَابُ كَمَا قَالَهُ الشَّيْخُ فِي الْبَابِ الثَّالِثِ وَالسَّبْعِيْنَ أَنَّ الْحِكْمَةَ فِي ذٰلِكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هُوَ أَنَّ مَقَامَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُعْطِي الْإِعْتِرَاضَ عَلَيْهِمْ وَلَوْ بِالْبَاطِنِ لِأَمْرِهِمِ النَّاسَ بِمَا يُخَالِفُ أَهْوَآءَهُمْ كَمَا أَنَّ مَقَامَهُمْ يُعْطِي التَّسْلِيْمَ لَهُمْ أَيْضًا فَلِذٰلِكَ شَرَّعَ لَنَا أَنْ نُّسَلِّمَ عَلٰى نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّا نَقُوْلُ لَهُ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي آمَانٍ مِنَّا أَنْ نَعْتَرِضَ عَلَيْكَ فِي شَيْءٍ أَمَرْتَنَا بِهِ أَوْ نَهَيْتَنَا عَنْهُ۔ اِنْتَهٰى۔

یعنی اگر تو نے کہا (سوال کرکے) کہ پس کیا حکمت ہے سلام کہنے میں، ایمان والوں کے،* سَرْکارِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر نماز کے اندر اس سے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اس سے امن میں ہیں کیونکہ سَلَام اَمْن ہی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنَا اَلشَّیْخُ الْاَکْبَرُ مُحْیُ الدِّیْنِ بْنُ عَرَبِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِی الطَّائِیُّ الْاَنْصَارِی، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی کتاب مُسْتَطَاب فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ کے تہتّرویں بَاب میں فرمایا ہے کہ بے شک اس میں حکمت ایمان والوں کے لئے یہ رہی ہے کہ بِلَارَیْبُ وَّارْتِیَابُ اَنْبِیَاءِ کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا مَقَام مُوْمِنِیْن کے لئے ان پر اِعْتِرَاض پیدا کردیتا ہے گو وہ اعتراض ضِمْناً ہو اس کا سبب یہ کہ وہ لوگوں کو ان کی خواہشات کے خلاف حکم دیتے ہیں ایسا ہی جیسا کہ ان کے مقام انہیں (۱) مَقَامِ تَسْلِیْم بھی عَطا (۲)

۱۔ ایمانوں والوں کو۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

۲۔ کہ وہ انہیں اور ان کے اوامر و نواہی کو حق جانتے اور مانتے ہیں اور حق قابل اعراض و اعتراض نہیں ہوتا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

فرمادیتا ہے تو اسی لئے ہمارے لئے یہ شریعت بنا کہ ہم اپنے پاک نبی پر سلام بھیجیں گویا ہم آپ کی جنابْ میں عرض کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ ہی تو ہیں اے اَللہ کے رَسُوۡلْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے اَمْنْ میں اس بات سے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) پر کسی قسم کا اعتراض کریں ہر اس چیز میں جس کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں حکم دیا ہو کرنے کا اور یا آپ نے ہمیں کسی چیز یا کام سے روک دیا ہو۔

خلاصہ اس پاکیزہ عبارت کا یہ رہا کہ ☆ سَیِّدُالْوَرٰی عَلَیۡہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہر عَیبْ وُ نقص سے مُبَرَّا ہیں اور ہم اسی پاکیزہ عَقِیۡدَتْ کے اِظہار پر مَاْمُوۡرْ وُ مَغۡمُوۡرْ ہیں اور رہیں گے۔ اِنۡشَآءَ اللہُ تَعَالٰی ☆☆

حَضۡرَتِ خَاتَمُ فَصِّ الۡوِلَایَۃِ الۡمُحَمَّدِیَّۃِ ابۡنُ عَرَبِیۡ شیخ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ آیہ کریمہ وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللہِ (٦٤ اَلنِّسَاء) کی تفسیر فرماتے ہوئے رَسُوۡلْ وُ نبی میں فرق یوں فرماتے ہیں۔

اَلۡفَرۡقُ بَیۡنَ الرَّسُوۡلِ وَالنَّبِیِّ هُوَ اَنَّ الرِّسَالَۃَ بِاِعۡتِبَارِ تَبۡلِیۡغِ الۡاَحۡکَامِ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ (آیہ ٦٧ اَلۡمَآئِدَۃ) وَالنُّبُوَّۃَ بِاِعۡتِبَارِ الۡاِخۡبَارِ عَنِ الۡمَعَارِفِ وَالۡحَقَائِقِ الَّتِیۡ تَتَعَلَّقُ بِتَفَاصِیۡلِ الصِّفَاتِ وَالۡاَفۡعَالِ فَاِنَّ النُّبُوَّۃَ ظَاهِرُ الۡوِلَایَۃِ الَّتِیۡ هِیَ الۡاِسۡتِغۡرَاقُ فِیۡ عَیۡنِ الۡجَمۡعِ وَالۡفَنَاءُ فِی الذَّاتِ فَعِلۡمُهَا عِلۡمُ تَوۡحِیۡدِ الذَّاتِ وَمَحۡوُ الۡاَفۡعَالِ وَالصِّفَاتِ فَکُلُّ رَسُوۡلٍ نَبِیٌّ وَکُلُّ نَبِیٍّ وَلِیٌّ وَلَیۡسَ کُلُّ وَلِیٍّ نَبِیًّا وَلَا کُلُّ نَبِیٍّ مُرۡسَلًا وَاِنۡ کَانَتۡ رُتۡبَۃُ الۡوِلَایَۃِ اَشۡرَفَ مِنَ النُّبُوَّۃِ وَالنُّبُوَّۃِ مِنَ الرِّسَالَۃِ کَمَا قِیۡلَ۔ مَقَامُ النُّبُوَّۃِ فِیۡ بَرۡزَخٍ، دُوۡنَ الۡوَلِیِّ وَفَوۡقَ الرَّسُوۡلِ۔ دیکھو صفحہ ۱۵۳ تفسیر الشیخ مُحی الدِّیۡن بِنْ عَرَبِیۡ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ وَاَرۡضَاہُ عَنَّا اَلۡجُزۡءُ الۡاَوَّلُ۔

یعنی رسول و نبی میں فرق یہ ہے کہ رسالت میں تبلیغ اَحکام کا اِعتبار رہتا ہے (جیسے اللہ تعالیٰ کا قول) اے رسول پہنچادے اور نبوۃ میں معارِف و حقائق سے اِخبار کا اعتبار رہتا ہے وہی جن کا تعلق صِفاتِ و اَفعال کے تفاصیل سے ہو اور وہ یوں ہے کہ نبوۃ ولایت کے ظاہر کو کہتے ہیں ولایت عَینُ الجمع میں اِستغراق اور فنَافِی الذّات کا نام ہے پس ولایت کا علم توحید ذات اور افعال و صفات میں محو ہو جانے کا ہی علم ہوتا ہے پس جیسا کہ ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا ولی ہونا ضروری ہے (۱)۔ پر اس کا عکس نہیں یعنی نہ تو ہر ہر ولی کا نبی ہونا ضروری ہے نہ ہی ہر نبی کا رسول ہونا ضروری ہے اگرچہ رتبہ ولایتِ نبی نبوتِ نبی سے اشرف ہے اور نبوت رسالت سے اشرف جیسا کہ کہا گیا ہے۔

مقام نبوت ایک برزخ میں ہے جو ولی سے نیچے اور رسول سے اوپر ہے۔ نیز حضرت سَیّدِنَا محی الدّینِ بنُ عَربی رَضی اللہُ تعالیٰ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنّا نے سُورَہ مَریَم کی آیت ۵۱ وَاذکُر فِي الکِتَابِ مُوسٰی اِنّہٗ کَانَ مُخلَصاً وَّکَانَ رَسُولاً نَّبِیّاً (۲) کی تفسیر میں فرمایا

۱۔ اس تقدیر پر رسول نبی سے خاص اور نبی عام ہے پھر نبی ولی سے خاص اور ولی کا مفہوم عام رہا ہے پس نبی و رسول میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے اور نبی و ولی میں بھی عموم و خصوص کی نسبت رہی ہے کہ ولی کا مفہوم نبی و رسول دونوں سے عام ہے اور نبی رسول سے عام پس رسول مُصطَلَح کا مفہوم خَاصُ الخَاص رہا ہے، ولی ہولے پھر نبی ہو گا کہ ولایت کے بغیر نبوت ممکن نہیں نبی ہولے تو رسول مصطلح ہو گا کہ نبوت کے بغیر رسالت مُصطَلَحَہ محال۔ مِنہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

۲۔ اور کتاب موسیٰ کا ذکر کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبر بتانے والا۔ مِنہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

مَقَامُ الرِّسَالَةِ دُوْنَ مَقَامِ النُّبُوَّةِ لِكَوْنِهَا مُبَيِّنَةً لِلْاَحْكَامِ كَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُنَبِّهَةٌ عَلَى الْاَوْضَاعِ كَالصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ فَهِيَ مُتَعَلِّقَةٌ بِبَيَانِ اَحْكَامِ الْمُكَلَّفِيْنَ وَاَمَّا النُّبُوَّةُ فَهِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِنْبَآءِ عَنِ الْمَعَانِي الْغَيْبِيَّةِ كَاَحْوَالِ الْمَعَادِ وَالْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَالْمَعَارِفِ الْاِلٰهِيَّةِ كَتَعْرِيْفِ الصِّفَاتِ وَالْاَسْمَآءِ وَمَايَلِيْقُ بِاللّٰهِ مِنَ التَّحْمِيْدَاتِ وَالتَّمْجِيْدَاتِ وَالْوِلَايَةُ فَوْقَهُمَا جَمِيْعًا لِكَوْنِهَا عِبَارَةٌ عَنِ الْفَنَآءِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اِعْتِبَارِ الْخَلْقِ فَهِيَ اَشْرَفُ الْمَقَامَاتِ لِكَوْنِهَا تَتَقَدَّمُ عَلَيْهِمَا لِاَنَّهَا مَالَمْ تَحْصُلْ اَوَّلًا لَمْ تُمْكِنِ النُّبُوَّةُ وَلَا الرِّسَالَةُ لِكَوْنِهَا مُقَوِّمَةً اِيَّاهُمَا وَلِهٰذَا قُدِّمَ كَوْنُهٗ مُخْلَصًا فِي الْقُرْاٰنِ بِالْفَتْحِ وَاُخِّرَتِ النُّبُوَّةُ عَنِ الرِّسَالَةِ لِكَوْنِهَا اَشْرَفَ وَاَدَلَّ عَلَى الْمَدْحِ وَالتَّعْظِيْمِ مِنْهَا وَلَمْ يُؤَخِّرِ الْوِلَايَةَ عَنْهُمَا بِاِعْتِبَارِ الشَّرَفِ لِاَنَّهَا وَاِنْ كَانَتْ اَشْرَفَ لٰكِنَّهَا بَاطِنَةٌ لَايَعْرِفُ شَرَفَهَا وَفَضْلَهَا اِلَّا الْاَفْرَادُ مِنَ الْعُرَفَآءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَخْصُوْصِيْنَ بِدِقَّةِ النَّظَرِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ فَلَايُفِيْدُ الْمَدْحَ وَالتَّعْظِيْمَ وَلَا الْاِقْتِصَارَ عَلَيْهَا بِقَوْلِهٖ مُخْلَصًا وَاِنْ كَانَتْ اَشْرَفَ لِاَنَّهَا قَدْ تُوْجَدُ بِدُوْنِهِمَا بِخِلَافِ الْعَكْسِ فَلَا يُحْسِنُ وَصْفُهٗ اِلَّا عَلَى هٰذَا التَّرْتِيْبِ۔ دیکھو صفحہ ۸ جلد ۲۔

یعنی رِسالت کا مقام مقامِ نبوت سے کم ہے کیونکہ اس مقام میں رَسُول اَحکام کی تعیین کرتے جیسے حلال و حرام کی، اوضاع احکام کی خبر دیتے ہیں جیسے نماز و روزہ کی پس رِسالت کا تعلق احکامِ مکلفین کے بیان سے ہے۔

رہی نبوت تو اس مقام میں معانِی غَیبِیّہ کی تعبیر ہوتی جیسے مَعاد بَعث (۱)، نشر اور معارِفِ اِلٰہِیّہ جیسے اَسمَآء وَصِفَات یا جو اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان ہو تحمیدات و تمجیدات (۲)

۱۔ مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھنا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ ۲۔ تحمیدات جمع ہے تحمید کی جس کے معنی ہیں اللہ تعالی کا سراہنا تمجیدات کی مفرد ہے تمجید بزرگی بیان کرنا۔ ۱۲ منہ

کی پہچان۔ اور وِلایت ان دونوں (۱) سے بالاتر ہے اس لئے کہ (۲) یہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہوجانے کی صفت ہے اس میں خَلق کا کوئی اِعتِبار نہیں پس وہ مقام سب سے اشرف ہے کہ وہ نُبُوّت و رِسالت، دونوں سے مُقدّم ہوا کرتی ہے جب تک وِلایت نہ ہولے نہ تو نُبُوّت کا اِمکان ہے نہ ہی رِسالت کا، کہ وِلایت رِسالت و نُبُوّت دونوں کے لئے مُقوّم ہے (۳) اسی شرف کی بناء پر "مُخلَصًا" کو قرآن پاک نے دونوں سے مُقدّم ذِکر کیا اور نُبُوّت کو رِسالت سے آخر میں ذِکر کیا (اس تاخیرِ ذکر میں بھی اس کے شَرَف کا لحاظ ہے) کہ نُبُوّت رِسالت سے اَشرَف ہے پس مَدح و تعظیم پر زیادہ اَدَلّ (۴) ہے لیکن وِلایت کو باوجودِ اشرفیت کے آخر میں ذکر نہ کیا وہ اس لئے کہ وِلایت اَمرِ باطِن ہے اس کے شرف و فضیلت صرف عُرَفا مُحقّقین کے خاص خاص اَفراد جانتے ہیں جو دِقّتِ نَظَر کے ساتھ مخصوص ہیں پس "مُخلَصًا" بظاہر مَدح و تعظیم کا اِفادہ نہیں کرتی جیساکہ نُبُوّت کرتی ہے۔ نیز آیت کریمہ میں صرف "مُخلَصًا" کے ذِکر پر اِکتِفا نہیں کیا اگرچہ وہ نُبُوّت و رِسالت دونوں سے اَشرَف ہے۔ عَدمِ اِکتِفا کی وجہ یہ ہے کہ وِلایت نُبُوّت و رِسالت کے بغیر بھی پائی جاتی ہے بخلاف عکس (۵) کے کہ نُبُوّت و رِسالت کا وِلایت کے بغیر پایا جانا، ناممکن و مُحال ہے۔ پس ترتیبِ مَذکور و مَزبور کے ساتھ اس کا وَصف و بیان بہتر رہا۔ تفسیر الشیخ الاکبر المجلد الثانی صفحہ ۸۔ نیز خاتَم نَقشِ الوِلایَۃِ المُحمّدیّۃِ اپنی تفسیرِ مُنیر کے جُزِ دُوُم میں نبی اور رسول کا فرق یوں واضح فرماتے ہیں۔

---

(۱) یعنی رِسالت و نُبُوّت۔ مِنہ (۲) وِلایتِ نبی۔ مِنہ (۳) قولہ مُقوّم ہے حُصُولِ این نِعمَتِ عُظمیٰ (وِلایتِ خاصّہ مُحمّدیّہ) موقوف است بر کمالِ اِتّباعِ شریعتِ او عَلَیہِ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَتَمُّہا وَ مِنَ التَّحِیّاتِ اَکمَلُہا۔ چہ شریعتِ ہر نبی عَلَیہِمُ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسلِیمَاتُ کہ از راہِ نبوت بروی عطا فرمودند مناسبِ وِلایتِ اوست چہ در وِلایت رو بحق است سُبحَانَہٗ بالکُلّیّہ و چون بہ نبوت فرودے آرند ہمان نور فرودے آید و ہمان کمال را با توجہِ خلق جمع می کند و سبب حصولِ کمالاتِ مقامِ نبوت ہم ہمان نور است و لہذا گفتہ اند "وِلایتِ نبی اَفضَل است از نبوتِ او" پس لاجرم شریعتِ ہر پیغمبر مناسبِ وِلایتِ او باشد و اِتّباعِ آن شریعت مستلزمِ وصول است بآن وِلایت۔ صفحہ ۱۷۱ مکتوب ہشتاد و ہفتم دفترِ اوّل مکتوباتِ اِمامِ ربّانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ۱۲ (۴) اس میں مَدحِ رسول ہے یعنی وہ اور ایسا رسول کہ نبی تھے۔ مِنہ (۵) یعنی اس کے برخلاف۔ مِنہ نصرہ اللہ تعالیٰ۔

اَلْفَرْقُ بَيْنَ النَّبِيِّ وَالرَّسُوْلِ اَنَّ النَّبِيَّ هُوَالْوَاصِلُ بِالْفَنَآءِ فِي مَقَامِ الْوِلَايَةِ الرَّاجِعُ بِالْوُجُوْدِ الْمَوْهُوْبِ اِلَي مَقَامِ الْاِسْتِقَامَةِ مُتَحَقِّقًا بِالْحَقِّ عَارِفًا بِهٖ مُتَنَبِّأً عَنْهُ وَعَنْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ اَفْعَالِهٖ وَاَحْكَامِهٖ بِاَمْرِهٖ مَبْعُوْثًا لِلدَّعْوَةِ اِلَيْهِ عَلٰي شَرِيْعَةِ الْمُرْسَلِ الَّذِيْ تَقَدَّمَهٗ غَيْرَ مُشَرِّعٍ لِشَرِيْعَةٍ وَلَا وَاضِعٍ لِحُكْمٍ وَّمِلَّةٍ مُظْهِرًا لِلْمُعْجِزَاتِ مُنْذِرًا وَّمُبَشِّرًا لِلنَّاسِ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اِذْ كُلُّهُمْ كَانُوْا دَاعِيْنَ اِلَي دِيْنِ مُوْسٰي عَلَيْهِ السَّلَامُ غَيْرَ وَاضِعِيْنَ لِمِلَّةٍ وَّشَرِيْعَةٍ وَمَنْ كَانَ ذَا كِتَابٍ كَدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ كِتَابُهٗ حَاوِيًا لِلْمَعَارِفِ وَالْحَقَائِقِ وَالْمَوَاعِظِ وَالنَّصَائِحِ دُوْنَ الْاَحْكَامِ وَالشَّرَائِعِ وَ لِهٰذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَهُمُ الْاَوْلِيَآءُ الْعَارِفُوْنَ الْمُتَمَكِّنُوْنَ وَالرَّسُوْلُ هُوَالَّذِيْ يَكُوْنُ لَهٗ مَعَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَضْعُ شَرِيْعَةٍ وَّتَقْنِيْنٍ فَالنَّبِيُّ مُتَوَسِّطٌ بَيْنَ الْوَلِيِّ وَالرَّسُوْلِ۔ (التفسیر صفحہ ۵۹ سورۃ الحج)

یعنی نبی و رسول میں فرق یہ ہے کہ نبی ہی مقامِ ولایت میں بربنائ فناء واصل اِلی اللہِ ہوتے ہیں وہی وُجُودِ مَوہُوب (۱) سے مقامِ اِستقامت کی طرف رجوع فرماتے ہیں حق کے ساتھ مُتَحقّق ہوتے حق کے عارِف ہوتے ہیں حق سے خبریں دیتے ہیں۔ اس کی ذات سے اور اس کے صفات سے اور اس کے افعال سے اور اس کے احکام سے اسی کے حکم سے حق کی طرف دَعوت دینے کے لئے مَبعُوث ہوتے ہیں ان کی یہ دَعوت اس مُرسَل کی شریعت پر مَبنِیْ ہوتی ہے جو اس نبی سے پہلے آچکے ہیں۔ اس لئے کہ نبی مِنْ حَیثُ ہُوَ نبِیٌّ کسی شریعت کا وَاضِع وَ مُشَرِّع نہیں ہوتے نہ ہی کسی حکم و ملت کے وضع کرنے والے ہوتے ہیں مُعجِزَات کا اِظہَار کرتے ہیں۔ لوگوں کو ڈراتے اور خوشخبریاں، سناتے ہیں۔ جیسا کہ بَنِیْ اِسرَآئِیلْ کے اَنبِیَآءَ رہے تھے کہ کُل کے کُل سَیِّدِنَا

۱۔ فَنَاء کے بَعْدَ اللہ کے دیئے ہوئے وُجُود۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

مُوسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دین کی دعوتیں دیتے رہے نہ کسی نے عَلیحِدَہ مِلَّتْ کو وَضْع کیا نہ ہی کسی شریعت کی تَشْرِیْع کی اور ان میں کوئی صَاحِبِ کِتَابْ بھی تھا جیسا کہ سَیِّدِنَا دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی کِتَابْ (زَبُوْرْ شَرِیْف) تاہم آپ کی کتاب میں مَعَارِفْ وَ حَقَائِقْ اور مَوَاعِظْ وَ نَصَائِحْ تھے نہ تو اس میں اَحکام تھے نہ ہی شَرَائِعْ (یعنی ان کے مَنْصَبِ اَنسبْ دَعْوَتْ شَرِیْعَتِ مُرْسَلْ رہا تھا) اسی مَنْصَبِ اَنسبْ کا اِظْہَارْ سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ اپنی اُمَّتْ کے عُلمَاءُ کے لئے یوں فرماتے ہیں کہ میری اُمَّتْ کے عُلَمَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلْ کے اَنْبِیَاءُ کی طرح ہیں۔ اور وہ ہیں اَوْلِیَا، عُرَفَاءُ، اِسْتِقَامَتْ رکھنے والے دِیْنْ پر ثَابِتْ قَدَمِیْ کے ساتھ جمنے والے۔ اور رسول وہی ہیں جس کے ساتھ مَذْکُوْرَہ تمام صِفَاتْ کے ساتھ ساتھ شَرِیْعَتْ وَضْع کرنا اور تَقْنِیْنِ قَوَانِیْنْ بھی ہو پس نتیجہ یہ رہا کہ نَبِیْ، وَلِیْ اور رَسُوْل میں مُتَوَسِّطْ ہیں۔ (غور سے دیکھئے مفسر کی تفسیر دِلپذِیْر)

مَذْکُوْرَہ تمام اَسْبَاقْ وَبَیَانَاتِ وَاضِحَہ اور بَرَاہِیْنِ سَاطِعَہ نے اَصْلْ وَ مُحَقَّقْ عَقِیْدَہْ رَاجِحَہ یہ دیا کہ سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی کُلّ ہیں جس کے لئے کُلّ ہیں اور آپ کا خَالِقْ کُلُّ الْکُلِّ ہے۔ فَانْظُرِ الْکُلَّ فِي الْکُلِّ تَجِدُ الْکُلَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

هُوَ الْکُلُّ وَلَہُ الْکُلُّ وَاللّٰہُ کُلُّ الْکُلِّ فَکُلُّ صَلٰوۃٍ کُلِّ الْکُلِّ عَلٰی هٰذَا الْکُلِّ الَّذِيْ لَہُ الْکُلُّ وَعَلٰی اٰلِہِ الْمُتَادِّبِیْنَ بِاٰدَابِہِ الَّذِیْنَ هُمْ مَخْزَنُ عِلْمِہٖ وَکِتَابِہِ الْعَزِیْزِ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَصْبَحَ الدِّیْنُ بِهِمْ فِيْ حِرْزٍ حَرِیْزٍ اَللّٰهُمَّ اٰمِیْن بِحَقِّ اَمَانِنَا الْاَمِیْنِ، وَقَدِ اسْتَرَاحَ الْفَقِیْرُ خَادِمُ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔ شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہ خَان بْنُ خُوْش کِیَارْخَانَ بْنِ حَاکِمْ خَان بن شَادِيْ خان السَّرَوْصَوِيُّ مَوْطِنًا اَلْخَرُوْتِيُّ نَسَبًا مِنْ کَمَدِ الْاِنْتِهَاضِ

لِنَقْلِ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَةِ الْمُتَضَمِّنَةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى الْعَقَائِدِ الرَّاسِخَةِ ضَحْوَةَ الثُّلَاثَاءِ عِشْرِيْنَ (۲۰) مِنْ جُمَادَي الثَّانِيَةِ الْمُنْتَظِمِ فِيْ سِلْكِ شُهُوْرِ ۱۴۰۰ھ اَرْبَعِمِائَةٍ وَّاَلْفٍ مِنَ السَّوَادِ اِلَي الْبَيَاضِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ آمِيْنْ۔ بِحَقِّ اَمَانِنَا الْاَمِيْنِ۔ تَمَّتِ الْمُقَدِّمَةُ بِالْخَيْرِ وَتَلِيْهَا الْحِصَّةُ الْاُوْلٰي مِنَ اللَّمْعَاتِ (۱)

(۱) فَلْنُسَلِّمْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا سَلَّمَ بِهٖ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رِضَا خَان قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ مِنَ الْمَنْظُوْم

دُنْیَا، مَزَار، حَشْر جہاں ہیں غَفُوْر ہیں — ہر مَنْزِل اپنے چاند کی مَنْزِل غَفْر کی ہے

سَب بَحْر وَبَرْ سَلَام کو حَاضِر ہیں اَلسَّلَام — تَمْلِیْک انہیں کے نام تو ہر بَحْر وبَرْ کی ہے

سَنْگ وُ شَجَر سَلَام کو حاضر ہیں اَلسَّلَام — (اس) کلمے سے تَر زَبَانْ دَرَخْتْ وُ حَجَر کی ہے

سَب گِرد و فَر سَلَام کو حَاضِر ہیں اَلسَّلَام — ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہر گرد و فر کی ہے

تیری قَضَا خَلِیْفَۂ اَحْکَامِ ذی الجلال — تیری رِضَا خَلِیْفِ قَضَا وُ قَدَرْ کی ہے

فضلِ خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں — اس پر شہادت آیَتْ وُ وَحْیْ وُ اَثَرْ کی ہے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اِطِّلَاعْ — مَوْلٰی کو قَوْل وُ قَائِل وُ ہر خُشْک وُ تَر کی ہے

اُنْ پَرْ کِتَابْ اُتْرِیْ بَیَانًا لِکُلِّ شَیٌ — تَفْصِیْلْ جس میں مَاعَبَرْ وُ مَاغَبَرْ کی ہے

اُنْ کی نُبُوَّتْ اُنْ کی اُبوت ہے سب کو عَامّ — اُمُّ الْبَشَرْ عَرُوْسْ انہیں کے پِسَر کی ہے

ظاہر میں مرے پھول حَقِیْقَتْ میں مرے نَخْل — اس گُلْ کی یاد میں یہ صَدَا اَبُو الْبَشَرْ کی ہے

نُوْرِ اِلٰہی کیا ہے مَحَبَّتْ حَبِیْبْ کی — جِسْ دِلْ میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے — حَاشَا غَلَطْ غَلَطْ یہ ہَوَسْ بے بَصَرْ کی ہے

آ کچھ سنادے عِشْق کے بولوں میں اے رِضَا — مُشْتَاقْ طَبْعْ لَذَّتْ سُوْزِ جِگَرْ کی ہے

شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہ خَانْ نَصَرَہُ اللّٰہ تَعَالٰی
کوٹھی بی-۷۷ بلاک-۸ گلشن اقبال، کراچی پاکستان۔

خُطْبَۃُ النِّکَاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (۱) اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا وَنَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ۔ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (۱ النساء)۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۰۲ ال عمران)۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (۷۱ الاحزاب) رَوَاہُ الْاَرْبَعَۃُ وَالْحَاکِمُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ کُلُّھُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ وَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ

۱۔ اَلْحَمْدُ سے لے کر رَسُوْلُہٗ تک، پھر آیۂ کریمہ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ سے لے کر فَوْزًا عَظِیْمًا تک کا خطبہ، خُطْبۂ نِکَاح ہونے کے ساتھ ساتھ اِمام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک عُقُوْد (بیوع کے آغاز میں بھی سُنَّت ہے)۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَالدَّارِمِيُّ اَيْضًا(۱)۔ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ وَ قَالَ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَطْعِمُوْهُنَّ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُوْنَ وَلَا تَضْرِبُوْهُنَّ وَ لَا تُقَبِّحُوْهُنَّ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ صَفحہ ۲۹۱۔

خُطْبَتُهٗ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

فِيْ

تَزْوِيْجِ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهَا

عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ

سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا خُطْبہ سَیِّدَتِنَا فاطِمَۃُ الزَّہرآء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سَیِّدِنَا عَلی مُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نِکاح کردینے کے وقت میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ النَّافِذِ اَمْرُهٗ فِي سَمَآئِهٖ وَاَرْضِهٖ الَّذِيْ خَلَقَ بِقُدْرَتِهٖ وَاَمَرَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَاَكْرَمَهُمْ نَبِيُّهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰي تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَ اَمْرًا مُفْتَرِضًا وَشَّجَ (ن) بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَكْرَمَ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٌ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا (۵۴ الفرقان) فَاَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰي يَجْرِيْ اِلٰي قَضَآئِهٖ وَ قَضَاءُهٗ

۱۔ اس خُطبۂ عالِیَہ کے کَلِمات شَرِیفہ اَحادِیث شرِیفہ کی کُتُبِ عالِیَہ مثل حاکِم، اَبُوعَوانہ دارِمی وَغیرہ مِنَ السُّنَنِ الْاَرْبَعَةِ اَيْ سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ وَاَبِيْ دَاؤُدَ وَ النَّسَائِيْ وَابْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيِّ میں مَوجُود ہیں۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (ن) وَ اَوْشَجَ۔

يَجْرِي اِلٰى قَدَرِهٖ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِي اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا اَنِّيْ قَدْ زَوَّجْتُهٗ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ اِنْ رَضِيَ عَلِيٌّ بِذٰلِكَ (۱) (ثُمَّ دَعَا (۲) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَبَقٍ مِّنْ بُسْرٍ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَقَالَ انْهَبُوْا فَنَهَبْنَا)

دیکھو رِيَاضُ النَّضْرَةِ وَحِرْزِ ثَمِيْنٍ لِلْحِصْنِ الْحَصِيْنِ الْمَطْبُوْعِ فِيْ اَفْضَلِ الْمَطَابِعِ ۱۲۸۷ صفحہ ۹۵۔

۱۔ بِذٰلِكَ تک خُطبہ ہے اُس کے بعد صحابی راوی ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

۲۔ یعنی پھر سیدُ الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ایک تھالی طلب فرمائی جس میں بُسر یعنی غورہ خرما تھے تو اس کو ہمارے سامنے رکھدیا فرمایا لُوٹ لو تو ہم نے لُوٹ لیا۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونصرہ۔

اَلسَّلَام اَیْ اَحْمَدَت صِہْرُو بَرادر آمدہ — حمزہ سردارِ شہیدان عمِ اکبر آمدہ
جعفرے کو مِی پَرَد صبح و مسا با قدسیان — بانوُ ہم مشتمل بہ بطنِ پاک مادر آمدہ
بنتِ احمد رونقِ کاشانہ و بانوئے تو — گوشت و خونِ تو بکمش شیر و شکر آمدہ
ہر دو ریحانِ نبی گلہائے نوزان گل زمین — بہرہ گل جنت زمینِ باغ برتر آمدہ
حلِ مشکل کُن بدوی من در وقت کشا — اے بنامِ تو مسلّم فتحِ خیبر آمدہ
سینہ ام را مشرقِ بستان کن بنورِ معرفت — اے کہ نام سایہ ات خورشیدِ خاور آمدہ
ناصبی را بغضِ تو سوئے جہنم رہ نمود — رافضی از حُبِّ کاذب در سقر در آمدہ
تشنہ کام خود رضائے خستہ را ہم جرعہ — شکرِ آن نعمت کہ نامت شاہِ کوثر آمدہ

اِمام احمد رضا خان افغانی بریلوی
صفحہ ۵۰ حدائق بخشش حصہ دوم۔

چند دُعائیں

بیماری کے علاج کے ذرائع، دعا، دواء، غذا، آب و ہوا، یا پرہیز ہے۔ دعائیں جو مسنون ہیں وہ مجرب ہیں تو موثر ہیں۔ ان میں سے چند عوام و خواص کے افادہ کی غرض سے لکھی جاتی ہیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

(بے خوابی یا خوف، دہشت و وحشت یا گھبراہٹ کی دعا)

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنَ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

یہی مَروی ہے سَیِّدِنَا جَلِیْلُ الْقَدْرِ صَحَابِی خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْد کے بھائی وَلِیْدِ بْنِ الْوَلِیْدُ سے خاص طور سے بے خوابی کے لئے یہ دعا پڑھیے۔

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَاتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمُ لَاتَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ اَھْدِءْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ۔

یہ حَدِیثِ شَرِیف کے کَلِمَات ہیں جو خاص طور سے سَیِّدِعَالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے مَروِیْ ہیں رَاوِی سَیِّدِنَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ ہیں۔ دیکھو ابن سنی۔

اَلْفَقِیْرُ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ جَلَّ وَ عَلٰی وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ۔شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہ خَانْ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ آمِیْن اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ بِحَقِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰي حَبِيْبِهِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ

سُنُحُ (يُمْنٌ وَ بَرَكَتٌ) سَوَانِح شَيْخِ الْحَدِيْثِ

اَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدُ نَصْرُ اللّٰهِ خَانَ سَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَوْلٰي تَعَالٰي

١ـ إِسْمُهٗ : مُحَمَّدُ نَصْرُ اللّٰهِ خَانُ وَلَقَبَهٗ شَيْخُ الْحَدِيْثِ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ سَرْدَارُ اَحْمَدُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ بِاَبِي الْفَتْحِ وَاَبِي الْمَنْصُوْرِ۔

٢ـ اَبُوْهُ : خُوْشْ كِيَارْ خَانَ الْمُلَقَّبُ بِهُوْشْيَارْ خَانْ كَانَ يَتَّجِرُ فِي رِيُوْا وَ كَدُوْرَا رِيَاسَتَيْنِ مَشْهُوْرَتَيْنِ مِنْ رِيَاسَاتِ الْهِنْدِ كَانَ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي التِّجَارَةِ وَالْاِتِّجَارِ وَكَانَ مَامُوْنًا وَمَقْبُوْلًا فِي اَنْظَارِ النَّوَابِ وَالرُّؤَسَاءِ۔

٣ـ جَدُّهٗ : حَاكِمُ خَانْ كَانَ دِهْقَانًا وَصَاحِبَ ضَيْعَةٍ وَمَالِكَ غَابَاتِ الصَّنُوْبَرِ اَيْ جَلْغُوْزَهْ اَلَّتِي يُقَالُ فِي الْهِنْدِيَّةِ "چِلْغُوْزْ" كَانَ تَاجِرًا فِي رِيَاسَةِ رِيُوْا قَوِيًّا مَامُوْنًا جِدًّا شُجِعًا وَفَارِسًا۔

٤ـ جَدُّاَبِيْهِ : شَادِيْ خَانَ الْمَعْرُوْفُ بِـ شَادَكْ خَانْ كَانَ سَابِقًا فِي الْفُرُوْسِيَّةِ وَالتَّمَوُّلِ۔

٥ـ وَطَنُهٗ : بَلْدَةٌ مَعْمُوْرَةٌ مَمْطُوْرَةٌ وَمُثْلَجَةٌ مَثْلُوْجَةٌ مَعْرُوْفَةٌ بِسَرِرَوْضَةٍ مِنْ مُضَافَاتِ غَزْنِيْ اَوْ غَزْنَيْنِ اَوْ غَزْنَهْ بِمَرْحَلَةٍ مِنْ "مُقُرْ" الْوَطَنِ الْاَصْلِيِّ الْاَبَائِيِّ لِلْاِمَامِ الْهُمَامِ الْهَمْهَامِ اَحْمَدُ رِضَا خَانَ الْاَفْغَانِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ۔

٦۔ قَبِيلَتُهٗ : "خَرُوتِي" نَسَبٌ شَرِيفٌ بِافْغَانِسْتَانَ وَبَطْنُهٗ "سِهْ پَدْرِي" وَ اَمَّا قَبِيلَةُ الْاِمَامِ اَحْمَدُ رِضَا خَانَ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ "بَرِيْج" وَ لُغَتُهُ الْاُمِّيَّةُ۔ فُشْتُو وَهُوَ يَمْهَرُ الْفَارِسِيَّةَ وَالْعَرَبِيَّةَ الْفَصِيحَةَ مَهْرًا وَ مَهَارَةً وَ يَعْرِفُ الْاِنْجِلِيزِيَّةَ بِقَوَاعِدِهَا الصَّرْفِيَّةِ وَالنَّحْوِيَّةِ بِحَيْثُ اَنَّهٗ دَرَّسَ وَعَلَّمَ فِي الْمَرْكَزِ الْاِسْلَامِيِّ الْمَدْرَسَةِ بِكَرَاتْشِي الْمَعْرُوفَةِ فِي الْبِلَادِ الْقَاصِيَةِ وَالدَّانِيَةِ الطُّلَّابَ الَّذِينَ لُغَتُهُمُ الْاُمِّيَّةُ كَانَتْ اِنْجِلِيزِيَّةً بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْاِنْجِلِيزِيَّةِ الْعُلُومَ الدِّينِيَّةَ الْمَذْبُورَةَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْاِنْجِلِيزِيَّةِ وَمُدَّةُ تَعْلِيمِهٖ اِيَّاهُمْ تِلْكَ الْعُلُومَ كَانَتْ اِحْدٰي عَشْرَةَ سَنَةً مُتَسَلْسِلًا بِلَا انْقِطَاعٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

وَهُوَ مَاهِرٌ فِي الْاُرْدُوِيَّةِ وَيَمْهَرُ اَيْضًا بِالْهِنْدِيَّةِ الدَّارِجَةِ فِي دَوَاوِينِ الْهِنْدِ الرَّائِجَةِ فِيهَا فِي هٰذَا الزَّمَانِ يُعَلِّمُ بِهٰذِهِ اللُّغُونِ الْمَذْكُورَةِ كُلِّهَا وَيَتَكَلَّمُ بِهَا بِلَا تَكَلُّفٍ وَّلَا كُلْفَةٍ وَلَا مَشَقَّةٍ يَرْتَجِلُ الْكَلَامَ وَمَا هُوَ مِنَ الْمُتَصَنِّعِينَ (۱) الَّذِينَ يَنْتَحِلُونَ الْكَمَالَاتِ وَيُظْهِرُونَ بِاَنْفُسِهِمْ وَصِفَاتِهَا وَيَدَّعُونَ كَمَالَاتِ الْغَيْرِ لِنَفْسِهٖ۔

"دَرْسُهٗ وَتَعَلُّمُهٗ"

اِنَّهٗ لَمَّا وَدَّعَ الْمَهْدَ وَاَدْرَكَ الصَّلَاحَ اَيْ صَلَاحَ الْعَهْدِ فَقَرَأَ فِي صِبَاهُ الْكُتُبَ الرَّائِجَةَ فِي الْمَدَارِسِ الدَّارِجَةِ فِي فَهَارِسِهَا وَاشْتَهَرَ فِي الطَّلَبَةِ وَالْمُتَعَلِّمِينَ ذَكَائُهٗ وَفِرَاسَتُهٗ وَجَعَلُوا يَقُولُونَ اَصْبَحَ نَصْرُ اللّٰهِ النَّصِيرُ مُفَضَّلًا اَيْ مُوْهِبًا مُعِدًّا قَادِرًا ذَكِيًّا ذَافِرَاسَةٍ۔ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰي رِيَاسَةِ "كَدُورَا" بَاوَنِي سَتِيتْ بَلَدٍ مِّنْ مُضَافَاتِ جَالَوْنَ

۱۔ مستعلیق گو نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

"الهند" وتعلّم هناك الهندية الرائجة في دواوين الهند في هذا الزمان بكتابتها في أسبوع واحد على التقريب ثم ذهب الى ريوا (REWA) عاصمة معروفة من مضافات وبندهيا برديش فقرأ المثنوي للمولى الرومي بشرحه للمولى بحر العلوم ملك العلماء عبد العلي الافغاني الهروي ثم اللكهنوي على القاضي عياض علي خان قدس سره السامي واعطاه سند الفراغ في اثناء خمسة عشر يوما لما رأى ذكائه و فراسته۔

ثم ارتحل الى الٰه آباد مركز يوبي فتفقه على الفقيه الشهير شمس العلماء محمد نظام الدين البلياوي ثم الٰه آبادي و قرء عليه اصول الفقه باتقان واحكم وبرع وكتب المعقول بضبط و احكام فاقبل على التفسير اقبالا كليا حتى حاز فيها قصب السبق ونشاء في تصوف تام و عفاف ونباهة فاستفاد واستفاض من الامام الهمام احمد رضا خان قدس سره السامي فافاض عليه وافاده فيضا وفائدة في الرؤيا اعطاه كراسة واكتبه بسم الله الرحمن الرحيم على منبع الماء الصافي الجاري واشار اليه ان يسير مع ذلك الماء الصافي الجاري و شرع في الجمع والتاليف من وقت طفولته وحينئذ رحل اليه الطلبة من الاطراف والاكناف فقروا عليه الصرف والنحو والمنطق والفلسفة ومن الرياضي الهيئة والهندسة والحساب فالفقه واصول الفقه والمعاني والبديع والبيان فعلم الكلام ومن الادب النظم والنثر فالتفسير و اصوله فالحديث واصوله والفرائض و تاريخ الاسلام و كتبوا عنه وقد تخرج به خلق كثير۔ وكان بالٰه آباد حينما تعلم وقراء الحساب والهندسة وعلم الكلام بمزيد الاتقان على العلامة التقي الذكي شبير احمد

الْغُورِيِّ النَّاظِمِ الْعَامِّ لِإِمْتِحَانَاتِ الْعُلُومِ الشَّرْقِيَّةِ مِنْ إِلٰهْ آباد يُونِيوَرْسِتِيْ فَأَتْقَنَ فِيْ هٰذِهِ الْعُلُوْمِ وَبَرَّعَ فِيْهَا وَأَحْكَمَ وَقَدْ قَرَأَ الْفَرَائِضَ عَلَى الْمُحَامِيِّ الْكَبِيْرِ الشَّهِيْرِ الْحَسِيْبِ النَّسِيْبِ مُحَمَّدْ عَاقِلْ اَيْدْوُكِيْتْ وَقَرَاءَ الْأَدَبَ عَلَى أَخِيْ الْمُحَامِيِّ الْجَلِيْلِ وَبْرُوْفِيْسَرْ الْكَامِلِ الْمَعْرُوْفِ بِرَفِيْقْ أَحْمَدَ الْمُعَلِّمِ بِجَامِعَةِ الٰهٖ آباد (الٰهٖ آباد يُوْنِيْوَرْسِيْتِي) وَهُوَ أَخٌ صَغِيْرٌ لِمُحَمَّدْ عَاقِلِ الْمُحَامِيِّ زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفاً وَ عِزَّةً وَقَالَ لَهُ حِيْنَمَا يَسْمَعُ الْعَرَبِيَّ مِنْهُ لَقَدْ أَصْبَحْتَ فِي الْعِلْمِ شَاهْ سَوَارْ أَيْ فَرَسْتَ فَرَاسَةً وَ فُرُوْسَةً رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَسَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَوْلَىٰ تَعَالَىٰ وَأَوْلَادَهُ وَ زَوْجَهُ اٰمِيْنَ بِحَقِّ الْأَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بِإِلٰهْ آباد أَنَّهُ سَمِعَ الْأَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ عَلَىٰ قَائِلِهَا أَلْفُ أَلْفِ التَّحِيَّةِ مِنَ الْفَقِيْهِ الْمُحَدِّثِ الْمُتْقِنِ الْمُنَاظِرِ مُحَمَّدْ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ الشَّهِيْرِ بِمُجَاهِدِ الْمِلَّةِ فَحَازَ فِيْهِ قَصَبَ السَّبْقِ أَتْقَنَ وَأَحْكَمَ وَلَازَمَ الْأَدَبَ عَلَىٰ شَيْخِهِ شَمْسِ الْعُلَمَاءِ وَمُجَاهِدِ الْمِلَّةِ وَأَعْطَاهُ مُجَاهِدُ الْمِلَّةِ إِجَازَاتٍ مَكْتُوْبَةً عَامَّةً فِي السَّلَاسِلِ الرَّائِجَةِ فِي الْبِلَادِ كُلِّهَا عَامَّةً وَالْقَادِرِيَّةِ السَّنِيَّةِ وَالشَّاذِلِيَّةِ خَاصَّةً فَاسْتَخْلَفَهُ فِيْ تَدْرِيْسِ الْأَحَادِيْثِ وَتَحْدِيْثِهِ وَأَجْلَسَهُ مَكَانَهُ عَلَىٰ مَسْنَدِهٖ فِيْ جَامِعَتِهِ الْجَامِعَةِ الْحَبِيْبِيَّةِ بِإِلٰهْ آباد دَرِيَا آباد لَمَّا سَجَنَهُ الْهُنْدُوْسُ فِيْ سُلْطَانْ فُوْرَ فَدَرَّسَ مَكَانَ شَيْخِهِ مُجَاهِدِ الْمِلَّةِ الصِّحَاحَ وَالسُّنَنَ فَأَجَادَ وَأَسَرَّ وَكَفَاكَ شَاهِدًا لَهُ بِصِفَاتِهِ الْمَذْبُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ عَلَىٰ مَاقُلْنَاهُ فِيْهِ وَذَكَرْنَاهُ مِنْهُ خِطَابُ شَمْسِ الْعُلَمَاءِ شَيْخِهِ الْمَرْسُوْلُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ الْخَيْرِيَّةِ بِسَهْسَرَامْ مِنْ مُضَافَاتِ رُوْهْتَاسْ بِهَارْ الْهِنْدِ

پیر طریقت شمس العلماء

حضرۃ علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ

۷۸۶

۹۲

عزیز از جان سلمہ المنان دعوات وافرہ

تینتیس سال کے بعد تین خطوط آپ کے یکے بعد دیگرے ملے۔ ایک سرام دو الہ آباد کے پتہ پر۔ عزیزم! مرسل کا نام دیکھتے ہی مسرت کی بے پناہ لہروں نے دست و پا، رگ و ریشے میں وہ کیفیت پیدا کردی جس نے "ازجار فتم" سے کہیں بلند و بالا منزل پر پہونچادیا۔ قدوقامت، رفتار و گفتار، عادات و اطوار، لب و لہجہ، انداز بیان، اسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی یہ سب یک لخت مجسمہ بن کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ مولنا نصر اللہ خان سلمہ حسب عادت قدیم میرے روبرو مودبانہ دست بستہ کھڑے ہیں۔

اس وقت مجھے یہ احساس نہیں تھا کہ یہ ۵۶ء ہے یا ۸۹ء آپ کے خط میں خلوص کا وہ مرقع ہے جس کو کچھ اہل علم تو آبدیدہ اور کچھ محو حیرت ہو گئے۔ اتفاق سے وہ زمانہ مرے ایسے لمبے سفر کا تھا جس میں حضرت مجاھد ملت کے عرس کے لئے اڑلیسہ پھر وہاں سے مختلف مقامات پر ہوتا ہوا بریلی شریف منظر اسلام میں بحیثیت ممتحن، ختم بخاری شریف اور سلسلہ دستار بندی میں چھ روز تک قیام کرنا پڑا۔ اور وہاں سے مولنا نورالدین سلمہ جو آج کل مدرسہ عالیہ رام پور میں پرنسپل کے عہدہ پر فائض

ہیں ان کے یہاں رام پور گیا۔ انھوں نے آپ کے خط کی نقل رکھ لی ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی آپ کو خط لکھیں گے۔

عزیزم! طبیعت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ تنفس کا عارضہ اور خون و پیشاب میں شکر کی زیادتی نے اور نڈھال کردیا ہے۔ میرے لختِ جگر! میں بالکل عاصی پر معاصی ہوں۔ صرف آپ جیسے تلامذہ سے امید ہے کہ شاید آپ ہی لوگوں اور بزرگوں کے صدقے میں مجھے سایہ عفو میں ایک گوشہ عطا لائے لہٰذا ہر وقت دعا خیر کرتے رہا کریں۔ گھر میں اور بچوں سے بہت بہت دعا۔ اور جملہ پسران اور دختران کی تعداد اور حالات سے مطلع کریں گے۔

مولنا نورالدین سلمہ نے آپ کا پتہ لے لیا ہے اور مولنا مشتاق احمد سلمہ مفلوج ہو گئے ہیں۔ دو ماہ سے وہ بمبئی میں ہیں۔ میں بھی ۶ فروری کو بمبئی ایک ہفتہ کے لئے اس لئے جارہا ہوں کہ رمضان المبارک میں اگر عمرہ کی کوئی صورت نکل آئے تو آخری دم میں ایک مرتبہ سفر، سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روضہ پر حاضری دے دوں اور بس۔

جس کمپنی سے گفتگو چل رہی ہے غالباً وہ جہاز ۲ اپریل کو پرواز کرے گا۔ اگر صحت نے ساتھ دیا تو حاضری کی انتہائی کوشش کروں گا۔ بمبئی میں مولنا مشتاق سلمہ سے ملاقات ہوگی۔ آپ کا خط لئے جارہا ہوں۔ انھیں دکھادوں گا۔ سنا ہے کہ آپ کے یہاں شرح مرقاۃ خیر آبادی چھپ گئی ہے۔ اگر کسی طرح ممکن ہو تو دو نسخے کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ لانے والے کو قیمت حاضر کردوں گا۔ والسلام

محمد نظام الدین القادری الحسینی

۲ فروری ۱۹۸۹ء مدرسہ خیریہ ضلع روہتاس بہار۔

نوٹ: آپ کے نام نصر اللہ خان کے آخر میں لفظ نظامی بڑھا دیا جاتا تو مسند اور مسند الیہ کے مابین وجود رابطی کا اظہار نمایاں ہوجاتا۔ اگرچہ اب کچھ دشوار معلوم ہوتا ہے۔ انتہی۔

هٰذَا كَانَ خِطَابُ الشَّيْخِ لِتِلْمِيْذِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰي مِيْرَتْهٗ وَقَرَءَ فَوَاتِحَ الرَّحْمُوْتِ شَرْحَ مُسَلَّمِ الثُّبُوْتِ عَلَي الْعَلَّامَةِ الْفَهَّامَةِ الْمَعْرُوْفِ فِيْ بِلَادِ الْهِنْدِ بِصَدْرِ الْمُدَرِّسِيْنَ الشَّيْخِ السَّيِّدِ غُلَامْ جِيْلَانِيْ صَاحِبِ تَصَانِيْفِ الْكَثِيْرَةِ الْمُهِمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا وَ دَرَّسَ مَكَانَهٗ فِيْ مَدْرَسَتِهِ الْكُتُبَ وَعَلَّمَ۔

ثُمَّ جَآءَ اِلٰي بَاكِسْتَانَ وَسَمِعَ الْاَحَادِيْثَ الصِّحَاحَ وَالسُّنَنَ وَ حِصَّةً مِنْ اُصُوْلِ الْفِقْهِ مِنْ شَيْخِهِ الشَّهِيْرِ فِي الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِشَيْخِ الْحَدِيْثِ الْمَوْلٰي مُحَمَّدْ سَرْدَارْ اَحْمَدْ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيْ بِلَائِلْ فُوْرْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْهِ وَيَصِفُهٗ اَنَّ الْمُحَدِّثَ مُحَمَّدْ سَرْدَارْ اَحْمَدْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا كَانَ كَنْزَ الدَّقَائِقِ وَالنَّهْرَ الْفَائِقَ بَلِ الْبَحْرَ الرَّائِقَ الْاَسَدَ الْاَشَدَّ عَلَي الْكُفَّارِ وَالْمُرْتَدِّيْنَ اَشَدَّ فَكَانَ يُلْقِيْهِ مِنْ اَسْرَارِ الْاَحَادِيْثِ وَرُمُوْزِهَا وَاِشَارَاتِهَا وَاَحْكَامِهَا سَبْقًا سَبْقًا فَالْتَقَطَهَا مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰهِ عَلَي الْفَوْرِ وَكَانَ يَجْرِيْ فِيْ مَيْدَانِ كِتَابَتِهَا طَلْقًا طَلْقًا وَ كَانَ الشَّيْخُ مُحَمَّدْ سَرْدَارْ اَحْمَدْ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيْ يُلْقِي الْاَسْرَارَ وَالرُّمُوْزَ وَالْاِشَارَاتِ بِالْاُرْدُوِيَّةِ وَيُتَرْجِمُ الْاَحَادِيْثَ بِالْاُرْدُوِيَّةِ وَلٰكِنْ شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰهِ خَانْ كَانَ يَكْتُبُ كُلَّ مَايُلْقِيْهِ بِالْفَصِيْحَةِ الْبَرِيْعَةِ الْعَرَبِيَّةِ فَلَمَّا فَرَغَ فَاَجَازَهٗ اِجَازَةً تَامَّةً عَامَّةً وَاَعْطَاهُ السَّنَدَ الْاَعْلٰي بِحَيْثُ يَمْتَازُ فِي الْعَصْرِ كُلِّهٖ۔

وَفِيْ هٰذِهِ الرِّحْلَاتِ الْوَاسِعَةِ فِيْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَالْبَنْجَابِ وَالْبَنْجَالِ وَ خُرَاسَانَ تَعَمَّقَ وَسَمِعَ الْكَثِيْرَ فَحَصَّلَ الْاَسَانِيْدَ وَالْاُصُوْلَ فَصَنَّفَ التَّصَانِيْفَ وَحَشّٰي

الْحَوَاشِيَ عَلَى الْكُتُبِ وَوَشَّهَا وَعَنِيَ بِالْأَحَادِيْثِ عِنَايَةً وَلَازَمَ السِّمَاعَ سِنِيْنَ فَنَسَخَ وَانْتَقَى فَقَرَءَ كُتُبَ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ الْجِيْلِيِّ السَّيِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ مُحْيِ الدِّيْنِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَالشَّيْخِ السَّيِّدِ مُحْيِ الدِّيْنِ ابْنِ عَرَبِيْ خَاتَمِ فَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَأَرْضَاهُمَا عَنَّا فَجَعَلَ كُتُبَ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ مِعْيَارًا لِتَدْرِيْسِهِ الْأَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ وَالتَّفْسِيْرَ وَأُصُوْلَهُمَا وَجَعَلَهَا مَحَكًّا لِمَعَانِيْهَا الْمُرَادِيَّةِ وَبِذٰلِكَ طَنَّ بِذِكْرِهِ الْأَمْصَارُ وَضَنَّ بِمِثْلِهِ الْأَعْصَارُ وَكُلَّمَا سُئِلَ فِيْ أَثْنَاءِ تَدْرِيْسِهِ عَنْ فَنٍّ مِنَ الْفُنُوْنِ فَأَجَابَ جَوَابًا شَافِيًا فَظَنَّ السَّامِعُ وَالرَّائِيُّ أَنَّهُ أَتْقَنَ الْفَنَّ وَبَرَّعَ وَأَحْكَمَ۔

(تَدْرِيْسُهُ وَ تَعْلِيْمُهُ الْكُتُبَ الدِّيْنِيَّةَ فِي الْمَدَارِسِ الشَّهِيْرَةِ الْعَلِيَّةِ) وَقَدْ وُلِّيَ شَيْخُ الْحَدِيْثِ أَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰهِ خَانْ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالٰه آباد تَدْرِيْسَ الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ سَبْعَ سَنَوَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ فَأَعَادَ وَأَفَادَ عَائِدَةً وَفَائِدَةً ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ مَدْرَسَةِ إِسْلَامِيْ عَرَبِيْ انْدَرْ كُوْتْ مِيرَتْهُ مُدَّةً ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْجَامِعَةِ الشَّهِيْرَةِ بِلَائِلْ پُوْرْ الْمُسَمَّاةِ بِمَنْظَرِ الْإِسْلَامِ وَ تَدْرِيْسُهُ هُنَاكَ كَانَ مِنَ الصَّبَاحِ إِلَى الْعِشَاءِ السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ وَكَانَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ مُتَوَالِيًا مُتَسَلْسِلًا بِلَا انْقِطَاعٍ وَبِغَيْرِ مَانِعٍ وَلَا دَافِعٍ فَأَعَادَ وَأَفَادَ فَأُرْسِلَ إِلَى پِنْكِيْ مِنْ مُضَافَاتِ مَرْدَانَ وَ وُلِّيَ تَعْلِيْمَ الْجَامِعَةِ الْمُجَدِّدِيَّةِ سَنَةً كَامِلَةً فَوُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْمَدْرَسَةِ مِصْبَاحِ الْعُلُوْمِ بِجَرَانْوَالَه مِنْ مُضَافَاتِ لَائِلْ پُوْرْ سَنَةً كَامِلَةً مِنَ الصَّبَاحِ إِلَى الْمَسَاءِ ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْكُتُبِ الْمُهِمَّةِ سَنَةً كَامِلَةً فِيْ " كُوْنْدَا مُوْرْ " بَنْجَابْ ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْجَامِعَةِ النَّعِيْمِيَّةِ الْوَاقِعَةِ بِكَهْرِي شَاهُوْ لَاهُوْرَ عَاصِمَةِ بَنْجَابْ سَنَةً كَامِلَةً ثُمَّ دُعِيَ إِلَى جَا تُجَامْ بَنْجَالْ أَوْ بَنْغَلَه دِيْشْ فَوُلِّيَ تَعْلِيْمَ

الْأَحَادِيثِ وَالْكُتُبِ الرَّائِجَةِ فِي نِصَابِ بَنْعْلَهْ دِيشْ وَكَانَ عَمِيدَ الْجَامِعَةِ أَيْضًا ثَلٰثَ سِنِينَ مُتَوَالِيَةً ثُمَّ دُعِيَ إِلَى كَرَاتْشِي فَدَرَّسَ الْكُتُبَ الْمُهِمَّةَ فِي الْأَمْجَدِيَّةِ وَعَلَّمَ فَنَظَمَ أَمْرَ الدَّرْسِ وَالتَّدْرِيسِ وَزَادَ فِي نِصَابِ الْكُتُبِ التَّدْرِيسِيَّةِ فَأَحْسَنَ مِعْيَارَهُ وَ مِعْيَارَهَا وَقَامَ بِأُمُورِ الْإِفْتَاءِ أَيْضًا ثَلٰثَ سِنِينَ ثُمَّ وَلِيَ التَّحْدِيثَ فِي مَدْرَسَةِ بِي - اي - سي ايچ سُوسَائتي كَرَاتْشِي سَنَةً كَامِلَةً۔

ثُمَّ وَلِيَ تَعْلِيمَ الْأَحَادِيثِ الشَّرِيفَةِ وَالْفُنُونِ الرَّائِجَةِ فِي الْمَرْكَزِ الْإِسْلَامِيِّ بْلَاكْ بِي بِشَمَالِي نَظم آباد إِحْدٰى عَشْرَةَ سَنَةً كَامِلَةً وَ دَرَّسَ الْأَحَادِيثَ النَّبَوِيَّةَ مِنَ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ بِجَامِعَةِ شَمْسِ الْعُلُومِ سِتَّ سَنَوَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ كَامِلَاتٍ فَكَمَّلَ مُدَّةَ التَّدْرِيسِ وَالنَّظْمِ وَالْإِفْتَاءِ وَالتَّعْلِيمِ مُسَلْسَلًا أَرْبَعِينَ سَنَةً كَامِلَةً رَابِحَةً مُرْبِحَةً وَفِي هٰذِهِ الْأَرْبَعِينِيَّةِ مِنَ الْمُدَّةِ الرَّابِحَةِ الْمُبَارَكَةِ رَحَلَ إِلَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ قَرَؤُا عَلَيْهِ وَ كَتَبُوا عَنْهُ وَاسْتَفَادُوا وَ تَخَرَّجَ بِهِ عُلَمَاءُ كَثِيرُونَ عَامِلُونَ أُولُوا اسْتِقَامَةٍ وَهٰذَا إِنْ كَانَ إِلَّا بَرَكَةُ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيلَيْنِ وَالْإِمَامِ الْهُمَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ عَنَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَحَبِيبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

مولٰنا احمد رضا خاں ڈبل ایم - اے
بی : ۷۷ بلاک-۸ ، گلشنِ اقبال کراچی۔

Phone No. 83210.

THE JAMIAH AHMADIAH SUNNIAH
WEST SHOLASHAHAR.
CHITTAGONG.

Regd. No. 1237/82 of E.P. 1958-59.

Ref. No. ______________ *Date.* 16-12-1968.

This is to certify that Moulana A.F.M. Nasrullah Khan has been serving as Principal Jamiah Ahmadiah Sunniah for the last a few years with entire satisfaction of Managing committee and of the students. He is amiable, intelligent with pleasing manners and presence. He is very learned with tact and sincerity. Under his guidance, the Jamiah has been progressing very satisfactorily. I have no hesitation to say that he will prove himself an asset for any educational institution.

I wish him all success in life.

16. 12. 68

Sd/-Z.A. Chodhury.
President. 16-12-1968.

Seal.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی نَوَّرَ وَجْهَ حَبِیْبِهٖ بِتَجَلِّیَاتِ الْجَمَالِ فَتَلَأْلَأَ مِنْهُ نُوْرًا وَاَبْصَرَ فِیْهِ غَایَاتِ الْکَمَالِ فَفَرِحَ بِهٖ سُرُوْرًا فَصَدَّرَهٗ عَلٰی یَدَیْهِ وَ صَافَاهُ وَ آدَمُ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَذْکُوْرًا وَلَا الْقَلَمُ کَاتِبًا وَلَا اللَّوْحُ مَسْطُوْرًا فَهُوَ مَخْزَنُ کَنْزِ الْوُجُوْدِ وَ مِفْتَاحُ خَزَائِنِ الْجُوْدِ وَ قِبْلَةُ الْوَاجِدِ وَ الْمَوْجُوْدِ وَ صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِی لِسَانُ مَرْتَبَتِهٖ یَقُوْلُ ←

(اَلْقَصِیْدَةُ التَّائِیَّةُ الْفَارِضِیَّةُ)

وَ اِنِّی وَ اِنْ کُنْتُ ابْنَ آدَمَ صُوْرَةً — فَلِی فِیْهِ مَعْنًی شَاهِدٌ بِاُبُوَّتِی

گرچه بصورت از ولادِ آدمم — از وی بمرتبه بهمه حال برترم

چون بنگرم در آینه عکسِ جمالِ خویش — گردد همه جهان بحقیقت مصورم

خورشیدِ آسمانِ ظهورم عجب مدار — ذراتِ کائنات اگر گشت مظهرم

ارواحِ قدس چیست نمودارِ معنیم — اشباحِ انس چیست نگهدارِ پیکرم

(اَلْقَصِیْدَةُ التَّائِیَّةُ الْفَارِضِیَّةُ)

وَ مِنْ مَطْلَعِی النُّوْرُ الْبَسِیْطُ کَلَمْعَةٍ — وَ مِنْ مَشْرَعِی الْبَحْرُ الْمُحِیْطُ کَقَطْرَةٍ

بحرِ محیط رشحهٔ (ے) از فیضِ فائضم — نورِ بسیط لمعهٔ از نورِ زاهرم

از عرش تا بفرش همه ذره بود — در نورِ آفتابِ ضمیرم منورم

روشن شود ز روشنیِ ذاتِ من جهان — گر پردهٔ صفاتِ خود از هم فرو درم

آبی که زنده گشت ازو خضرِ جاودان — آن آب چیست قطرهٔ از حوضِ کوثرم

و آن دم کزو مسیح همی مرده زنده کرد — یک نفخه بود از نفسِ روح پرورم

فی الجمله مظهرِ همه اسماست ذاتِ من — بل اسمِ اعظمم بحقیقت چو بنگرم

اَشِعَّةُ اللَّمَعَاتِ لِلْجَامِیْ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِی

صفحہ ۲۷ تا ۳۰ ایرانی چھاپ

تمہیدِ مہید اور بُنیادی مُقدّمہ عیدِ میلادُالنّبی ﷺ کے اَبنیہ و مبانی کی نویدِ مجید

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ مُنَزِّلِ الحِکَمِ عَلٰی قُلُوبِ الکَلِمِ بِأحَدِیّۃِ الطَّرِیقِ الأُمَمِ مِنَ المَقدَمِ الأَقدَمِ وَ اِنِ اختَلَفَتِ المِلَلُ وَالنِّحَلُ لِاختِلَافِ الأُمَمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُمِدِّ الھِمَمِ مِن خَزَائِنِ الجُودِ وَ الکَرَمِ بِالقِیلِ الأَقوَمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحبِہٖ وَ سَلَّمَ اَمَّا بَعدُ آنکہ اِمَامِ ہُمَامُ (۱) اَعلٰی حضرتْ عظیمُ البرکۃ احمد رضا خان افغانی مُقرِّی ثم البریلوی قدّس سرّہٗ السّامی مَلِکُ الکلامُ ہیں اور مُسلَّمہ یہ مقولہ زَبانْ زدِ خاص و عامّ ہے کہ کلامُ الملُوکِ مُلوکُ الکلام (بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے) تو ظاہر و باہر ہے کہ کلامِ اِمامِ ہُمامُ مَلِکُ الکلامُ ہیں اِمام احمد رضا خان افغانی مُقرِّی قدّس سرّہُ السّامی نے سیّدِ دُوسرا عَلَیہِ التَّحِیّۃ وَالثَّناءَ کے اَخلاقِ عظیمہ اور بلند مرتبہ نعُوتِ نُعتَۃ (۲) کو اپنے کلامِ بلاغت نظام کی سِلک و لڑی میں اس طور پر پرودیا ہے کہ جامعیّتِ مَعانی، اجمالِ جمالُ اور اِغلاقْ کے لحاظ سے تفہیمُ و اِفہامِ اَفہام کے لیے حَلّ طلب، تشریح خواہ اور خواہانِ تسہیل رہا ہے۔ چونکہ بُنیادی مُقدّمہ عیدِ میلادالنبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم سیّدِ دُوسرا عَلَیہِ التّحیّۃ و الثَّناءَ کے اَخلاقِ کریمہ اور بلند مرتبہ نعُوتِ نُعتَۃ کے پرتوِ جمالْ کے اِراءَۃ (دکھا دینے) کے لئے صاف شفّاف اور صَالح آئینہ بھی ہے اور اُن کے بیانْ کے لئے زبانِ بیانْ بھی

۱۔ ہُمام۔ بادشاہ، بزرگ ہمت ۱۲ (۲) نُعتَۃ۔ یقال عبدک نُعتَۃُ او امتک نُعتَۃ بندہ یا کنیز تو نہایت بلند مرتبہ است ۱۲

اِس لئے یہی بُنیادیِ مُقدّمۂ عِیدِ مِیلادُ النّبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِمامِ مُلکُ الکلام کے کلامِ بلاغت نِظام کے فہم و افہام کے لئے اَز بس کافِی و شافِی رہا ہے اور اس کے اِغلاقِ کلام کے لئے کُنجی بھی۔ اور اسی بُنیادِی مُقدّمۂ عِیدِ مِیلادُ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کے مَذکورہ قُرآنی آیاتِ بیّنہ اور اَحادیثِ نبویّہ عَلیٰ قائِلِہَا اَلفُ اَلفِ التَّحِیّۃ سے اِمام ہُمام مُلکُ الکلام کے اَربعۂ مُنتخلہ (۱) حَلِّ طَلَب، مُغلَق و مُجمَل منظومۂ اَشعارِ شعور بار مُستفاد ہیں اور اس بُنیادِی مُقدّمۂ عِیدِ مِیلادُ النّبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ میں مَذکورہ عَناوِین و مَضامِین اِمامِ مُلکُ الکلام کے منتخلہ اَشعارِ کمالِ شِعار کے مَبانِی و مَعانِی پر مُنطَبِق ہیں اور مَعانِی و مَبانِی نیز اُن کے آثار و اِظہارِ اَسرار پر دونوں باہم مُوافِق بھی ہیں و اَزرُوئے اِطباق (۲) و اِنطِباق (۳) و بَلحاظِ وِفاق (۴) و اِتّفاق وہ مُنتخلہ منظومۂ اَشعار ترتیب وار یوں فیض بار ہیں:

تُم سے کُھلا بابِ جُود تُم سے ہے سب کا وُجود	تُم سے ہے سب کی بقا تُم پہ کروروں درود
تُم سے خُدا کا ظُہور اُس سے تمہارا ظُہور	لِم ہے یہ وہ اِن ہُوا تم پہ کروروں درود
مَظہرِ حق ہو تمہیں مُظہرِ حق ہو تمہیں	تُم میں ہے ظاہِر خُدا تُم پہ کروروں درود
طَیبہ کے ماہِ تمام جُملۂ رُسُل کے اِمام	نَوشۂ (۵) مُلکِ خُدا تُم پہ کروروں درود
تُم ہو جَواد و کریم تم ہو رؤف رحیم	بھیک ہو داتا عطا تُم پہ کروروں درود
نافِع و دافِع ہو تُم شافِع و رافِع ہو تُم	تُم سے بس افزوں خُدا تُم پہ کروروں درود
تُم سے جہاں کا نِظام تُم پہ کروروں سلام	تُم پہ کروروں ثنا تُم پہ کروروں درود
خَلق کے حاکِم ہو تُم رِزق کے قاسِم ہو تُم	تُم سے مِلا جو مِلا تُم پہ کروروں درود

---

(۱) مُنتخلہ۔ بیختہ شدہ و بہتر را گزیدہ شدہ۔ (۲) اِطباق۔ اِجماع کردن و پوشانیدن ۱۲
(۳) اِنطِباق۔ موافق و برابر شدن ۱۲ (۴) وِفاق۔ یکتاب ساز داری کردن ۱۲۔ (۵) نَوشہ بالفتح نوجوان و نَوداماد را نیز گویند و بالضم و واو مجہول خوش و خرّم ۱۲ نصر اللہ نصرہ اللہ

گیسُو و قد لام الف کردو بلا مُنصَرِف — لا کے تہِ تیغ لا تُم پہ کروروں درود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سرورا تُم پہ کروروں درود
کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ تُم پہ کروروں درود
کام غضب کے کیے اُس پہ ہے سرکار سے — بندوں کو چشمِ رضا تُم پہ کروروں درود
آنکھ عطا کیجئے اُس میں ضیاء دیجئے — جلوہ قریب آگیا تُم پہ کروروں درود
اُس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تُم پہ کروروں درود
کام وہ لے لیجئے تُم کو جو راضی کرے — ٹھیک ہو نامِ رضا تُم پہ کروروں درود

(صفحہ ۱۲ - ۱۶ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا:

زمین و زمان، تمہارے لیے مکین و مکان، تمہارے لیے
چنین و چنان، تمہارے لیے بنے دو جہان، تمہارے لیے
دہن میں زبان، تمہارے لیے بدن میں ہے جان، تمہارے لیے
ہم آئے یہاں، تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں، تمہارے لیے
فرشتے خدم، (۱) رسولِ حشم، (۲) تمامِ اُمم، غلامِ کرم
وجود و عدم، حدوث و قدم، جہاں میں عیاں تمہارے لیے
کلیم و نجی، مسیح و صفی، خلیل و رضی، رسول و نبی
عتیق و وصی، غنی و علی، ثنا کی زبان تمہارے لیے

---

(۱) خدم بمعنی خادم چاکر و پیشکش و خدمتگار ۱۲
(۲) حشم درود احد و جمع یکسان است۔ ۱۲ نصر اللہ نصرہ اللہ تعالیٰ

اصالت کل، امامت کل، سیادت کل، امارت کل

حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک، تمہاری مہک

زمین و فلک، سماک و سمک، میں سکہ نشاں تمہارے لیے

وہ کنز نہاں، یہ نور فشاں، وہ کن سے عیاں، یہ بزم فکاں

یہ ہر تن و جاں، یہ باغ جناں، یہ سارا سماں تمہارے لیے

ظہور نہاں، قیام جہاں، رکوع مہاں، سجود شہاں

نیازیں یہاں، نمازیں وہاں، یہ کس کے لیے ہاں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر، یہ شام و سحر، یہ برگ و شجر، یہ باغ و ثمر

یہ تیغ و سپر، یہ تاج و کمر، یہ حکم رواں تمہارے لیے

یہ فیض دیے، وہ جود کیے، کہ نام لیے زمانہ جیے

جہاں نے لیے تمہارے دیے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

سحاب کرم، روانہ کیے کہ آب نعم، زمانہ پیے

جو رکھتے تھے ہم، وہ چاک سیے، یہ ستر(۱) بداں تمہارے لیے

ثنا کا نشاں، وہ نور فشاں کہ مہر(۲) وشاں (۳) بآں ہمہ شاں

بسایہ کشاں، مواکب شاں، یہ نام و نشاں تمہارے لیے

عطاء ارب، (۴) جلائے کرب، (۵) فیوض عجب، بغیر طلب

یہ رحمت رب ہے کس کے سبب، برب جہاں، تمہارے لیے

---

(۱) ستر (ن) بالفتح پوشیدن و باز داشتن از سوال و بالکسر پردہ ستور و استار جمع ۱۲۔ (۲) مہر بالکسر بزرگ و سردار قوم ۱۲۔ (۳) وشاں جمع وش خوب و خوش ۱۲۔ (۴) ارب بالکسر و بای موحدہ بمعنی حاجت ۱۲۔ (۵) کرب بے آرام و اندوگین شدن ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

ذنوب فنا، عیوب ہبا (۱) قلوب صفا، خطوب روا

یہ خوب عطا، کروب زدا، پئے دل و جان تمہارے لیے

نہ جن و بشر، کہ آٹھ پہر، ملائکہ در پہ بستہ کمر

نہ جبہ و سر، کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کناں تمہارے لیے

نہ روح امیں، نہ عرش بریں، نہ لوح مبیں، کوئی بھی کہیں

خبر ہی نہیں، جو رمزیں کھلیں ازل کی نہاں تمہارے لیے

جناں میں چمن، چمن میں سمن، (۲) سمن میں پھبن، (۳) پھبن میں دلہن

سزائے محن، پہ ایسے منن، یہ امن و اماں تمہارے لیے

کمال مہاں، (۴) جلال شہاں، جمال حساں، میں تم ہو عیاں

کہ سارے جہاں بروز (۵) فکاں، ظل آئینہ ساں (۶) تمہارے لیے

یہ طور کجا، سپہر تو کیا، کہ عرش علا بھی دور رہا

جہت سے وراء (۷) وصال ملا، یہ رفعت (۸) شان تمہارے لیے

خلیل و نجی، مسیح و صفی، سبھی سے کہی، کہیں بھی بنی

یہ بے خبری، کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لیے

بفور صدا، سماں (۹) یہ بندھا، یہ سدرہ اٹھا، وہ عرش جھکا

صفوف سما نے سجدہ کیا، ہوئی جو اذاں تمہارے لیے

---

(۱) ہبا - غبار - گرد و ہوا کہ از روزن در آفتاب پیدا شود ۱۲۔ (۲) سمن - بفتحتین گلے است سفید و خوشبو ۱۲ نصر اللہ (۳) پھبن - تناسب و آرائش (۴) مہاں - سرداران ۱۲۔ (۵) بروز (ن) بر آمدن بسوئے فضا و نمایان شدن ۱۲ (۶) ساں - طرز و روش، نظیر و مانند ۱۲۔ (۷) وراء - بفتح و مد پس و عقب (۸) رفعت - بالکسر بلندی ۱۲ - (۹) سماں - کیفیت - تحویت - منہ نصرہ اللہ و نصرہ

یہ مرحمتیں، کہ کچی مَتیں، (۱) نہ چھوڑیں لَتیں، (۲) نہ اپنی گتیں (۳)
قُصور (۴) کریں، اور ان سے بھریں، قُصور (۵) جناں تمہارے لیے

فنا بدرت، بقا بیرت، زہے دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت، کہ دونوں کمان تمہارے لیے

اشارے سے چاند، چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب و تواں تمہارے لیے

صبا وہ چلے، کہ باغ پھلے، وہ پھول کھلے، کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے، ثنا میں کھلے رضا کی زبان تمہارے لیے

اور فرمایا: (صفحہ ۵۲ تا ۵۵ حصہ دوم حدائق بخشش)

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

حرمان نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان، جاں میں جانِ تجلّی (۶) کہوں تجھے

تیرے تو وصف، عیب تناہی سے ہے بری
حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

بے داغ لالہ، یا قمرِ بے کلف (۷) کہوں
بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبح وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

---

(۱) مَت۔ عقل و دانش ۱۲۔ (۲) لت۔ عادتِ بد (۳) گت۔ رفتار۔ ۱۲ (۴) قصور۔ بالفتح (ن) یقال قصر عن الامر قصورا باز ایستاد از کار و فرو ماند و عاجز گردید و قصر علی الامر قصرا بر گردانید او را بر کار ۱۲۔ (۵) قصور جمع قصر است بالفتح خانہ و قلعہ ۱۲۔
(۶) تجلّی۔ فارسیان تجلّی را تجلّا میخوانند گویای ماقبل مکسور را الف خواندن خلاف قاعدہ عربی است لیکن این تصرف نوعی از تفریس است کہ تمنی را تمنا و تماشی را تماشا میخوانند ۱۲۔ (۷) کلف۔ بفتحتین داغہاے تیرہ کہ بر رخسارہ بعضی مردم پدید آید
۱۲ منہ نصرہ اللہ و نصرہ

اور فرمایا!

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا
شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود
عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رأی مقصدِ ما طغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت (۱) پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت (۲) پہ لاکھوں سلام

---

(۱) خلوت - بالفتح است نہ بالکسر خالی شدن ۱۲۔ (۲) جلوت بالفتح ظاہر کردن و نمودن خود را بمردم و این ضدِ خلوت است ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نصرہ تعالیٰ۔

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کی قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صفحہ ۲۸ تا ۴۷ حصہ دوم حدائق بخشش

اور فرمایا!

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا

یہی ہے اصلِ عالم مادہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا

اِدھر اُمت کی حسرت (۱) پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا

بڑھیں اس درجہ موجیں کثرتِ افضال (۲) والا کی
کنارہ مل گیا اُس نہر سے دریائے وحدت کا

ہوئے کمخوابیٔ ہجراں میں ساتوں پردے کمخوابی (۳)
تصور خوب باندھا آنکھوں نے استارِ (۴) تربت کا

یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پاؤں حضرت کا

یہاں چھڑکا نمک واں مرہمِ کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت (۵) کا

---

(۱) حسرت۔ دریغ و پشیمانی ۱۲ (۲) اِفضال۔ افزون آمدن و افزونی نمودن در حسب و متعدی بعلیٰ بمعنی نیکوئی کردن بصلہ بعلیٰ و افزون اوردن از چیزی و متعدی بعلیٰ ۱۲ (۳) کمخواب۔ بافتح چشم باریک کہ آنرا بہندی رونوا گویند ۱۲ (۴) استار۔ جمع ستر پردہ ۱۲۔ (۵) ملاحت و ملوحہ بغیر تشدید نمکین و خوب روی شدن و بتشدید نمکدانی۔ نمکسان ۱۲۔ ابوالفتح محمد نصر اللہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نصرہ تعالیٰ۔

الٰہی منتظر ہوں وہ خرام (۱) ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

رضائے خستہ (۲) جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن انکی رحمت کا

(صفحہ ۱۲-۱۳ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

جہاں کی خاکروبی نے چمن آرا کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اول ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربارِ عالی کنزِ آمال و امانی ہے

درودیں صورتِ ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں
برستا امتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

تعالی اللہ استغنا ترے در کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فر و شوکتِ صاحب قرانی (۳) ہے

وہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کر عطرِ صندل (۴) کی زمینِ رحمت کی کھانی (۵) ہے

---

(۱) خرام - بکسر اول رفتار نرم باناز ۱۲ـ (۲) خستہ - رنجیدہ، زخمی (۳) صاحب قرآن - لقب امیر تیمور است کہ بادشاہ شش اقلیم بودہ است۔ وکسیکہ وقت ولادت او زہرہ و مشتری را قرآن باشد آنرا نیز صاحب قران گویند ۱۲ـ (۴) صندل - چندن، ایک قسم خوشبو ۱۲ـ (۵) کھانی - تلوں یا سرسوں کی وہ مقدار جو ایک بار کولھو میں پیلنے کے لئے ڈالی جائے۔ کھانی کر - کولھو چلانا - تیل نکالنا۔ ۱۲ـ رضی نصرہ اللہ و نضرہ

یہ سر ہو اور وہ خاکِ در وہ خاکِ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی (۱) ہے
(صفحہ ۸۲ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

انہیں کی بو مایۂ سمن (۲) ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

تری جلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلالِ ہر مرگ و زندگی کا
حیاتِ جاں کا رکاب میں ہے مماتِ اعداء کا ڈاب (۳) میں ہے

سیاہ لباسانِ دارِ دنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلیٰ
ہر ایک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض ان کی جناب میں ہے

وہ گل ہیں لبہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوزِ جگر سے جاں تک ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچا لو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امنڈ (۴) کے کالی گھٹائیں (۵) آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

---

(۱) ٹھانی - پختہ ارادہ مصمم ارادہ ۱۲ - (۲) سمن گلیست سفید و خوشبو ۱۲ (۳) ڈاب - دوال - شمشیر پرتلا ۱۲ - (۴) امنڈنا - جوش پر آنا - (۵) گھٹائیں - ابر محیط و گرد و اگھٹائیں میگویند ۱۲ - منہ نصرہ اللہ

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

اور فرمایا! (صفحہ ۸۰-۸۱ حصہ اول حدائق بخشش)

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر (۱) ہے وہی پاٹ (۲) ہے وہی دھار (۳) ہے
یہ سمن (۴) یہ سوسن (۵) و یاسمن (۶) یہ بنفشہ (۷) سنبل و نسترن (۸)
گل و سرو لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے
یہ صبا سنک (۹) وہ کلی چٹک یہ زبان چہک (۱۰) لب جو چھلک
یہ مہک (۱۱) جھلک یہ چمک دمک (۱۲) سب اسی کے دم کی بہار ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہی جان ہے جان سے ہے بقا وہی بن (۱۳) ہے بن سے ہی بار ہے
وہ انھیں چمک کی تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
دل و جان کو بخشیں تسلیاں ترا نور بارد و حار ہے
ترے دین پاک کی وہ ضیاء (۱۴) کہ چمک اٹھی رہ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے
کوئی جان بس کے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

---

(۱) لہر- موج دریا- جزر و مد- جوار بھاٹا ۱۲- (۲) پاٹ- چوڑائی، چکی کا پتھر ۱۲- (۳) دھار- پانی کا بہاؤ ۱۲- (۴) سمن- گلیست سفید و خوشبو ۱۲- (۵) سوسن- گل آسمان گون و سفید- سفید را آزاد و کبود را ابرسا گویند ۱۲- (۶) یاسمن- یاسمن و یاسمین و یاسمون و یاسم گلے است- خوشبو دو قسم اند سفید و زرد و کبود آزا چنبیلی گویند ۱۲- (۷) بنفشہ- چنبیلی (۸) نسترن- گلیست خوشبو دار نسرین و سیوتی نیز نام دارد (۹) سنک- (ع) راہہائے روشن و بالفتح سنک جنون ۱۲- (۱۰) چہک- خوش الحانی ۱۲- (۱۱) مہک- خوشبو ۱۲- (۱۲) دمک- درخشندگی- (۱۳) بن- بیخ درخت و پایان ہر چیز- (۱۴) ضیاء- بالکسر روشنی آفتاب، ضیاء از نور قوی است و نور از سنا قوی تر است ۱۲- منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

وہی نذرِ شہ میں زرِ نکو، جو ہو اُن کے عشق میں زرد رو
گلِ خلد اُس سے ہو رنگ جو، یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

وہی آنکھ اُن کا جو منہ تکے، وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لیے جھکے، وہی دل جو اُن پہ نثار ہے

نظر اِک چمن سے دوچار ہے، نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گل کی بہار ہے، کہ بہار بلبلِ زار ہے

یہ ادب جھکالو سر وِلا، کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گلِ تر محمدِ مصطفیٰ، چمن اُن کا پاک دیار ہے

یہ ادب کہ بلبلِ بے نوا، کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روا، نہ چھلکتی (۱) نہروں کی دھار ہے

نہ دلِ بشر ہی فگار ہے، کہ ملک بھی اُس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے، جسے دیکھو اُس کا ہزار (۲) ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو، نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اُس پہ تپاں نہ ہو، نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر، کہ تپاں ہیں خوبوں کے دل جگر
نہیں چاک جیبِ گل و سحر، کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

---

(۱) چھلکنا۔ نیچے گرنا ۱۲۔

(۲) ہزار۔ بمعنی عاشق، بلبل، عندلیب۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نصرہ۔

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے، نہ جگہ ہے جوششِ حسن سے
نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک (۱) پلک کی تو خار (۲) ہے

جسے تیرے صفِ نعال سے، ملے دو نوالے نوال سے
وہ بنا کہ اس کے اگال سے، بھری سلطنت کا ادھار (۳) ہے

رسل و ملک پہ درود ہو، وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دکھا تو دو، جو شفیع روزِ شمار ہے

نہ حجاب چرخ و مسیح پر، نہ کلیم و طورِ نہاں مگر
جو گیا ہے عرش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تری تجلی کو دل نشیں، کہ جھلک رہے ہیں فلک زمیں
ترے صدقے میرے مہِ مبیں، مری رات کیوں ابھی تار ہے

مری ظلمتیں ہیں ستم مگر، ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر
اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شبِ داج (۴) ابھی تو نہار ہے

گنہِ رضا کا حساب کیا، وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا
مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

(صفحہ ۵۵ تا ۵۷ حصہ دوم حدائقِ بخشش)

---

(۱) جھپک - (مونث) حیا پلکوں کا۔ کھلنا اور بند ہونا ۱۲۔

(۲) خار ہونا، ناگوار گزرنا (۳) ادھار (مذکر) خوراک ۱۲ منہ نصرہ اللہ۔ (۴) داج - لفظ فارسی است بمعنی تاریک و تاریکی است و بسیار تاریک را نیز می گویند یقال لیل دجوجی یعنی شب بسیار تاریک و بعیر دجوجی و ناقہ دجوجیۃ سخت سیاہ ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نصرہ۔

اور فرمایا!

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں، ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابشِ مہر سے رہے پیشِ مہر یہ جاں (۱) نہیں

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب، ہے انہیں سے سب، ہے انہیں کا سب
نہیں اُن کی مِلک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیِ (۲) دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ "وہ" ہاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئ نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہدو یاس و امید سے، وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن (۳) ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

---

(۱) جاں (ہ) پہچان۔ واقفیت۔ آگہی ۱۲

(۲) امانی۔ جمع اُمنیّہ بالضم وشد الیاء آرزو۔ قولہ تعالیٰ اِلّا اَمانیّ۔ البقرہ ۷۸ تمنی آرزو بر آوردن ۱۲۔

(۳) سخن بفتحتین و بضم اول و فتح ثانی و بفتح اول و ضم ثانی بہر سہ وجہ درست است و سخون بفتح اول و ضم ثانی نیز بمعنی سخن و کلام آمدہ ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے (۱) فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں (۲) نہیں

ترا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں (۳) نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کرے مصطفی کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

(صفحہ ۴۷-۴۸ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

جس کے جلوے سے احد ہے تاباں، معدن نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دل سنگیں کی جلاء کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

تو ہے وہ بادشاہ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آن
تیرے مولی سے شہ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا (۴)
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

---

(۱) لچے - جھکے ۱۲ (۲) سماں - مزا، کیفیت ۱۲ (۳) چماں - بفتح بناز خراماں و برفتار از سبب ناز بہر سو میل کنندہ ۱۲ (۴) چرچا - (۵) تذکرہ ۱۲ - ابوالفتح وابو منصور محمد نصر اللہ خان الشرزوضوی نصرہ اللہ القوی ۱۲

تو ہے خورشید (۱) رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس والضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم، جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

اے بلا بےخردیِ کفار، رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اس کو درکار بے زباں بول اٹھا کرتے ہیں

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شتران ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

آستین رحمت عالم الٹے کمر پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پر ارماں پھر کر ان کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رخ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

---

(۱) خورشید۔ بکسر شین ویای معروف فصیح است ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونضرہ

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب، منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جان بے تاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں، ان کے در پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو (۱) لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ درد رضا کرتے ہیں

(صفحہ ۴۹-۵۱ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

ملک خاص کبریا ہو — مالک ہر ما سوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو — عقل عالم سے ورا ہو
کنز مکتوم ازل میں — در مکنون خدا ہو
سب سے اول سب سے آخر — ابتدا ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی • تم — اصل مقصود ہدیٰ (۲) ہو
پاک کرنے کو وضو تھے — تم نماز جانفزا ہو
سب بشارت (۳) کی اذان تھے — تم اذان کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے — تم مؤخر مبتدا ہو
قرب حق کی منزلیں تھے — تم سفر کا منتہا ہو
قبل ذکر اضمار کیا • جب — رتبہ سابق آپ کا ہو
طور موسیٰ چرخ عیسیٰ — کیا مساوی دنیٰ ہو
سب جہت کے دائرے میں — شش جہت سے تم ورا (۴) ہو

---

(۱) لو۔ شوق۔ تصور بندھا ہے یا امید بندھی ہے۔ ۱۲ (۲) ھدیٰ۔ بضم الہاء وفتح الدال ۱۲۔ (۳) بشارۃ۔ مثلثہ مژدہ ولا تکون مطلقۃ الا بالخیر وانما تکون بالشر اذا کانت مقیدۃ بہ ۱۲۔ بشارۃ بالضم۔ تراشۂ پوست و بالکسر والضم مزدگانی و بالفتح خوب روی وجمال و کلکانہ از اعلام است ۱۲۔ (۴) ورء۔ وراء۔ کسماء مثلثۃ الآخر مبنیۃ۔ پس و پیش از اضداد است و مونث آید۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ۔

سب مکاں لامکاں میں — تن بے جاں تم جانِ صفا ہو
سب تمہارے در کے رستے — ایک تم راہِ خدا ہو
سب تمہارے آگے شافع — تم حضورِ کبریا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی — بارگہ تک تم رسا ہو
وہ کلس (۱) روضے کا چمکا — سر جھکاؤ کج کُلاہو
وہ درِ دولت پہ آئے — جھولیاں پھیلاؤ شاہو
مصطفیٰ خیر الوریٰ ہو — سرور ہر دو سرا ہو
اپنے اچھوں کا تصدق — ہم بدوں کو بھی نباہو (۲)
کس کے پھر ہو کر رہیں ہم — گر تمہیں ہم کو نہ چاہو
بد ہنسیں، تم ان کی خاطر — رات بھر رُوؤ کراہو
بد کریں ہر دم برائی — تم کہو ان کا بھلا ہو
ہم وہی ناشستہ رو ہیں — تم وہی بحرِ عطا ہو
ہم وہی شایانِ رد ہیں — تم وہی شانِ سخا ہو
ہم وہی بے شرم بد ہیں — تم وہی کانِ حیا ہو
ہم وہی ننگِ جفا ہیں — تم وہی جانِ وفا ہو
ہم وہی قابل سزا کے — تم وہی رحمِ خدا ہو
چرخ بدلے دہر بدلے — تم بدلنے سے وراء ہو
اب ہمیں ہوں سہو حاشا — ایسی بھولوں سے جدا ہو
حق درودیں تم پہ بھیجے — تم مدام اس کو سراہو
وہ عطا دے تم عطا گو — وہ وہی چاہے جو چاہو
بر تو او باشند تو بر ما — تا ابد یہ سلسلہ ہو
کیوں رضا مشکل سے ڈریے — جب نبی مشکل کشا ہو

(صفحہ ۴۷-۵۰ حصہ دوم حدائق بخشش)

---

(۱) بالکسرِ آہک و آہک آمیختہ بکاستر و آنرا صاروج نیز گویند ۱۲ (۲) نباہو۔ کامل کردو ۱۲۔

اور فرمایا

راہِ عرفان سے جو ہم، نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہے مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلماں گرچہ ناقص، ہی سہی اے کاملو
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں

غنچے مَا اَوحیٰ کے جو، چٹکے دنیٰ کے باغ میں
بلبلِ سدرہ تک ان کے بُو سے بھی محرم نہیں

اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم، اس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

پنجۂ مہرِ عرب ہے، جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ایسا امی کس لئے، منت کش استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَاْ رَبُّکَ الْاَکْرَم نہیں ؟

اوس مہرِ حشر پر، پڑجائے پیاسو تو سہی
اس گلِ خنداں کا رونا گریۂ شبنم نہیں

ہے انہیں کے دم قدم سے، باغِ عالم کی بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہوں عالم نہیں

سایۂ دیوار خاکِ، در ہو یارب اور رضا
خواہشِ دیہیم (۱) قیصر شوقِ تختِ جم نہیں

(صفحہ ۲۶-۲۷ حصہ اول حدائق بخشش)

---

(۱) دیہیم - بالفتح و یای دوم معروف بمعنی تاج۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ القوی

اور فرمایا:

رخ دن ہے یا مہرِ سما، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشکِ ختا (۱) یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں، واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدِ الٰہ، اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا، قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر، یا حسنِ توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو (ن) میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا، فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رضا، یا طوطیٔ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(صفحہ ۲۹ حصہ اول حدائق بخشش)

---

(۱) ختن - بالضم معرفہ شہرے است بباب الابواب و خطا بفتح و بدون ہمزہ نام شہریست مابین ترکستان و چین و توران ۱۲ محمد نصر اللہ الافغانی نصرہ اللہ القوی۔

اور فرمایا :

پھر کے گلی گلی تباہ، ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصتِ قافلہ کا شور، غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو، پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو، چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حضور کی قسم، غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہے قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی، پھیل پڑے فقیر بھی
چھائی ہے اب تو چھاونی، (۱) حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دلفگار، (۲) غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ (۳) کے گل کو نوبہار، خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں، یا وہی دام سے چھڑائیں
منتِ غیر کیوں اٹھائیں، کوئی ترس (۴) جتائے (۵) کیوں

ان کے جلال کا اثر، دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ (۶) زخم پر، داغِ جگر مٹائے کیوں

---

(۱) چھاونی - چھاؤں کرنے کی چیز، کھپریل ۱۲۔ (۲) دلفگار - عاشق و مجروح و جراحت۔ ۱۲
(۳) چھیڑ - گدگدی، ٹھٹھہ، کالف، نشتر زنی ۱۲۔ (۴) ترس - رحم ۱۲۔ (۵) جتائے - جتانا - فہمائش واشارہ کردن ۱۲۔ (۶) لوٹ - (۵) عاشق ۱۲۔ نصر اللہ نصرہ اللہ۔

خوش رہے گل سے عندلیب، خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا (۱) بھی ذکر پر، پھول کے، خار کھائے کیوں
گردِ ملال اگر دھلے، دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں
جانِ سفر نصیب کو، کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو، شام سے موت آئے کیوں
اب تو نہ روک اے غنی، عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی، لقمۂ تر کھلائے کیوں
راہِ نبی میں کیا کمی، فرشِ بیاضِ (۲) دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملگجی (۳) زیرِ قدم بچھائے کیوں
سنگِ درِ حضور سے، ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں
ہے تو رضا نرا ستم، جرم پہ گر لجائیں (۴) ہم
کوئی بجائے (۵) سوزِ غم، سازِ (۶) طرب (۷) بجائے کیوں
(صفحہ ۳۹ تا ۴۱ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا:

پوچھتے کیا ہو عرش پر، یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں، کوئی بتائے کیا کہ یوں

---

(۱) بلا - بلوہ ۱۲ (۲) بیاض - شیر و سفیدی ۱۲۔ (۳) ملگجی - ملگجا - غبار آلود ۱۲۔
(۴) لجانا - لاج کی تصغیر - شرم و حیا ۱۲۔ (۵) بجائے - بجائے اول بجانا سے ہے اور بجائے ثانی فارسی ہے ۱۲۔ (۶) ساز - سامان و اسباب و چیزکہ مطربان نوازند مثل دف و چنگ و ستار ۱۲۔ (۷) طرب - محرکہ، شادمانی و اندوہ از لغات اضداد است جنبش و میل بسوئے چیزے والفضل من سمع ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ

قصرِ دنیٰ کے راز میں، عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روحِ قدس سے پوچھئے، تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوۂ اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نورِ مہر میں، مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوقِ بے خودی، دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی، گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغِ عشق، پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے سن کے شقِ ماہ، آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح، مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک، ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکرِ وصل تھا، ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے، خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاسِ شرع، دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اسے پیش جلوۂ زمزمۂ (۱) رضا کہ یوں

(صفحہ ۲۸ تا ۲۹ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا:

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ

ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اغثنی یارسول اللہ

شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یارسول اللہ

---

(۱) زمزمہ - بفتح ہر دو زای معجمہ نغمہ و ترنم باشد کہ باہستگی سرایند ۱۲ - منہ نصرہ اللہ القوی۔

زفتم راہ بینایان، فتادم در چہ عصیان — بیا اے خلق رحمانم، اغثنی یارسول اللہ
گنہ بر سر بلا بارد، دلم درد ہوا دارد — کہ داند جز تو درمانم، اغثنی یارسول اللہ
اگر رانی و گر خوانی، غلامم انت سلطانی — دگر چیزے نمیدانم، اغثنی یارسول اللہ
بکہف رحمتم پرور، ز قطمیرم (۱) منہ کمتر — سگ درگاہ سلطانم، اغثنی یارسول اللہ
گنہ در جانم آتش زد، قیامت شعلہ می خیزد — مدد اے آب حیوانم، اغثنی یارسول اللہ
چو مرگم نخل جان سوزد، بہارم را خزان سوزد — نہ ریزد برگ ایمانم، اغثنی یارسول اللہ
چو محشر فتنہ انگیزد، بلائے بے امان خیزد — بجویم از تو درمانم، اغثنی یارسول اللہ
پدر را نفرتے آید، پسر را وحشت افزاید — تو گیری زیر دامانم، اغثنی یارسول اللہ
عزیزان گشتہ دور از من، ہمہ یاران نفور از من — درین وحشت ترا خوانم، اغثنی یارسول اللہ
گدائے آمد اے سلطان، بامید کرم نالان — تہی دامان مگردانم، اغثنی یارسول اللہ
اگر میرانیم از در، بجز بنما درے دیگر — کجا نالم کرا خوانم، اغثنی یارسول اللہ
گرفتارم رہائی دہ، شکستہ مومیائی[ع‍ه] دہ — شکستم رنج سامانم، اغثنی یارسول اللہ
رضایت سائل بے پر، توئی سلطان لا تنہر — ثنا بہرے ازین خوانم، اغثنی یارسول اللہ

(صفحہ ۶۲-۶۳ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور یوں فرمایا!

یا خدا بہر جناب مصطفیٰ امداد کن — یا رسول اللہ از بہر خدا امداد کن
یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین — یا امان الخائفین یا ملتجی امداد کن
نیرا نور الہدیٰ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ — اے رخت آئینۂ ذات خدا امداد کن
یا مفیض الجود یا سر الوجود اے نخل جود — اے بہار ابتداء و انتہا امداد کن
یا طبیب الروح یا طیب الفتوح اے بے فتوح — مظہر سبوح پاک از عیبہا امداد کن
حرز من لا حرز لہ یا کنز من لا کنز لہ — عز من لا عز لہ یا مرتجیٰ امداد کن

(۱) قطمیر بالکسر نام سگ اصحاب کہف است و معنایش پوست باریک تخم خرما ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونضرہ

ع‍ه مومیائی نام قریہ است از مضافات فارس و قریب آن در کوہ تالابی است بعد از سال دران چشمہ جوش مے آید بر کنارش دسومتی مانند موم منجمد میگردد و مردمان حاکم آنجا بران چشمہ متعین اند دسومت را میگیرند و آنرا بان قریہ نسبت کردہ مومیائی نامند برای اصلاح ۳ شکستگی بر عضو ہر دم بکار برند ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونضرہ

اے ثروت (۱) بے ثروتان اے قوت بے قوتان — اے پناہ بیکسان اے غمزدا (۲) امداد کن
اے مغیث (۳) اے غوث (۴) اے غیث اے غیاث تشنگان — اے غنی اے مغنی اے صاحب حیا امداد کن
نعمت بے منتہا اے رحمت بے منتہے — رحمتا بے زحمتا عین عطا امداد کن
اے گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک — وے فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن
اے عطاپاش اے خطاپوش اے عفوکیش اے کریم — اے سراپا رافت رب العلی امداد کن
اے بہین (۵) عطرے ز اعلی جونہ (۶) عطار قدس — اے مہین (۷) درے ز درج (۸) اصطفی امداد کن
اے کہ عالم جملہ داندت کم عیب و قصور — سرور بے نقص شاہ بے خطا امداد کن
بندہ مولی و مولائے تمامی بندگان — اے ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن
اے علیم اے عالم اے علام اعلم اے حکم — علم تو مغنی ز عرض مدعا امداد کن
اے برای ہر دل مغشوش و چشم پر غبار — خاک کویت کیمیا (۹) و توتیا (۱۰) امداد کن
اے بدست تو عنان کن مکن (۱۱) من لا یمکن — وے بحکمت عرش و ما تحت الثری (۱۲) امداد کن
جان جان جان جہان، جان جہان را جان جان — بلکہ جانہا خاک نعلینت شہا امداد کن
من علیہا فان آقا آنچہ بر روی زمین است — در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن
کل شیء ہالک الا وجہ اے آنکہ خلق — در تو مستہلک، تو در ذات خدا امداد کن

---

(۱) ثروت - بالفتح بسیاری مال و مہتری ۱۲۔ (۲) غمزدا - زدا، یا از زدن است و زاید از بیست و پنج معنی دارد و یا از زدای است بکسر اول بروزن فزای بمعنی پاکیزہ و صاف کنندہ بشرط ترکیب اسم است و یا از زدودن است بضمتین زنگ از چیزی دور کردن و صاف و روشن کردن آئینہ و تیغ وغیرہ ۱۲۔ (۳) مغیث - اغاثہ فریاد رسیدن و غیاث بالکسر اسم فیہ صارت الواو یاء للکسرۃ ما قبلہا ۱۲۔ (۴) غوث - فریاد رس قال الفراء اجاب اللہ غوثہ ولم یات فی الاصوات شئ بالفتح غیرہ وانما یاتی بالضم مثل بکاء ودعاء او بالکسر مثل نداء وصیاح ۱۲۔ (۵) بہی - بکسرتین بمعنی نکوئی و بہتری و صحت و ترقی دولت و تندرستی مرکب از بہ و یای مصدری بہین - بہتر ۱۲۔ (۶) جونہ - بالضم و واو عطر دان و طبلہ عطار ۱۲۔ (۷) مہین - بکسرتین و یا و نون در فارسی بمعنی بزرگتر ۱۲۔ (۸) درج - بالضم صندوقچہ و طبلہ کہ پیرایہ و جواہر در آن نہند ۱۲۔ (۹) کیمیا - مس را زر سرخ کردن ۱۲۔ (۱۰) توتیا - مس کشتہ و سرمہ ۱۲۔ (۱۱) کن مکن - بمعنی امر و نہی کہ حکومت عبارت از آلست ۱۲۔ (۱۲) تحت الثری - ثری - بفتح اول و ثانی خاک نمناک و زیر زمین ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالی۔

سہل کارے باشدت تسہیلِ ہر مشکل ازاں کہ ہرچہ خواہی میکند فوراً ترا امداد کن

وارہاں از "من" مرا بے "من" بسوئے خود خوان مرا

مدعا بخشا ولے بے مدعا امداد کن

(صفحہ ۳۹-۴۰ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور اپنی مثنوی ردِّ امثالیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

مصطفیٰ نورِ جنابِ امرِ کن — آفتابِ برجِ علمِ من لدن
معدنِ اسرارِ علام الغیوب — برزخِ بحرینِ امکان و وجوب
بادشاہِ عرشیان و فرشیان — جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکان
راحتِ دل قامتِ زیبائے او — ہر دو عالم والہ و شیدائے او
جانِ اسماعیل بر رویش فدا — از دعا گویانِ خلیلِ مجتبیٰ
گشت موسیٰ در طویٰ جویانِ او — ہست عیسیٰ از ہوا (۱) خواہانِ او
بندگانش حور و غلمان و ملک — چاکرانش سبز پوشانِ فلک
مہرِ (۲) تابانِ علومِ لم یزل — بحرِ مکنوناتِ (۳) اسرارِ ازل
ذرہ زان مہر بر موسیٰ دمید — گفت من با اسم تعلم اندر فرید
رشحہ زان بحر بر خضر اوستاد — تا کلیم اللہ راشد اوستاد
پس درآ زین قدرِ شاہِ انبیاء — لیک مجبورم زِ فہمِ اغبیاء
وصفِ او از قدرتِ انسان ورا است — حاش للہ اینہمہ تفہیم راست

مصطفیٰ مہریست تابان بالیقین — منتشر نورش بہ طبقاتِ زمین
مستنیر از تابشِ یک آفتاب — عالمے واللہ اعلم بالصواب
گرچہ یک باشد خود آن مہرے سنی — احولانش ہفت بیند از کجی

---

(۱) ہوا - محبت ۱۲ - (۲) مہر - سورج - شمس - آفتاب (۳) مکنونات - پوشیدہ

دو همی بینند یک را احولان — الامان زین هفت بینان الامان
چشم کج کرده چو بینی ماه را — ز احولی بینی دو آن یکتاه را
گوئی از حیرت عجب امریست این — خواجه دو شد ماه روشن چیست این
راست گردی چشم شد رنج حجاب — یک نماید ماه تابان یک جواب
راست کن چشم خود از بهر خدای — هفت بینی کم باش ای هرزه ولای (۱)
ای برادر دست در احمد بزن — بر یکی نقش بد دیگر مکن
رو تشبث کن بذیل مصطفی — احولی بگداز سوگند خدا
در دو عالم نیست مثل آن نگاه را — در فضیلتها و در قرب خدا
ماسوای الله نیست مثلش از یکی — برتر است از وی خدای مقتدی
انبیاء سابقین ای محتشم — شمعها بودند در لیل و ظلم
در میان ظلمت و ظلم و عتو — مستنیر از نور هر یک قوم او
آفتاب طلعتش شد بلند — مهر آمد شمعها خامش شدند

نور حق از شرق بیمثلی بتافت — عالمی از تابش او کام یافت
دفعة برخاست اندر مدح او — از زبانها شور لامثل له
چشمها بودند این ربانیان — مزرع دل بهره یاب از فیض شان
ابر آمد کشتها سیراب کرد — کشتهای خشک را شاداب کرد
حق فرستاد این سحاب باصفا — که یطهرنا و یذهب رجسکا
بارش او رحمت رب العلی — شور رعدش رحمة منا اتا
رحمتش عام است بهر همگنان — لیک فضلش خاص بهر مؤمنان
چون بجز بینیش را منحرف — که شوی از بحر فیضش منحرف
نیست فضلش بهر قوم بی ادب — یخطف ابصارهم برق الغضب
چون بہ بینند آن سحاب ایشان ز دور — عارض ممطر (۲) بگویند از غرور

(۱) ہرزہ ولای - بیہودہ گو چراکہ لائیدن بمعنی گفتن است۔ ۱۲
(۲) فلما رأوہ عارضا الآیة ۲۴ الاحقاف ۱۲ ـ [illegible] اللہ

۴۶

بل هو ما استعجلوا رجزی عظیم ‌ ‌ ‌ ارسلت ریح بتعذیب الیم

فیض شد با غیظ گرم اختلاط ‌ ‌ ‌ حبذا ابرے عجب خوش ارتباط

خرمنے (۱) کش سوخت برق غیظ او ‌ ‌ ‌ گفت قرآن استقر مثوی (۲) له

مزرعے کش آب داد آن بحر جود ‌ ‌ ‌ حق به تنزیل مبینش وصفش نمود

مثل کزرع اخرج الشطأ (۳) الی ‌ ‌ ‌ ازر فاستغلظ ثم استوی

یعجب الزراع کالماء المعین ‌ ‌ ‌ کے یغیظ الکافرین الظالمین

ابر نیسان ست این ابر کرم ‌ ‌ ‌ در رخشان آفرین در تکریم

قطرہ گز وی چکید اندر صدف ‌ ‌ ‌ گوہر رخشندہ شد با صد شرف

بحر ذاخر شرع پاک مصطفی ‌ ‌ ‌ وان صدف عرش خلافت اے فتا

قطرہ ہا آن چار بزم آرائے او ‌ ‌ ‌ زانکہ او کل بود وشان اجزائے او

برنمائے ان گل زیبا بدند ‌ ‌ ‌ رنگ و بوئے احمدی می داشتند

قصد کارے کرد آن شاہ جواد ‌ ‌ ‌ ہر یکے رائی لہ گویان ستاد

جنبش ابرو نہ تکلیف کلام ‌ ‌ ‌ خود بود این کار آخر والسلام

آن عتیق اللہ امام المتقین ‌ ‌ ‌ بود قلب خاشع سلطان دین

وان عمر حق گو زبان آن جناب ‌ ‌ ‌ ینطق الحق علیہ والصواب

بود عثمان شرمگین چشم نبی ‌ ‌ ‌ تیغ زن دست جواد او علی

بیعت گر دست نبی شیر خدا ‌ ‌ ‌ چون ید اللہ (۴) نام آمد مر اورا

دست احمد عین دست ذوالجلال ‌ ‌ ‌ آمد اندر بیعتے و اندر قتال

سنگریزہ می زند دست جناب ‌ ‌ ‌ ما رمیت اذ رمیت آید خطاب

وصف اہل بیت آمد اے رشید ‌ ‌ ‌ فوق ایدیہم ید اللہ (۴) المجید

---

(۱) خرمنے - خرمن بالکسر تودۂ غلہ مالیدہ و باکاہ آمیختہ یا تودۂ غلہ صاف و بالفتح انبارِ خوشہ و درخت و غلہ کہ ہنوزش از پای گاوان مالیدہ و شکستہ ساشد ۱۲ ـ (۲) مثوی لہ - ۲۹ النحل و آیت ۶۸ سورۃ العنکبوت و آیت ۳۲ سورۃ الزمر ۱۲ (۳) قولہ الشطأ - دیکھو آیت ۲۹ سورۃ الفتح ۴۸-۱۲ (۴) قولہ ید اللہ - یا ید اللہ دیکھو صفحہ ۴۱ جلد ۲ فتوحات مکیہ ۱۲ ـ مـہ نصر اللہ

شرح این معنی برون از آگهی ست | پا نهادن اندرین ره بیرهی ست
تا ابد گر شرح این مفصل (ل) کنم | عجز تحریر هیچ بود حاصلم
الغرض مثل محمد آن عالی جناب | سایه سان معدوم پیش آفتاب
متفق بر وی همه اسلامیان | سنیان و بدعیان مستشان
روز محشر چون خطاب آید ز عرش | ای لطیفان فلک مسکان فرش
هیچ بی بینید در ارض و سما | مثل و شبه بهر ما مصطفی
یک زبان گویند نی نی ای کریم | کس عدیلش نیست بالله العظیم

اب آپ سن لیں امام احمد رضا خان افغانی کا فغانِ جانِ غمگین بر آستانِ والا تمکین اسد الله المرتضی کرم الله وجهه الاسنی امداد کن

مرتضی شیر خدا مرحب (۱) کشا خیبر کشا | سرورا لشکر کشا مشکل کشا امداد کن
حیدرا اژدر (۲) درا (۳) ضرغام (۴) بازل (۵) منظرا | تیر عرفان را درا (۶) روشن درا امداد کن
ضیغما (۷) غیظ و غما زیغ و فتن را راغما | پهلوان حق امیر لافتی امداد کن
ای خدا را تیغ و ای اعدای احمد را سپر | یا علی یا بوالحسن یا بوالعلی امداد کن
یا ید الله یا قوی یا زور بازوی نبی | من ز پا افتاده ام ای دست خدا امداد کن
ای نگار راز دار قصر الله انتجی (۸) | ای بهار لاله زار انما امداد کن
ای تنت را جامه پر زر جلوه باری عبا (۹) | ای سرت را تاج گوهر هل اتی امداد کن
ای رخت را غازه تطهیر و اذهاب نجس | ای لبت را مایه فضل القضا امداد کن
ای حیات و حرز ایمن ز شمس و زمهریر | ای ترا فردوس مشتاق لقا امداد کن
ای بحضرت روز حسرت رو بحضرت جان بسوز | محشر اینت نصرت بیک نصرت ترا امداد کن

---

(۱) مَرْحَب - بالفتح و حای مهمله مفتوح فراخ شدن و جای فراخ و فراخ سالی و مرحب کجعفر از اعلام است نام شخصی که در حصر موت بود ۱۲ـ (۲) اژدر - مار بزرگ، اژدها ۱۲ـ (۳) درا - جرس ۱۲ـ (۴) ضرغام - بالکسر شیر و بالفتح غلط است ۱۲ـ (۵) بازل - تراویدن - بول ۱۲ـ (۶) دُرّ - بضم دال و فتح و تشدید حوی و بسکون لیه درّه ۱۲ـ (۷) ضیغما - بفتحهما گزیدن ضغم و ضغامه بالضم گزیده و انداخته ضیغم گزیده و شیر - (۸) انتجی - راز گفتن - یقال ما انتجیته ولکن الله انتجاه گزیدن کسی را برای راز ای الله امرنی ان اناجیه والحدیث مروی عن سیدنا جابر رضی الله عنه انظر صفحه ۶۶۶ - اشعة اللمعات ترجمه مشکوٰة ج ۴ کتاب الفتن مناقب سیدنا علی رضی الله تعالی عنه فصل ۲ـ (۹) عبا - عبا (ن) ع ب و - روشن گردیدن ۱۲ـ منه نصره الله و نصرهم

یا طلیق الوجہ فی یوم عبوس قمطریر — یا بہیج القلب فی یوم الاسیٰ امداد کن
ای وفا ہم رجہم امنت زشر مستطیر — مجرمم مجوم از کفر وفا امداد کن
ای تنت در راہ مولیٰ خاک وجانت عرش پاک — بو تراب ای خاکیان را پیشوا امداد کن
ای شب ہجرت بجائے مصطفیٰ بر رخت خواب — ای دم شدت فدائے مصطفیٰ امداد کن
ای عدوی کفر ونصب ورفض وتفضیل وخروج — ای علو سنت وزین ہدیٰ امداد کن
شمع بزم وتیغ رزم وکوہ عزم وکان حزم — ای گدا وای فزون تر از ندا امداد کن

(صفحہ ۴۰-۴۱ حصہ دوم حدائق بخشش)

اوریوں فرمایا!

نفیر دل تعتگان کرب وبلا بر در حسین سید شہداء
علیٰ جدہ وعلیہ الصلاۃ والثناء

یا شہید کربلا یا دافع کرب وبلا — گلرخا شہزادہ گلگون قبا (۱) امداد کن
ای حسین ای مصطفیٰ را راحت جان نور عین — راحت جان نور عینم دہ بیا امداد کن
ای زحسن خلق وحسن خلق احمد نسخہ — سینہ تا پا شکل محبوب خدا امداد کن
جان حسن ایمان محسن ای کان حسن ای شان حسن — ای جمالت لمع (۲) شمع من رای امداد کن
جان زہرا (۳) وشہید زہر را زور وظہیر — زہرت (۴) از بار تسلیم ورضا امداد کن
ای گواقع بے کسان دہر را زیبا کسے — وی بظاہر بیکس دشت جفا امداد کن
ای گلوئت گہ لبان مصطفیٰ را بوسہ گاہ — گہ لب تیغ لعین را حسرتا امداد کن
ای تن تو گہ سوار شہسوار عرش ناز — گہ چنان پامال خیل اشقیا امداد کن
ای دل وجانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو — ای لبت شرح رضینا بالقضا امداد کن

---

(۱) قبا- بفتح جامہ دو تہی معروف ۱۲- (۲) لمع (ف) لمعاً ولمعاناً درخشید وروشن شدن- ۱۲ (۳) زہرا- بفتح اول وسکون دوم لقب سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا ازانکہ آن حضرت سفید پوست بودند ماخوذ از زہرۃ بالضم بمعنی بیاض وحسن است ۱۲- (۴) زہرۃ- تازگی وخوبی بالفتح وبحرک گیاہ وشگوفہ ۱۲- منہ نضرہ اللہ ونضرہ

ای کہ سوزت خان و مان ابرا آتش زدے، گر بجودے گریہ ارض و سما امداد کن
ہے چہ گردد تشنگی کو از لب و ازین تشنگی خاک بر فرق فرات از لب ترا امداد کن
آبرو گوہر گر مبارز و بحر گوہر گر مریز خود بہت تسلیم و بیعت حبذا امداد کن

(صفحہ ۲۱-۲۲ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا!

یَلَّلِیْ (۱) خوش آمدم در کوے بغداد آمدم — رقصم و گویند زہر موسم ندا امداد کن
طرفہ (۲) ترسازے زخم بر لب زدہ مہر ادب — خیزد از ہر تار و جیب من صدا امداد کن
گوئے گستاخانہ چیدن خواہم از پائے نکش — ورنہ بخشد رنجش شہ کریم شما امداد کن
آہ یا غوثاہ (۳) یا غیثاہ (۴) یا امداد کن — یا کثیر الجود یا ممدوح المنا (۵) امداد کن
یا ولی الاولیاء ابن نبی الانبیاء — اے کہ پایت بر رقاب اولیاء امداد کن
دست بخش حضرت حسن زینب دست خود — از تو دستے خواہد این بیدست دعا امداد کن
مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق — فاضلان واصلان را مقتدا امداد کن
واشیان بر بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ اند — یا عزیزا قائلاً عند الوغا امداد کن
بہر لاخوف علیہم تحتہا ما تخاف — بہر لا ہم یحزنون ممّا زدا امداد کن
اے بہ امصار کرم دو قرن رسیشن دو حرم — تو بمیلک اولیاء چون ایلیا (۶) امداد کن
عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا — لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن
شاہ دین عمر حسن ماہ زمین مہر زمن — گاہ تمکین بحر فن برق کنا امداد کن
طیب الاخلاق و حق مشتاق و واصل بے فراق — نیر الاشراق و کالع السنا امداد کن

---

(۱) یَلَّلِیْ۔ بفتح اول و تشدید لام و کسر لام ثانی و یای مجہول کلمہ ایست کہ جوانان در ہنگام نشاط گویند ۱۲ (۲) طرفہ۔ بالضم چیزے نو و خوش و مجازا بمعنی معشوق ۱۲۔ (۳) غوث۔ بالفتح فریاد رس ۱۲۔
(۴) غیث۔ بالفتح باران و باریدن و بارانیدن ۱۲۔ (۵) منا۔ جمع منایا، منیۃ مرگ و اجل۔ ممنون کمصبور بسیار منت نہندہ منی کرحی مرگ۔ منوۃ بالضم و تشدید الواو آرزو۔ امنیۃ بالضم و تشدید الیاء آرزو امانی جمع منہ قولہ تعالیٰ الا امانی ۷۸-البقرۃ، تمنی آرزو بردن ۱۲۔ (۶) ایلیا۔ بمعنی صدیق اکبر است۔ بہ لغت سریانی و نام شہرے و نام بیت المقدس و لقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام حضرت خضر علیہ السلام ۱۲
منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نصرہ

مہرباں تر بر من از من، از من آگہ تر ز من — چند گویم سیدا جود الندی (۱) امداد کن
یا الٰہی نیل این شیران گر قسم بندہ را — از سگان کان شمار و دائما امداد کن
بے وسائل آمدن سوئے تو منظور تو نیست — بہر محبوب تو زان گویدٔ رضا امداد کن
مظہر عون اند و اینجا مغز حرفی بیش نیست — یعنی ای رب نبی و اولیاء امداد کن
نیست عون از غیر تو بل غیر تو خود ہیچ نیست — یا الٰہ الحق الیک المنتہٰی امداد کن

(صفحہ ۳۴ تا ۳۷ حصہ دوم حدائق بخشش)

"اکسیر اعظم"

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمَجِیْدَۃُ الْمَقْبُوْلَۃُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ فِیْ مَنْقَبَۃِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
لِلْاِمَامِ الْہُمَامِ اَحْمَدْ رِضَا خَانَ الْاَفْغَانِیِّ الْمُعْرِیِّ اَصْلاً وَّالْبَرِیْلَوِیِّ وَصْلاً

مَطْلَعِ تشبیب (۲) و ذکر عاشق شدن حبیب

یادِ عشق میں قَصِیْدَۃُ مَجِیْدَہ کا ایک مَطْلَع اور حبیب کے عاشق ہوجانے کا ذِکْر و چرچا

اَیْکِہ صَدْ جَانْ بَسْتَہ دَرْ ہَرْ گُوْشَۂ دَامَانْ تُوْئِی
دَامَنْ اَفْشَانِیْ وُ جَانْ بَارَدْ چِرَا بِیْجَانْ تُوْئِی

---

(۱) اَلنَّدٰی ۔ ندا بفتح نون ۔ تری ندی گرفتی خاک نمناک و نم و تری ۔ روزو پیہ و باران و تری و چیزی است کہ بدان خوشبوی کنند مانند بخور و پایان چیزی و نہایت آن۔ ۱۲ (۲) تعجیب : یادِ عشق میں، مدح ممدوح سے پہلے غزل و قصیدہ، جس کی ابتداء میں ذکر معشوق سے آراستہ، پیراستہ، مزین و شائستہ ایسے چند ابیات کہ دینا جس سے شاعر آتش شوق بھڑکائے اور اس میں اشتعال پیدا کرے تعجیب کہلاتا ہے اور مَطْلَع اس قصیدہ کا بیتِ اول ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعوں کا قافیہ برابر ہوتا ہے اور اس میں حبیب کے عاشق ہوجانے کا ذکر و بیان ہوتا ہے اور اس بیت کا کلمہ آخرہ جس کا اعادہ واجب ہوتا ہے قافیہ کہلاتا ہے اور اس قصیدہ کا مبنی بھی وہی کلمہ آخرہ ہوتا ہے۔ ۱۲۔ تشبیب : غزل گفتن یعنی صورت و جمال زنی و حال خود یادی از عشق گفتن و آغاز کردن مقصود ۱۲۔ تشبیب . ذکر احوال ایام شباب کردن و صفت معشوق ۱۲ ۔ و تعجیب در لغت آتش افروختن و باصطلاح شعراء آنچہ درابتداء قصیدہ قبل از مدح ممدوح بیتے چند دربیان عشق ذکر کنند چراکہ شاعر بذکر معشوق آتش شوق را اشتعال می دہد۔ ۱۲ منہ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَضَّرَہٗ۔

باغها گشتم بجانِ تو کہ بے ماناستی
یارب آن گل خود چہ گل باشد کہ بلبل سان تونی

منکہ مے گریم سزائے من کہ رویت دیدہ ام
تو کہ آئینہ نہ بینی از چہ روگریان تونی

یا مگر خود را بروی خویش عاشق کردہ
یا حسین تر دیدہ از خود کہ صیدِ آن تونی

گریز ربط آمیز بسوئے مدح ذوق انگیز

(ربط آمیز گریز بجانبِ مدحتِ ذوق انگیز)

یا ہمانا پرتوے از شمعِ جیلان پرتو تافت
کاینچنین از تابش و تب ہر دو باسامان تونی

آتشے کاندر پنابش حسن و عشق آسودہ اند
ہر دو را ایمان کہ شاہا ملجاءِ مایان تونی

حسن رنگش عشق بویش ہر دو بر رویش نثار
این سراید جان تونی وان نغمہ زن جانان تونی

عشق در نازش کہ تا جانان رسانیدم ترا
حسن دربالش کہ خود شاخے ز محبوبان تونی

عشق گفتش سیدا برخیز و رو برخاک زن
حسن گفت از عرش بگزر پرتوِ یزدان تونی

اَلْاِلْتِفَاتُ اِلَی الْخِطَابِ مَعَ تَقْرِیْرِ جَامِعِیَّتِہٖ الْحُسْنَ وَ الْعِشْقَ

(اس جامع خطاب کی جانب جس میں ممدوح کے حسن اعلیٰ اور عشق اولیٰ کا ثبات ہو برگشتہ نظر کرنا)

سَرْوَرَا جَانْ ہَرْوَرَا حَیْرَانَمْ اَنْدَرْکَارِ تُوْ
حَیْرَتَمْ دَرْ تُوْ فَزُوْنْ بَادَا سِرِّ (۱) پِنْہَانْ تُوْئِیْ

سُوْزِیْ اَفْرُوْزِیْ گُدَازِیْ بَزْمِ جَانْ رُوْشَنْ کُنِیْ
شَبْ بَیَا اِسْتَادَہْ گِرْیَانْ بَادِلِ بِرْیَانْ تُوْئِیْ

گِرْدِ تُوْ پَرْوَانَہْ وُ رُوْیِ تُوْ یَکْسَانْ ہَرْ طَرَفْ (۲)
رُوْشَنَمْ شُدْ کِزْ ہَمَہْ رُوْ شَمْعْ اَفْرُوْزَانْ تُوْئِیْ

شَہْ کَرِیْمَ اسْتْ اَیْ رِضَا دَرْ مَدْحِ سَرْکُنْ مَطْلَعِیْ (۳)
شَکَرَتْ بَخْشَدْ اَگَرْ طُوْطِیِّ مِدْحَتْ خُوَانْ تُوْئِیْ

اَوَّلُ مَطَالِعِ الْمَدْحِ

(مَدْحُ وُ مِدْحَتْ کا اَوَّلِ مَطْلَعْ)

پِیْرِ پِیْرَانْ مِیْرِ مِیْرَانْ اَیْ شَہِ جِیْلَانْ تُوْئِیْ
اُنْسِ جَانِ قُدْسِیَانْ وُ غَوْثِ اِنْسْ وُ جَانْ تُوْئِیْ (۴)

---

(۱) قَوْلُہٗ سِرّ - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّانِیَۃَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ فِیْ اِخْتِصَارِ مَنَاقِبِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ وَ جَمَاعَۃٍ مِمَّنْ عَظَّمَہٗ مِنَ الشُّیُوْخِ الْاَکَابِرِ۔ ۱۲ (۲) ہر طرف - اُنْظُرِ الصَّفْحَۃَ ۱۳۹ ج ۳ اَلْفُتُوْحَاتُ الْمَکِّیَّۃُ - بیعت از قطب اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ وَ ثَلٰثُمِائَۃٍ فِیْ مَعْرِفَۃِ مَنْزِلِ مُبَایَعَۃِ الثَّبَاتِ الْقُطْبَ ۱۲۔ (۳) مَطْلَعِیْ - مَطْلَعْ بفتح میم و کسر لام بیت اوّل از غزل و قصیدہ کہ در ہر دو مصراع کافیہ داشتہ باشد۔ (۴) اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّالِثَۃَ وَ السِّتُّوْنَ وَ کَذَا الْحِکَایَۃَ الثَّالِثَۃَ عَشَرَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ ۱۲ منہ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

زیبِ مَطلع
(مَطلع کی زیب و زینت)

سَرْ تُوئِی سَرْوَرْ تُوئِی سَرْ رَا سَرُوْ سَامَانْ تُوئِی
جَانْ تُوئِی جَانَانْ تُوئِی جَانْ رَا قَرَارِ جَانْ تُوئِی

ظِلِّ ذَاتِ کِبْرِیَا وُ عَکْسِ حُسْنِ مُصْطَفٰی (۱)
مُصْطَفٰی خُوْرْشِیْدُ وُ آنْ خُوْرْشِیْدْ رَا لَمْعَانْ تُوئِی

مَنْ رَاٰنِیْ قَدْ رَاَی الْحَقّ (۲) گَرْ بِگُوئِی بے سَزَدْ
زَانْکِہ مَاہِ طَیْبَہْ رَا آئِیْنَۂ تَابَانْ تُوئِی

بَارَکَ اللّٰہ نَوْبَہَارِ لَالَہْ زَارِ مُصْطَفٰی
وَہْ چِہْ رَنْگْ سْتْ اِیْنْکِہْ رَنْگِ رَوْضَۂ رِضْوَانْ تُوئِی

جُوْشَدْ اَزْ قَدِّ تُوْ سَرْو وُ بَارَدْ اَزْ رُوْیِ تُوْ گُلْ
خُوْشْ گُلِسْتَانِے کِہْ بَاشِیْ طُرْفَہْ سَرْوِسْتَانْ تُوئِی

آنْکِہْ گُوْیَنْدْ اَوْلِیَاءْ رَا ہَسْتْ قُدْرَتْ اَزْ اِلٰہْ
بَازْ گَرْدَانَنْدْ تِیْرْ اَزْ نِیْمْ رَاہْ اِیْنَانْ تُوئِی (۳)

اَزْ تُوْ مِیْرِیْمْ وُ زِیْیِمْ وُ عَیْشِ جَاوِیْدَانْ کُنِیْمْ
جَانْ سِتَانْ جَانْ بَخْشْ، جَانْ پَرْوَرْ تُوئِی وہَانْ تُوئِی

کُہْنَہْ جَانِے دَادَہْ جَانِے چُوْنْ تُوْ دَرْبَرْ یَافْتِیْمْ
وَہْ کِہْ مَانْ چُنْدَانْ گِرَانِیْمْ وُ چُنِیْنْ اَرْزَانْ تُوئِی

عَالِمِ اُمِّیْ چِہ تَعْلِیْمِے عَجِیْبَتْ کَرْدَہْ اَسْتْ
اَوْحَشَ اللّٰہ بَرْعُلُوْمَتْ سِرِّ وُ غَائِبْ دَانْ تُوئِی

---

(۱) حسن مصطفٰی - دیکھیں حکایت ٦٦٦ خلاصة المفاخر۔ ۱۲

(۲) قَدْ رَاَی الْحَق - دیکھئے حکایت ٦٣٧ خلاصة المفاخر۔ ۱۲۔

(۳) اینان توئی - دیکھئے حکایت ٦٧٨ خلاصة المفاخر ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ

رفی ترقیاتہٖ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ و ارضاہ عنا
(آپ رضی اللّٰہ عنہ و ارضاہ عنا کے ترقیات میں)

قِبلہٗ گاہِ جان و دل پاکیِ زلوث آب و گِل
رخت بالا بردہ از مقصورۂ ارکان توئی

شہسوارِ من چہ مے تازی کہ درگامِ نخست
پاک بیروں تاختہ زین ساکن و گردان توئی

تا بری بخشودۂ از عرش بالا بودۂ
آن قوی پر بازِ اشہب صاحبِ طیران توئی

سالہا شد زیرِ مہمیز است اسپِ سالکان
تا عنان در دست گیری آن سوئے امکان توئی

رفی کونہٖ رضی اللّٰہ عنہ سِرًّا لایُدرک
(آپ رضی اللّٰہ عنہ وہ راز ہیں جس کا ادراک نہیں ہوسکتا)

اِیں چہ شکل است اینکہ داری تو کہ ظِلّے برتری
صورتے بگرفتہ بر اندازۂ اکوان توئی (۱)

یا مگر آئنہ از غیب این سو کردہ روی
عکس مے جوشد نمایان در نظر زینسان توئی

یا مگر نوعے دیگر را ہم بشر نامیدہ اند
یا تعالی اللہ از انسان گر ہمین انسان توئی

---

(۱) اندازہ اکوان توئی - بین حکایت ۶۶۴ خلاصۃ المفاخر ۔ ۱۲ منہ نصرہ اللّٰہ و نصرہ۔

(فی جامعیتہٖ رضی اللہ تعالٰی عنہ لکمالات الظاہر والباطن)

(آپ رضی اللہ عنہ کمالات کا جامع ہیں ظاہر میں بھی، باطن میں بھی)

شَرع اَز رُویَت چکد، عِرفان زِ پہلویت دمد
ہم بہارِ اِین گل و ہم اَبرِ آن بارانْ تُوئی

پردہ برگیر اَز رُخت اَی مہ کہ شرح ملتی
رُخ بپوش اَی جان کہ رَمزِ باطنِ قرآن تُوئی

ہم تُوئی قُطبِ جنوب و ہم تُوئی قُطبِ شمال
نے غلط کردم محیطِ عالمِ عِرفان تُوئی (۱)

ثابت و سیّارہ ہم در تحت و عرشِ اعظمی
اہلِ تمکین اہلِ تلوین جملہ را سُلطان تُوئی (۲)

(فی اِرثہٖ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن الانبیاء والخلفاء ونیابۃ لہم)

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تمام انبیاء و خلفاء انبیاء علی الانبیاء و خلفائہم صلوات اللہ وسلامہ کا وارث و نائبِ اعظم ہیں

مُصطفٰی سُلطانِ عالیجاہ و در سرکارِ او
ناظمِ ذوالقدر بالا دست و والا شان تُوئی

اِقتدارِ کُن مکُن (۳) حق مُصطفٰی را دادہ است
زیرِ تختِ مُصطفٰی بر کُرسیٔ دیوان (۲) تُوئی

---

(۱) عِرفان تُوئی - اُنظر الحکایۃ الثامنۃ و التاسعۃ بعد الستّ المئین لخلاصۃ المفاخر

(۲) سلطان تونی - اُنظر صفحۃ ۲۷۹ و صفحۃ ۲۸۰ الحکایۃ ۶۷۵ ۔ ۶۷۶ و ۶۷۷ قرۃ الناظر و کذا اُنظر صفحۃ ۹۵ نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص للعلامۃ الجامی قدس سرہ السامی

(ایرانی چھاپ)۱۲ (۳) اِقتدارِ کُن مکُن - بمعنٰی امر و نہی کہ حکومت عبارت ازاں است۔

(۴) دیوان - بالکسر معرّبِ دیوان کہ بیائے مجہول است بمعنٰی جای جمع شدن مردم مجازاً بمعنٰی دفتر محاسبہ و کچہری و بمعنٰی دارالعدالۃ و مکانِ نشستِ ملوک و امراء و صاحب دارالعدالۃ و صاحب مسند و بمعنٰی داد فریاد و ماجرا و بمعنٰی کتاب و غزلہا جمع آن دواوین ندو داد است ۱۲ واُنظر حکایۃ ۶۹۶ و ۶۹۸ خلاصۃ المفاخر۔ منہ نصرہ اللہ و نصرہٗ۔

دَورِ آخِرْ نَشْوِ تُوْ بَرْ قَلْبِ اِبْرَاہِیْمْ شُدْ (۱)
دَورِ اَوَّلْ ہَمْنَشِیْنِ مُوْسٰیؑ عِمْرَانْ تُوْئِی

ہَمْ خَلِیْلِ خُوَانِ رِفْقْ وْ ہَمْ ذَبِیْحِ تِیْغِ عِشْقْ
نُوْحِ کَشْتِیٔ غَرِیْقَانْ خِضْرِ گُمْرَاہَانْ تُوْئِی

مُوْسٰیٔ طُوْرِ جَلَالْ وْ عِیْسٰیٔ چَرْخِ کَمَالْ
یُوْسُفِ مِصْرِ جَمَالْ اَیُّوْبِ صَبْرِسْتَانْ تُوْئِی

تَاجِ صِدِّیْقِیْ بَسَرْ شَاہِ جَہَانْ آرَاسْتِیْ
تِیْغِ فَارُوْقِیْ بَقَبْضَہْ دَاوَرِ (۲) گِیْہَانْ (۳) تُوْئِی

ہَمْ تُوْ نُوْرِ جَانْ وْ تَنْ دَارِیْ و ہَمْ سَیْفْ وْ عَلَمْ
ہَمْ تُوْ ذُوالنُّوْرَیْنِ وْ ہَمْ حَیْدَرِ دَوْرَانْ تُوْئِی

فِیْ تَفْضِیْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْاَوْلِیَاءِ
(تمام اولیاء کرام سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا افضل ہیں)

اَوْلِیَاءْ رَا گَرْ گُہَرْ بَاشَدْ (۴) تُوْ بَحْرِ گَوْہَرِیْ
وَرْ بَدَسْتِ شَانْ زَرِےْ دَادَنْدْ زَرْ رَا کَانْ تُوْئِی

---

(۱) بَرْ قَلْبِ اِبْرَاہِیْمْ شُدْ - ببین صفحہ ۱۶۳ دَفْتَرِ اَوَّلْ شَرْحِ مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْمِ لِلْمَثْنَوِی و نیز ببین صفحہ ۱۰ جلد دوم فُتُوْحَاتِ مَکِّیَّۃْ شَرِیْفَہْ ۱۲۔

(۲) داور - حاکم حکمران ۱۲۔

(۳) گیہان - روزگار و جہان بِالْفَتْحِ وَالْکَسْرِ گہان بکاف فارسی و عربی ہر دو صحیح باعتبار تغیر لہجہ و گیہان بہائے مجہول امالہ گاہان منسوب بگاہ یعنی وقت و زمانہ چو اگر اشیاء عالم تعلق باوقات دارند لہٰذا بمعنٰی جہان آید ۱۲۔

(۴) قولہ اولیاء را گر گہر باشد - ببین حِکَایَتُ الْجَوْہَرِیْ صفحہ ۸۲ ج ۲ فُتُوْحَاتِ مَکِّیَّۃْ شَرِیْفَہْ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

وَاصِلَانْ رَا دَرْ مَقَامِ قُرْبْ شَانِے دَادَهٔ اَنْدْ
شَوْکَتِ شَانْ شُدْ زِشَانْ وُ شَانِ شَانْ شَانْ تُوْئِیْ
قَصْرِ عَارِفْ ہَرْچِہْ بَالَا تَرْ بَتُوْ مُحْتَاجْ تَرْ
نِے ہَمِیْںْ بَنَا کِہْ ہَمْ مُبْنَاوِ اِیْنْ بُنْیَانْ تُوْئِیْ

فَصْلٌ مِّنْہُ فِیْ شَیْئٍ مِّنَ التَّلْمِیْحَاتِ (۱)

(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چند کراماتِ عَالِیَہ کی جانب چند اشارات)

آنکِہْ پَایَشْ بَرْ رِقَابِ اَوْلِیَاءِ عَالَمْ اَسْتْ
وَآنکِہْ اِیْنْ فَرْمُوْدُ وُ حَقْ فَرْمُوْدْ بِاللّٰہْ اَنْ تُوْئِیْ
اَنْدَرِیْنْ قَوْلْ آنچِہْ تَخْصِیْصَاتِ بِے جَا کَرْدَهٔ اَنْدْ
اَزْ زَلَلْ یَا اَزْ ضَلَالَتْ پَاکْ اَزَانْ بُہْتَانْ تُوْئِیْ
بَہْرِ پَایَتْ خُوَاجِہْ ہِنْدْ آنْ شَہِ کَیْوَانْ (۲) جَنَابْ
بَلْ عَلٰی عَیْنِیْ وَ رَاْسِیْ گُوْیَدْ آنْ خَاقَانْ تُوْئِیْ
دَرْ تَنِ مَرْدَانِ غَیْبْ آتِشْ زِعَظْمَتْ مِیْزَنِیْ
بَازْ خُوْدْ آنْ کِشْتْ آتِشْ دِیْدَهٔ رَا نَیْسَانْ تُوْئِیْ
آنکِہْ اَزْ بَیْتُ الْمُقَدَّسْ تَا دَرَتْ یَکْ گَامْ دَاشْتْ
اَزْ تُوْ رَہْ بِے ہُرْسَدْ وُ مُنْجِیَشْ اَزْ نُقْصَانْ تُوْئِیْ (۳)
رَہْرَوَانِ قُدْسْ اَگَرْ آنجَانَهْ پِیْنْدَتْ رَوَاسْتْ
زَانکِہْ اَنْدَرْ حَجْلَهٔ قُدْسِیْ نَہْ دَرْمِیْدَانْ تُوْئِیْ

---

(۱) تَلْمِیْحْ - بِحَائِے مُہْمَلَہ نگاہ سبک کردن بسوئے چیزے و باصطلاح اہل معانی اشارت کردن در کلام بقصہ یا آوردن اصطلاحات نجوم و موسیقی وغیرہ یا در کلام خود آوردن آیاتِ قُرآنِ مَجِیْدْ یا اَحَادِیْثِ شَرِیْفَہ ۱۲۔

(۲) کَیْوَانْ - اَلسَّمَاءُ السَّابِعَۃُ سَمَاہٗ کیوان وَھُوَ زُحَلُ وَانْظُرْ صفحہ ۲۷۸ جلد دوم اَلْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ الشَّرِیْفَۃِ ۱۲۔ (۳) و منجیش از نقصان توئی - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ ۶۶۶ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ خُلَاصَۃَ الْمَفَاخِرِ ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَضَّرَہٗ

سبز خلعت باطراز قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ
آن مکرم را کہ بخشید از نہ در ایوان تو ئی (۱)

فَصْلٌ مِنْہُ فِی تَفْضِیْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلٰی مَشَائِخِہِ الْکِرَام
(اپنے مشائخ کرام پر بھی آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت آشکارا ہے)

گو شیوخت را توان گفت از رو القاء نور
کافتابانند ایشان و مہ تابان توئی
لیک سیر شان بود بر مستقر و از کجا
آن ترقی منازل کاندران بر آن توئی
ماہ من لاینبغی للشمس ادراک القمر
خاصہ چون ازعاد کالعرجون در اطمینان توئی
کور چشم بد چہ ہی بالی برے بودے ہلال
دے قمر گشتی و امشب بدر و بہتر زان توئی

فِی تَقْرِیْرِ عَیْشِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
(آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی خوش خوری و خوش پوشی و خوش زیست زندگانی کے ثبات و قرار میں امام (ف) ہمام و ہمام فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اصفیاء در جہد و تو شاہانہ عشرت میکنی
نوش بادت زانکہ خود شایان بر سامان توئی (ف)
بلبلان را سوز و ساز و سوز ایشان کم مباد
گلرخان را زیب زیبد زیب این بستان توئی

---

(۱) دیکھیے حکایت ۲۶۲ خلاصۃ المفاخر ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ۔

خُوشْ خُورْدُ وْ خُوشْ پُوشْ وُ خُوشْ زِیْ کُورِیِ چَشْمِ عَدُوْ
شَاهِ اِقْلِیْمِ تَنُ وْ سُلْطَانِ مُلْکِ جَانْ تُوْنِیْ

کَامْرَانِیْ کُنْ بَکَامِ دُوْسْتَانْ آیْ مَنْ فِدَاتْ
چَشْمِ حَاسِدْ کُوْرْ بَادَا دُوْشَمِ دِیْ شَانْ تُوْنِیْ

شَادْ زِیْ اَیْ نَوْ عَرُوْسِ شَادْمَانِیْ شَادْ زِیْ
چُوْنْ بِحَمْدِ اللهِ دَرْ مُشْکُوِیِ (۱) اِیْنْ سُلْطَانْ تُوْنِیْ

بَلْکِهْ لَا وَاللهِ کِاِیْنْهَا هَمْ نَهْ اَزْ خُوْدْ کَرْدَهْ
رَفْتْ فَرْمَانْ اِیْنْ چُنِیْنْ وْ تَابِعِ فَرْمَانْ تُوْنِیْ (۲)

تَرْکِ نِسْبَتْ گُفْتَمْ اَزْ مَنْ لَفْظِ مُحْیِ الدِّیْنْ مَحْوْ
زَانْکِهْ دَرْ دِیْنِ رِضَا هَمْ دِیْنُ وْ هَمْ اِیْمَانْ تُوْنِیْ

هَمْ بَدِقَّتْ هَمْ بَهْ شُهْرَتْ هَمْ بَهْ نَعْتِ اَوْلِیَاءْ
فَارِغْ اَزْ وَصْفِ فُلَانُ وْ مِدْحَتِ بَهْمَانْ (۳) تُوْنِیْ

تَمْهِیْدُ عَرْضِ الْحَاجَةِ

(آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حَاجَتْ رَوائی کی درخواست کی تَمْہِیْدِ مُفِیْدْ)

بے نَوَایَانْ رَا نَوَایِ ذِکْرِ عَیْشْ کَرْدَهْ اَمْ
زَارِ نَالَانْ رَا صَلَاۓ (۴) گُوْشْ بَرْ اَفْغَانْ تُوْنِیْ

چَارَهْ کُنْ اَیْ عَطَایِ ابْنِ کَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمْ
ظَرْفِ مَنْ مَعْلُوْمُ وْ بے حَدْ وَافِرُ وْ جُوْشَانْ تُوْنِیْ

---

(۱) مُشْکُوْیْ - بِالضَّمِّ وَ کَافِ عَرَبِیْ حَرَامْ سَرَایِ مُلُوْکْ وْ اُمَرَاءْ ۱۲۔ (۲) تابع فرمان تونی - وَانْظُرِ الْحِکَایَةَ السَّادِسَةَ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ صَفْحَہ ۲۶۸ وَ ۲۶۹ قُرَّةُ النَّاظِرِ تَرْجَمَةُ خُلَاصَةِ الْمَفَاخِرِ ۱۲۔ (۳) بَہْمَانْ - اسمیست برای شخص مجہول غَیْرِ مُعَیَّنْ ۱۲۔ (۴) صَلَاۓ - بِفَتْحِ آواز دادن برائے طعام خورانیدن ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَضَّرَہٗ۔

بَابِہِمِیْن دَسْتِ کُوتَا وُ دَامَنِ کُوتَاہُ وُ تَنگ

اَزْ چِہْ گِیرَمْ دَرچِہْ بِنْہَمْ بَشکِہْ بے پَایَانْ تُوئِی

کُوہْ دَامَنْ نَدہَدْ وَقْتِ آنکِہْ پُرجُوش آمدِی

دَسْتِ دَرْ بَازَارْ نَفرُوشَنْدُ وُ بَرْ فَیضَانْ تُوئِی

اَلْمَطْلَعُ الرَّابِعُ فِی الْاِسْتِمْدَادِ

(مَطْلَعِ چہارم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا سے مدد مانگنے میں)

رُوْ مَتَابْ اَزْ مَا بِدَانْ چُونْ مَایَۂ غُفْرَانْ تُوئِی (۱)

آیَۂ رَحْمَتْ تُوئِی آئِیْنَۂ رَحْمٰنْ تُوئِی

بَنْدَہْ اَتْ غَیرَتْ بَرَدْ گَرْ بَرْ دَرِ غَیرَتْ رَوَدْ

وَرْ رَوَدْ چُونْ بِنْگَرَدْ ہَمْ شَاہِ آنْ اِیوَانْ تُوئِی

سَادَگِیَمْ بِیْنْ کِہْ مِیجُوئِیمْ زِ تُو دَرمَانِ دَرْدْ

دَرْدْ کُو، دَرمَانْ کُجا، ہَمْ اِینْ تُوئِی ہَمْ آنْ تُوئِی

اَلْاِسْتِعَانَۃُ لِلْاِسْلَامِ

(اِسلام کے لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا سے مدد کی درخواست)

دِینِ بَابَائِے خُودَتْ رَا اَزْ سَرِ نَو زِنْدَہْ کُنْ (۲)

سَیِّدَا آخِرْ نَہْ مُحْیِ سَیِّدِالْاَدْیَانْ تُوئِی

---

(۱) اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الْحَادِیَۃَ عَشَرَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ فِیْ اِخْتِصَارِ مَنَاقِبِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَ جَمَاعَۃٍ مِّمَّنْ عَظَّمَہٗ مِنَ الشُّیُوْخِ الْاَکَابِرِ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسْعَدَ الْیَافِعِیِّ الْیَمَنِیِّ الشَّافِعِیِّ نَزِیْلِ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ ۱۲۔

(۲) زِنْدَہ کُنْ - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الْاُوْلٰی وَ الثَّامِنَۃَ وَالتَّاسِعَۃَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

کافِران تو بِبِیں اِسْلَامْ آشْکَارَا مِیکُنَنْد
آہْ اَیْ عِزِّ مُسْلِمَانَانْ کُجَا پِنْہَانْ تُوْئِیْ

تَا بِیَایَدْ مَہْدِیْ اَزْ اَرْوَاحُ وُ عِیْسٰی اَزْ فَلَکْ
جَلْوَہْ کُنْ خُوْدْ مَسِیْحَا کَارُ وُ مَہْدِیْ شَانْ تُوْئِیْ

کَشْتِیُ مِلَّتْ بَمَوْجِے کَالْجِبَالْ اُفْتَادَہْ اَسْتْ
مَنْ سَرَتْ گَرْدَمْ بِیَا چُوْنْ نُوْح اِبْنْ طُوْفَانْ تُوْئِیْ

بَادْ رِیْزَدْ مَوْجْ مَوْجْ، وُ مَوْج خِیْزَدْ فَوْجْ فَوْجْ
بَرْ سَرِ وَقْتِ غَرِیْبَانْ رَسْ چُوْ کَشْتِیْبَانْ تُوْئِیْ (۱)

اِسْتِمْدَادُ الْعَبْدِ لِنَفْسِہٖ

(بندہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا سے مدد کس طرح مانگے)

حَاشَ لِلّٰہ تَنْگْ گَرْدَدْ جَاہَتْ اَزْ ہَمْچُوْنْ مَنِے
یَا عَمِیْمَ الْجُوْدِ بَسْ بَاوُسْعَتِ دَامَانْ تُوْئِیْ

نَامَۂ خُوْدْ گَرْ سِیَہْ گَرْدَمْ سِیَہْ تَرْ گَرْدَہْ گِیْرْ
بَلْکِہْ زِیْنْسَانْ صَدْ دِیْگَرْ ہَمْ چُوْنْ مَرَا رُخْشَانْ تُوْئِیْ

کَمْ چِہْ شُدْ گَرْ رِیْزَہْ گَشْتَمْ نَگْ (۲) بَدَسْتَتْ مُوْمِیَا (۳)
کَمْ چِہْ شُدْ گَرْ سُوْخْتَمْ خُوْدْ چَشْمَۂ حَیْوَانْ تُوْئِیْ

---

(۱) کَشْتِیْبَانْ تُوْئِیْ - وَانْظُرِ الْحِکَایَۃَ الْحَادِیَۃَ عَشَرَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئَیْنَ مِنْ حِکَایَاتِ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ لِلْاِمَامِ الْیَافِعِیِّ الْیَمَنِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا ۱۲۔

(۲) نَگْ - بِالْفَتْحِ وَ کَافِ فَارِسِی مُخَفَّفْ نگینہ ۱۲۔

(۳) مُوْمِیَا - مَرْہَمْ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ

سَخْتُ نَاکَسْ مُرْدَہ کِے اَمْ گَرْنَہ رَقْصَمْ شَادْ شَاد
چُوْں شُنِیْدَمْ ہِمْ وَ طِبْ وَ اشْطُحْ وَ غَنِّ گُوْیَان تُوْئِیْ

وَقْتِ گُوْہَرْ خُوْشْ اَگَرْ دَرْ پَاشْ دَرْ دِلْ جَائ دَادْ
غَرْقَہ خَسْ رَا ہَمْ نَہ بِیْنَدْ خَسْ مَنَمْ عُمَّانُ (۱) تُوْئِیْ

کُوْہِ مَنْ کَاہَسْتْ اَگَرْ دَسْتِے دِہِیْ وَقْتِ حِسَاب
کَاہِ مَنْ کُوْہَسْتْ اَگَرْ بَرْ پَلَّہ مِیْزَان تُوْئِیْ

اَلْمُبَاہَاتُ الْجَلِیَّۃُ بِاِظْہَارِ نِسْبَۃِ الْعَبْدِیَّۃِ

(امامِ ہمام و ہمامِ احمد رضا خان افغانی القرشی ثم البریلوی کی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا سے اپنی نسبتِ بندگی کا اقرار، حسن و خوبی، تفاخر و مباہات میں نبرد آزمائی کا اظہار رہا ہے)

اَحْمَدِ بِنْدِیْ رِضَا اِبْنِ نَقِی اِبْنِ رِضَا
اَزْ اَبْ وُ جَد بندہ وُ وَاقِفْ زِ ہَرْ عُنْوَانْ تُوْئِیْ

مَادَرَمْ بَاشَدْ کَنِیْزِ تُوْ پِدَرْ بَاشَدْ غُلَامْ
خَانَہ زَادِ کُہْنَہ اَمْ آقَایِ خَانُ وُ مَانْ تُوْئِیْ (۲)

مَنْ نَمَکْ پَرْوَرْدَہ اَمْ تَا شِیْرِ مَادَرْ خُوْرْدَہ اَمْ
لِلّٰہِ الْمِنَّۃُ شُکْرْ بَخْشِ نَمَکْ خُوَارَانْ تُوْئِیْ

خَطِ آزَادِیْ نَہ خُوَاہَمْ بَنْدَگِیَتْ خُسْرَوِیْ اسْتْ
یَلَّلِے (۳) گَرْ بَنْدَہ اَمْ خُوْشْ مَالِکِ غِلْمَانْ (۴) تُوْئِیْ

از صفحہ ۷۹ تا ۸۵ حصہ دوم

---

(۱) عُمَّانْ - بضم نام شہریست بہ یمن بر کنارہ بحر اعظم یعنی دریائے محیط ۱۲۔

(۲) خان و مان - مخفف خانہ ومان بمعنی رخت است۔ ۱۲

(۳) یَلَّلِے - بفتح اَوّلْ و تَشْدِیدِ لام و کَسْرِ لامِ دوم و یائے مجہول کلمہ ایست کہ جوانان در ہنگام نَشَاط گویند ۱۲۔

(۴) غِلْمَانْ - جَمْعِ غُلَامْ اَسْتْ ۱۲ مِنْہُ نصرہُ اللہُ تعالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

نیز اس بُنیادی مُقدمہ عید میلاد النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم میں شرح بحر العلوم للمثنوی دفترِ دوم کے صفحہ، پر بدلِ بے بدل مولانا روم کے بیان کردہ ابیات

اے صفاتت آفتابِ معرفت و آفتابِ چرخ بندِ یک صفت
گاہ خورشیدو و گہی دریا شوی گہ کوہِ قاف گہی عنقا شوی
تو نہ این باشی نہ آن در ذاتِ خویش ای فزون از وہمہا از بیش بیش

کی ضمنی تشریح اور تلویح تلیح بھی ہے۔

جنابِ امامِ ہمام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان افغانی قدس سرہ السامی نے وحدت وجود کا مسئلہ بہتر طور پر یوں سمجھا دیا ہے۔ فرمایا:

یہاں تین چیزیں ہیں۔ توحید، وحدت، اِتحاد۔ توحید مدارِ ایمان ہے اور اس میں شک کفر۔ اور وحدتِ وجود حق ہے۔ قرآن عظیم و احادیث و ارشادات اکابرِ دین سے ثابت اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شنیع خبیث کلمۂ کفر ہے۔ رہا اتحاد وہ بے شک زندقہ والحاد اور اس کا قائل ضرور کافر۔ اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا۔ ؎

گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

حاش للہ الٰہ الٰہ ہے اور عبد عبد، ہرگز نہ عبد الٰہ ہو سکتا ہے نہ الٰہ عبد اور وحدتِ وجود یہ کہ وہ صرف موجود واحد باقی سب ظلال و عکوس ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (۱)۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَہَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ۔ سب میں زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی لبید کی بات ہے کہ سن لو اللہ عزّ و جلّ کے سوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔ کتبِ کثیرہ مفصلہ اصابہ نیز مسند میں ہے سوادِ بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کی فَاَشْہَدُ اَنَّ اللّٰہَ لَا شَیْءَ غَیْرُہٗ۔ وَاَنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ۔

(۱) آیت ۸۸ القصص ۲۸ - ۱۲ منہ نصرہ اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سِوَا کچھ موجود نہیں اور حضور جمیع عُیُوب پر امین ہیں۔ حضورِ اَقْدَسْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انکار نہ فرمایا۔ اوّل یہاں فرقے تین ہیں۔ ایک خشک اہل ظاہر کہ حق و حقیقت سے بے نصیب محض ہیں یہ وُجُوْدْ کو اَللہ وُ مخلوق میں مشترک سمجھے ہیں۔ دوم اَہْلِ حَقْ و حقیقت کہ بمعنی مذکور قائل وحدت وجود ہیں۔ سوم اَہْلِ زَنْدَقَہ وُ ضَلَالَتْ کہ الہ و مخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص و شئی کی اُلُوہِیَّتْ کے مُقِرّ ہیں ان کے خیال و اقوال اس تقریبِ مِثَالْ سے روشن ہوں گے۔ ایک بادشاہ اَعْلٰی جَاہْ آئینہ خانہ میں جلوہ فرما ہے۔ جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں۔ آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے کہ ان میں ایک ہی شئی کا عَکْسْ کس قدر مختلف طوروں پر مُتَجَلِّی ہوتا ہے۔ بعض میں صورت خلاف نظر آتی ہے۔ بعض میں دُھندلی، کسی میں سیدھی، کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں پتلی، بعض میں چَوڑِی، کسی میں خُوشْنُمَا، کسی میں بُھونڈی، یہ اختلاف ان کی قَابِلِیَّتْ کا ہوتا ہے ورنہ وہ صورت جس کا اس میں عکس ہے خود واحد ہے، ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں مُتَجَلِّی ان سے منزہ ہے، ان کے الٹے، بھونڈے، دھندلے ہونے سے اس میں کوئی قُصُور نہیں ہوتا۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی، اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم ہوئے، اوّل نا سمجھ بچے انہوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہمیں ایسے ہی نظر آرہے ہیں جیسے وہ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اس کے تابع ہیں جب وہ اٹھتا ہے یہ سب کھڑے ہوجاتے، وہ چلتا ہے یہ سب چلنے لگتے ہیں۔ وہ بیٹھتا ہے یہ سب بیٹھ جاتے ہیں تو عین یہ بھی اور وہ بھی مگر وہ حاکم ہے یہ محکوم اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہ ہی بادشاہ ہے۔ یہ سب اسی کے عکس ہیں۔ اگر اس سے حجاب ہوجائے تو یہ سب صفحہ ہستی سے معدومِ محض ہوجائیں گے۔ ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ ان میں نہیں۔ حقیقتاً بادشاہ ہی موجود ہے باقی سب پَرتَو کی نُمُود ہے۔ دوسرا اہل نظر و عقل کامل وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد بنائے کہ

بیشک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے۔ موجود ایک وہی ہے۔ یہ سب ظل و عکس ہیں کہ اپنی حدِ ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے۔ اس تجلی سے قطع نظر کر کے دیکھو کہ پھر ان میں کچھ رہتا ہے، حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم و فانی ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس نمودِ وجود میں اسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی، یہ ناقص ہیں وہ تام، یہ ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں اور وہ سلطنت کا مالک، یہ کوئی کمال نہیں رکھتے، حیاۃ، علم، سمع، بصر، قدرت، ارادہ، کلام سب سے خالی ہیں اور وہ سب کا جامع تو یہ اس کا عین کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں بلکہ وہی وہ ہے اور یہ صرف اس تجلی کی نمود، یہی حق و حقیقت ہے اور یہی وحدۃ الوجود۔ سوم عقل کے اندھے سمجھ کے اوندھے ان نا سمجھ بچوں سے بھی گئے گزرے انہوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی، جو حرکت وہ کرتا ہے یہ سب بھی، تاج جیسا کہ اس کے سر پر ہے بعینہٖ ان کے سروں پر بھی۔ انہوں نے عقل و دانش کو بیٹھ دے کر بکنا شروع کیا کہ یہ سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام عیوب و نقائص (جو) نقصانِ قوابل کے باعث ان میں تھی خود بادشاہ کو ان کا مورد کر دیا کہ جب یہ وہی ہیں تو ناقص عاجز محتاج الٹے بھونڈے بدنما دھندلے کا جو عین ہے قطعاً نہیں ذمائم سے متصف ہے۔ تَعَالَی اللّٰہُ عَمَّا یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔ انسان عکس ڈالنے میں آئینے کا محتاج ہے اور وجودِ حقیقی احتیاج سے پاک۔ وہاں جسے آئینہ کہیئے وہ خود بھی ایک ظل ہے۔ پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے جس میں انسان کے صفات مثل کلام و سمع و بصر و علم و ارادہ و حیات و قدرت سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا لیکن وجودِ حقیقی عزَّ جلالہٗ کے تجلی نے اپنے بہت ظلال پر نفس ہستی کے سوا ان صفات کا بھی پرتو ڈالا۔ یہ وجوہ اور بھی ان بچوں کی نافہمی اور ان اندھوں کی گمراہی کی باعث ہوئیں اور جن کو ہدایتِ حق ہوئی وہ سمجھ لئے کہ۔

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتوِ آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

انہوں نے ان صفات اور خود وُجُود کی دو قسمیں کیں۔ حقیقی ذاتی کہ متجلّی کے لئے خاص ہے اور ظلّی عطائی کہ ظلال کے لئے ہے اور حاشا یہ تقسیم اشتراک معنی نہیں بلکہ محض مُوافقت فی اللفظ۔ یہ ہے حقِّ حقیقت وعینِ معرفت وَلِلّٰہِ الحَمْدُ، اَلحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ وَعَلٰی سَیِّدِہِمْ وَمَوْلَاھُمْ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ دیکھو فتاوٰی رِضَوِیَّہ ج ۶ ص ۱۳۲ تا ۱۳۴۔

یہ رہا وحدتِ وُجُود کا مسئلہ جسکا اکتشاف و انکشاف اِمَام ہمام احمد رِضا خان افغانی مُقری ثم البریلوی نے بطور بہتر کر دیا ہے جو افہَام کے رُو سے آسان تر اور فہم کے لحاظ سے مُوَضّح و مُنقّح ہے جَزَاہُ اللّٰہُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا۔

وَحْدَتِ وُجُودْ پر عَلّامہ فضلِ حقّ خیر آبادی قدّس سرّہ السّامی نے اَلرَّوْضُ الْمُجُود کے نام سے کتاب لکھی ہے اور اس پر کَشْفْ وَاِلْہَامْ کے آئِمَّہ کا اجماع نقل کیا ہے اور یَقِینِیَّہ مَسْئَلَہ قرار دیا ہے۔

اپنی کتاب مُسْتَطَابْ اِمْتِنَاعُ النَّظِیْر میں تحریر فرمایا : جُمْہُورِ حضراتِ کَشْفْ و شُہُودْ بَرْ وَحْدَتِ وُجُودْ اِجْمَاعْ دَارَنْد۔ اور فرمایا مَسْئَلَہ وَحْدَتِ وُجُودْ مَابَیْنِ حَضَرَاتِ اَئِمَّہ کَشْفْ وَ شُہُودْ مُخْتَلَفْ فِیہَا نِیسْتْ نیز فرما دیا : شُہُودْ وَ اِلْہَامْ اَوْلِیَاءِ کِرَامْ ہَمْ نَزْدِ مُحَقِّقِیْنْ اَزْ قَطْعِیَاتْ اَسْتْ دیکھو صفحہ ۲۸۱-۲۸۲ اِمْتِنَاعُ النَّظِیْر۔ مطبع جادو پریس جونپور ۱۹۰۸ء۔

حَضَرَاتِ کَشْفْ وَشُہُودْ ہی سَیِّدِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا کے وارث ہیں وہ بَرَاہِ راست سَیِّدِ عَالَمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہی اَخْبَارْ وَ اَحَادِیثْ کا اظہار فرماتے ہیں اسی لیے انکے عُلُومْ خَطَاءْ سے مَحْفُوظْ وَمَصُونْ رہتے ہیں معاملات و واقعات انکے مُشاہدے میں ہوتے رہتے ہیں اور یقینی و قطعی ہوتے ہیں کیونکہ انکے ایمان تحقیقی، عَیْنِی، کَشْفِی، اور حقیقت پر ہی مَبْنِی ہوتے ہیں۔

ملک العلماء بحر العلوم عبد العلی افغانی ہروی ثم اللکھنوی الفرنجی محلی مسلم الثبوت کی اپنی شرح فواتح الرحموت مطبع نولکشور کے صفحہ ۴۰۹ پر فرماتے ہیں: وَاِنَّ الْاِلْہَامَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا مَعَ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ مِنْ عِنْدِ الرُّوْحِ الْمُحَمَّدِیِّ فَحِیْنَئِذٍ لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْہِ شُبْہَۃُ الْخَطَاءِ وَ ھٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْعِلْمِ اَعْلٰی مِمَّا یَحْصُلُ بِالْاَدِلَّۃِ الْغَیْرِ الْقَاطِعَۃِ۔ اور اسی صفحہ پر فرماتے ہیں اَمَا سَمِعْتَ مَا کَتَبَ الشَّیْخُ قُطْبُ وَقْتِہٖ اَبُوْ یَزِیْدَ الْبُسْطَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّہُ الشَّرِیْفُ لِبَعْضٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِیْنَ اَنْتُمْ تَاخُذُوْنَ عَنْ مَیِّتٍ فَتَنْسُبُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَاخُذُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔ پھر فرماتے ہیں وَاِنْ تَاَمَّلْتَ فِیْ مَقَامَاتِ الْاَوْلِیَاءِ وَ مَوَاجِیْدِھِمْ وَ اَذْوَاقِھِمْ کَمَقَامَاتِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ وَ قُطْبِ الْوَقْتِ السَّیِّدِ مُحْیِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ السَّیِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ الَّذِیْ قَدَمُہٗ عَلٰی رِقَابِ کُلِّ وَلِیٍّ وَالشَّیْخِ سَھْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ التُّسْتَرِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ مَدْیَنِ الْمَغْرِبِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ یَزِیْدَ الْبُسْطَامِیِّ وَ سَیِّدِ الطَّائِفَۃِ جُنَیْدِ (۱) الْبَغْدَادِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ بَکْرٍ الشِّبْلِیِّ (۲) وَالشَّیْخِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ وَالشَّیْخِ اَحْمَدَ النَّامِقِیِّ الْجَامِیِّ وَغَیْرِھِمْ قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ عَلِمْتَ عِلْمَ یَقِیْنٍ اَنَّ مَا یُلْھَمُوْنَ بِہٖ لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْہِ احْتِمَالٌ وَّ شُبْہَۃٌ بَلْ ھُوَ حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ مُطَابِقٌ لِمَا فِیْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَ یَکُوْنُ مَعَ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی لٰکِنْ لَا یَنَالُوْنَ ھٰذَا الْوِعَاءَ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا بِالْمَدَدِ الْمُحَمَّدِیِّ وَتَاْیِیْدِہٖ لَا بِالذَّاتِ مِنْ غَیْرِ وَسِیْلَۃٍ اَصْلًا وَ اِنْ تَاَمَّلْتَ فِیْ کَلَامِ الشَّیْخِ الْاَکْبَرِ خَلِیْفَۃِ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِیْنَ خَاتَمِ نَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ مُحْیِ الْمِلَّۃِ

---

(۱) جنید - کرُیَر سلطان الصوفیۃ ابی القاسم سعید بن عبید است ۱۲۔

(۲) ابوبکر - ابوبکر شبلی تلمیذ جنید است و نام او جعفر بن یونس عالم و فقیہ بودہ مذہب مالک داشت و موطا را حفظ کردہ ۱۲ منتہی الارب۔

وَالدِّینِ الشَّیخ مُحَمَّدِ بنِ الْعَرَبِیِّ (۱) قُدِّسَ سِرُّہٗ وَوَفَّقَنَا لِفَهمِ کَلِمَاتِہِ الشَّرِیفَۃِ

---

(۱) وَ هُوَ سَیِّدِی خَاتَمُ الْفَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ اَحْمَدَ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَاتِمِیُّ مِنْ وُلْدِ عَبْدِ اللهِ بنِ حَاتِمٍ اَخِی عَدِیّ بْنِ حَاتِمٍ یُکْنٰی اَبَابَکْرٍ وَ یُلَقَّبُ بِمُحْیِ الدِّیْنِ وَ یُعْرَفُ بِالْحَاتِمِیِّ وَ بِابْنِ عَرَبِیٍّ بِدُوْنِ اَلِفٍ وَّ لَامٍ وُلِدَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ اَوْ لَیْلَتَہٗ سَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَۃَ ۵۶۰ فِی مُرْسِیَّۃَ تُوُفِّیَ رَضِیَ اللهُ عَنْہُ بِدِمَشْقَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ الثَّامِنَ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ سَنَۃَ ۶۳۸ وَ دُفِنَ بِسَفْحِ قَاسِیُوْنَ وَ قَدْ اَرَّخَ مَوْتَہٗ الْکَلْشِی مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ بِقَوْلِہٖ .

اِنَّمَا الْحَاتِمِیُّ فِی الْکَوْنِ فَرْدٌ وَّ هُوَ غَوْثٌ وَّ سَیِّدٌ وَّ اِمَامٌ
کَمْ عُلُوْمٍ اَتٰی بِهَا مِنْ غُیُوْبٍ مِنْ بِحَارِ التَّوْحِیْدِ یَا مُسْتَهَامُ
اِنْ سَاَلْتُمْ مَتٰی تُوُفِّیَ حَمِیْدًا قُلْتُ اَرَّخْتُ مَاتَ قُطْبٌ هُمَامٌ
۸۶ + ۱۱۱ + ۴۴۱

= ۶۳۸

صَفْحَہ ۵۵۴ اور صَفْحَہ ۵۶۱ فتوحاتِ مکیّہ جلد ۴۔
وَقَدْ اَثْنٰی صَاحِبُ الْقَامُوسِ عَلَیْہِ (قَالَ) اِنہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ شَیْخُ الطَّرِیْقَۃِ حَالًا وَّ عِلْمًا وَّ اِمَامُ الْحَقِیْقَۃِ حَقِیْقَۃً وَّ رَسْمًا وَّ مُحْیِ رُسُوْمِ الْمَعَارِفِ فِعْلًا وَ اِسْمًا - کَذَا فِی دُرِّمُخْتَارٍ وَ رَدِّالْمُحْتَارِ صفحہ ۳۲۲ مطبع مِصر۔
عَبْدُ خَاتِمِ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّد نصرُ الله خَانُ الْاَفْغَانِیُّ نَصَرَہُ اللهُ تَعَالٰی الْقَوِیُّ وَ نَصَرَہٗ

لَمَابَقِیَ لَکَ شَائِبَۃٌ وَبَہِمٌ وَشَکٌّ فِی اَنَّ مَا یُلْھَمُوْنَ بِہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمِمَّا یَصْلُحُ ھٰھُنَا اَنَّہٗ عِلْمٌ ضَرُوْرِیٌّ (ذکر) مِّنَ الدِّیْنِ اَنَّ اَوْلِیَاءَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَفْضَلُ مِنْ اَوْلِیَاءِ الْاُمَمِ السَّابِقِیْنَ کَمَا اَنَّ نَبِیَّھُمْ اَفْضَلُ مِنْ نَبِیِّ السَّابِقِیْنَ وَلَا شَکَّ اَنَّ الْاَوْلِیَاءَ الَّذِیْنَ کَانُوْا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مِثْلَ مَرْیَمَ وَ اُمِّ مُوْسٰی وَ زَوْجَۃِ فِرْعَوْنَ کَانَ یُوْحٰی اِلَیْھِمْ وَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ اِلْہَامًا وَلَا یَکُوْنُ الْاَمْرُ خَلْقَ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ حُجَّۃٌ قَاطِعَۃٌ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ الْفَاضِلَۃِ مِنْھُمْ اَفْضَلَ فِیْ تَحْصِیْلِ الْعِلْمِ الْقَطْعِیِّ فَتَکُوْنُ مَفْضُوْلَۃً عَنْھُمْ غَایَۃَ الْمَفْضُوْلِیَّۃِ لِاَنَّ التَّفَاضُلَ لَیْسَ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَ الْفَضْلُ بِمَا عَدَاہُ غَیْرُ مُعْتَدٍ (۱) بِہٖ وَلَا خُلْفَ اَشْنَعُ مِنْ ھٰذَا اللَّازِمِ فَافْھَمْ اِنْتَھٰی صفحہ ۲۰۹ مطبع نولکشور۔

چنانچہ خاتم نقش الولایۃ المحمدیۃ سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَ لَسْتُ بِنَبِیٍّ وَلَا بِرَسُوْلٍ وَّلٰکِنِّیْ وَارِثٌ وَ لِاٰخِرَتِیْ حَارِثٌ۔ فُصُوْصُ الْحِکَمِ صفحہ ۲ ۔ اور فرمایا امام شعرانی قدس سرہ السامی نے وَقَالَ الشَّیْخُ فِی الْبَابِ السَّابِعِ وَالسِّتِّیْنَ وَ ثَلٰثِمِائَۃٍ لَیْسَ عِنْدِیْ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَقْلِیْدٌ لِاَحَدٍ غَیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعُلُوْمُنَا کُلُّھَا مَحْفُوْظَۃٌ مِّنَ الْخَطَاءِ۔ اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرُ صفحہ ۲۴ ج ۱۔

اور فرمایا فَکَیْفَ مَنْ عِنْدَہُ الْکَشْفُ الْاِلٰھِیُّ وَ الْعِلْمُ اللَّدُنِّیُّ (۲) الرَّبَّانِیُّ فَیَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ الْمُنْصِفِ (۳) اَنْ یُّسَلِّمَ (۴) لِھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ مَا یُخْبِرُوْنَ بِہٖ دیکھو الباب العاشر صفحہ ۱۳۶ ج ۱ فتوحات مکیہ اور فرمایا فَھٰذَا حَظُّ اَھْلِ الْکَشْفِ فَھُمُ الَّذِیْنَ اَعْطَاھُمُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ قَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

(۱) مُعْتَدٌّ - کمکرم آمادہ کردہ و موجود۔ تَعْتِیْدٌ امادہ کردن ۱۲۔ (۲) لَدُنْ - بِالْفَتْحِ وَبِضَمِّ الدَّالِ وَ فَتْحِھَا سَاکِنَۃَ النُّوْنِ وَ رُبَیْعَۃٌ تُکْسِرُ یا نزد- وَھُوَ ظَرْفٌ زَمَانِیٌّ وَ مَکَانِیٌّ غَیْرُ مُتَمَکِّنٍ بِمَنْزِلَۃِ عِنْدَ ۱۲۔ (۳) اَلْمُنْصِفُ - انصاف دادنی ۱۲۔ (۴) تَسْلِیْمٌ اِلٰی - گردن دادن بحکم قضا و راضی بودن وسلام کردن و یُعَدّٰی بِعَلٰی ۱۲۔

اَنْ نُّعْطِی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ دیکھو صفحہ ۴۵۶ ج ۳ فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ باب ۳۷۳ نیز فرمایا وَلَسْنَا مِنْ اَہْلِ التَّقْلِیْدِ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَلِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا کَمَا اٰمَنَّا بِہٖ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا شَہِدْنَاہُ عِیَاناً (۱) دیکھو ۳۵۲ ج ۴ فتوحات مکیہ باب ۴۶۷۔

نیز فرمایا : فَوَاللّٰہِ مَا کَتَبْتُ مِنْہُ حَرْفاً اِلَّا عَنْ اِمْلَاءٍ اِلٰہِیٍّ وَّ اِلْقَاءٍ رَبَّانِیٍّ اَوْنَفْثٍ (۲) رُوْحَانِیٍّ فِیْ رُوْعٍ کِیَانِیٍّ دیکھو صفحہ ۴۵۶ فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ ج ۳ باب (۳۷۳)

اور فرمایا : جَمِیْعُ مَا کَتَبْتُہٗ وَ اَکْتُبُہٗ اِنَّمَا ھُوَ عَنْ اِمْلَاءٍ اِلٰہِیٍّ وَ اِلْقَاءٍ رَبَّانِیٍّ اَوْ نَفْثٍ رُوْحَانِیٍّ فِیْ رُوْعٍ کِیَانِیٍّ کُلُّ ذٰلِکَ لِیْ بِحُکْمِ الْاِرْثِ لَا بِحُکْمِ الْاِسْتِقْلَالِ فَاِنَّ النَّفْثَ فِی الرُّوْعِ مُنْحَطٌّ عَنْ رُتْبَۃِ وَحْیِ الْکَلَامِ وَ وَحْیِ الْاِشَارَۃِ وَالْعِبَارَۃِ فَفَرِّقْ یَا اَخِیْ بَیْنَ وَحْیِ الْکَلَامِ وَ وَحْیِ الْاِلْہَامِ تَکُنْ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ۔ دیکھو اَلْیَوَاقِیْتُ وَ الْجَوَاہِرُ صفحہ ۲۴ ج۔۱ لِلْاِمَامِ الشَّعْرَانِیِّ (۳) قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ اَلْمَطْبُوْعُ بِمِصْر

اور فرمایا : وَ وَاللّٰہِ مَا قُلْتُ وَلَا حَکَمْتُ اِلَّا عَنْ نَفْثٍ فِیْ رُوْعٍ مِّنْ رُّوْحٍ اِلٰہِیٍّ قُدُسِیٍّ دیکھو صفحہ ۱۰۱ ج ۳ فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ۔ (باب ۳۲۷)

---

(۱) عِیَاناً - بِالْکَسْرِ یقین در دیدار یُقَالُ لَقِیْتُہٗ عِیَاناً مُعَایَنَۃً لَمْ نَشُکَّ فِیْ رُؤْیَتِہٖ اِیَّاہُ ۱۲

(۲) نَفْثٌ - بِالْفَتْحِ در دمیدن (ض ن) وَھُوَ اَقَلُّ مِنَ التَّفْلِ ۱۲۔

(۳) شَعْرَان - بِالْفَتْحِ چراگاہ شورہ گیاہے کہ از سبزی بہ تیرگی زَنَد و کوہیست نزدیک موصل بسیار گیاہ و بسیار فواکہ و طیور دران باشند ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

اور فرمایا: تمامی ربّانی اِلقاآت، اِلٰہی اِلہامات اور نفس رحمانی میں روحانی نفثات یا فصل الخطاب و حِکَم یا اِلٰہی کشف اور ربّانی لدنی علوم ہمارے تو کیا بلکہ تمامی کائنات اوّلین و آخرین متاخرین و متقدمین کے تمامی القاآت، الہامات، نفثات، فصل الخطاب، اور الٰہی کشف و ربّانی لدنی علوم اللہ تعالیٰ سے براہِ راست نہیں ملتے بلکہ وہ تو بوسیلہ و بواسطۂ سیّد دوسرا علیہ التحیۃ والثناء (سے) ہی ملے ہیں اور ملتے ہیں اور ملتے رہیں گے آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا فرماتے ہیں: اِنَّ مُسْتَمَدَّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مِنْ رُّوْحِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ ھُوَ قُطْبُ الْاَقْطَابِ کَمَا سَیَاْتِیْ بَسْطُہٗ فِیْ مَبْحَثِ کَوْنِہٖ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ فَھُوَ مُمِدٌّ لِجَمِیْعِ النَّاسِ اَوَّلًا وَّ آخِرًا فَھُوَ مُمِدٌّ کُلِّ نَبِیٍّ وَّ وَلِیٍّ سَابِقٍ عَلٰی ظُھُوْرِہٖ حَالَ کَوْنِہٖ فِی الْغَیْبِ وَ مُمِدٌّ اَیْضًا لِکُلِّ وَلِیٍّ لَاحِقٍ بِہٖ فَیُوْصِلُہٗ بِذٰلِکَ الْاِمْدَادِ اِلٰی مَرْتَبَۃِ کَمَالِہٖ فِیْ حَالِ کَوْنِہٖ مَوْجُوْدًا فِیْ عَالَمِ الشَّھَادَۃِ وَ فِیْ حَالِ کَوْنِہٖ مُنْتَقِلًا اِلَی الْغَیْبِ الَّذِیْ ھُوَ الْبَرْزَخُ وَالدَّارُ الْاٰخِرَۃُ فَاِنَّ اَنْوَارَ رِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ مُنْقَطِعَۃٍ عَنِ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ۔ دیکھو اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرُ صفحہ ۲۰ تا ۲۱ المطبوع بمصر۔

اور: ھٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت شیخ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا یوں فرماتے ہیں ھٰذَا عَطَاؤُنَا الْمَحْضُ فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ اَیْ اَطْلِقْ اِرَادَتَکَ وَ اِخْتِیَارَکَ فِی الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَالْاِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ عِنْدَ الْکَمَالِ التَّامِّ وَالْعَطَاءِ الصِّرْفِ اَیِ الْوُجُوْدِ الْمَوْھُوْبِ حَالَ الْبَقَاءِ بَعْدَ الْفَنَاءِ کَمَا شِئْتَ بِغَیْرِ حِسَابٍ عَلَیْکَ فَاِنَّکَ قَائِمٌ بِنَا مُخْتَارٌ بِاخْتِیَارِنَا مُتَحَقِّقٌ بِذَاتِنَا وَ صِفَاتِنَا وَ ذٰلِکَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ وَ اِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنَ مَاٰبٍ (آیۃ ۳۹ سورۃ ص ۳۸) دیکھو تفسیر شیخ الاکبر رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۷۵ ج ۲۔ سہ جانُ و دِلِ مَن بادفدائے شہ بطحا ؛ بادا سرِ ایں خستہ و بلا

اور فرمایا: فَاِذَا اَعْطٰی (اَلْخَلِیْفَۃُ الرَّسُوْلَ) السَّیْفَ وَ اَمْضَی الْفِعْلَ حِیْنَئِذٍ یَکُوْنُ لَہُ الْکَمَالُ فَیَظْھَرُ بِسُلْطَانِ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰھِیَّۃِ فَیُعْطِیْ وَ یَمْنَعُ وَ یُعِزُّ وَ یُذِلُّ وَ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ یَضُرُّ وَ یَنْفَعُ وَ یَظْھَرُ بِاَسْمَاءِ التَّقَابُلِ مَعَ النُّبُوَّۃِ لَا بُدَّ مِنْ ذٰلِکَ۔ فتوحاتِ مکیہ دیکھو صفحہ ۲۷۲ ج ۲۔ (اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ وَ مِائَۃٌ فِیْ مَعْرِفَۃِ کِیْمِیَاءِ السَّعَادَۃِ)

ازیں غم تو بارب برسانم بسوئے شہ بطحا

بقیہ برصفحہ آئندہ باید دید۔

اور فرمایا : اَلْإِنْسَانُ الْكَامِلُ أَقَامَهُ الْحَقُّ بَرْزَخًا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْعَالَمِ فَيَظْهَرُ بِالْأَسْمَاءِ الْإِلٰهِيَّةِ فَيَكُوْنُ حَقًّا وَ يَظْهَرُ بِحَقِيْقَةِ الْإِمْكَانِ فَيَكُوْنُ خَلْقًا۔ دیکھو صفحہ ۳۹۱ ج ۲ (باب ۱۹۸) فتوحاتِ مکیہ شریفہ

اور فرمایا : اِعْلَمْ اَنَّ الْبَرْزَخَ (۱) عِبَارَةٌ عَنْ اَمْرٍ فَاصِلٍ بَيْنَ اَمْرَيْنِ لَا يَكُوْنُ مُتَطَرِّفًا اَبَدًا كَالْخَطِّ الْفَاصِلِ (۲) بَيْنَ الظِّلِّ وَ الشَّمْسِ ۔ صفحہ ۳۰۴ باب ۶۳ ج ۱ فتوحات مکیہ

اور فرمایا البرزخ مِرْآةٌ لِلطَّرَفَيْنِ فَمَنْ ابصره ابصر فيه الطَّرَفَيْنِ لَابُدَّ مِنْ ذٰلِكَ۔ دیکھو صفحہ ۱۳۹ فتوحات مکیہ ج ۳ (باب ۳۳۶) فِىْ مَعْرِفَةِ مَنْزِلِ مُبَايَعَةِ النَّبَاتِ الْقُطْبِ صَاحِبِ الْوَقْتِ فِىْ كُلِّ زَمَانٍ وَهُوَ مِنَ الْحَضْرَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ۔

---

(۱) قوله اَلْبَرْزَخُ هُوَ اَمْرٌ فَاصِلٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ لَايَكُوْنُ مُتَطَرِّفًا اَبَدًا وَ لَيْسَ هُوَ عَيْنَ اَحَدِهِمَا وَلَهُ مِنْ طَرَفَيْهِ حُكْمٌ وَهُوَ الْمَانِعُ الْقَوِىُّ الَّذِىْ يَمْنَعُ كُلًّا مِّنْ طَرَفَيْهِ اَنْ يَنْفِرَ الْاٰخَرَ اَوْ يَذْهَبَ بِهٖ وَ يَتَلَقّٰى طَرَفَيْهِ بِذَاتِهٖ فَيَكْتَسِبُ بِهٰذَا التَّلَقِّىْ مِنْ كُلٍّ مِّنْ طَرَفَيْهِ مَا يُوْصَفُ بِهٖ فَهُوَ مَحْفُوْظٌ مِنَ الطَّرَفَيْنِ وَ وِقَايَةٌ لِلطَّرَفَيْنِ كَالْخَلْقِ بَيْنَ النُّوْرِ وَ الظُّلْمَةِ اَنَّهٗ بَرْزَخٌ لَايَتَّصِفُ بِالظُّلْمَةِ لِذَاتِهٖ وَلَا بِالنُّوْرِ لِذَاتِهٖ فَهُوَ الْبَرْزَخُ وَالْوَسَطُ الَّذِىْ لَهٗ مِنْ طَرَفَيْهِ حُكْمٌ۔ وَالتَّشْرِيْحُ النَّفِيْحُ فِى الْبَابِ الْمُوْفِى السِّتِّيْنَ وَ ثَلٰثِمِائَةٍ (۳۶۰) مِنَ الْفُتُوْحَاتِ الْمَكِّيَّةِ صفحة ۲۷۴ ج ۳ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَّرَهٗ۔

(۲) قَوْلُهٗ كَالْخَطِّ الْفَاصِلِ بَيْنَ الظِّلِّ وَ الشَّمْسِ اِلَخْ۔ اَوْ كَالْخَلْقِ بَيْنَ النُّوْرِ وَالظُّلْمَةِ اَوِ الْمُمْكِنِ بَيْنَ الْوُجُوْدِ وَ الْعَدَمِ كُلُّهَا بَرَازِخُ وَالتَّشْرِيْحُ الْوَضِيْحُ عَلٰى صَفْحَةِ ۲۷۴۔ ج ۳۔ (باب ۳۶۰) مِنَ الْفُتُوْحَاتِ الْمَكِّيَّةِ فَانْظُرْ هُنَاكَ ۱۲۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَّرَهٗ۔ (بقیہ ابیات صفحہ لاحقہ) داغ وتپش وسوز

اور فرمایا: اَلْبَرْزَخُ کُلُّ اَمْرَیْنِ یَفْتَرِقَانِ اِذَا تَجَاوَرَا اِلٰی بَرْزَخٍ لَیْسَ ھُوَ عَیْنَ اَحَدِھِمَا وَ فِیْہِ قُوَّۃُ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا الخ۔ دیکھو صفحہ ۳۰۴ ج ۱ فُتُوْحَاتِ مَکِّیَّۃ شریفہ۔ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ (۶۳) فِیْ مَعْرِفَۃِ بَقَاءِ النَّاسِ فِی الْبَرْزَخِ بَیْنَ الدُّنْیَا وَ الْبَعْثِ۔

اور فُتُوْحَاتِ مَکِّیَّۃ ج ۳ کے صفحہ ۱۴۲ باب ۳۳۷ پر فرمایا: وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَمَّا جَعَلَ مَنْزِلَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السِّیَادَۃَ فَکَانَ سَیِّدًا وَ مَنْ سِوَاہُ سُوْقَۃٌ (۱) عَلِمْنَا اَنَّہٗ لَا یُقَاوَمُ فَاِنَّ السُّوْقَۃَ لَا تُقَاوِمُ مُلُوْکَھَا فَلَہٗ مَنْزِلٌ خَاصٌّ وَ لِلسُّوْقَۃِ مَنْزِلٌ وَ لَمَّا اُعْطِیَ ھٰذِہِ الْمَنْزِلَۃَ وَ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَ الطِّیْنِ عَلِمْنَا اَنَّہُ الْمُمِدُّ لِکُلِّ اِنْسَانٍ کَامِلٍ مَّبْعُوْثٍ بِنَامُوْسٍ اِلٰھِیٍّ اَوْ حِکَمِیٍّ وَ اَوَّلُ مَا ظَھَرَ مِنْ ذٰلِکَ فِیْ اٰدَمَ حَیْثُ جَعَلَہُ اللّٰہُ خَلِیْفَۃً عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَدَّہٗ بِالْاَسْمَاءِ کُلِّھَا مِنْ مَقَامِ جَوَامِعِ الْکَلِمِ الَّتِیْ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَظَھَرَ بِعِلْمِ الْاَسْمَاءِ کُلِّھَا عَلٰی مَنِ اعْتَرَضَ عَلَی اللّٰہِ فِیْ وُجُوْدِہٖ وَ رَجَّحَ نَفْسَہٗ عَلَیْہِ ثُمَّ تَوَالَتِ الْخَلَائِفُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی اَنْ وَصَلَ زَمَانُ وُجُوْدِ صُوْرَۃِ جِسْمِہٖ لِاِظْھَارِ حُکْمِ مَنْزِلَتِہٖ بِاجْتِمَاعِ نَشْاَتَیْہِ فَلَمَّا بَرَزَ کَانَ کَالشَّمْسِ اِنْدَرَجَ فِیْ نُوْرِہٖ کُلُّ نُوْرٍ فَاَقَرَّ مِنْ شَرَائِعِہِ الَّتِیْ وَجَدَ بِھَا نُوَّابَہٗ (۲) مَا اَقَرَّ وَ نَسَخَ مِنْھَا مَا نَسَخَ وَ ظَھَرَتْ عِنَایَتُہٗ بِاُمَّتِہٖ لِحُضُوْرِہٖ وَ ظُھُوْرِہٖ فِیْھَا وَ اِنْ کَانَ الْعَالَمُ الْاِنْسَانِیُّ وَ النَّارِیُّ کُلُّہٗ اُمَّتَہٗ وَلٰکِنْ لِھٰؤُلَاءِ خُصُوْصُ وَصْفٍ فَجَعَلَھُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ھٰذَا الْفَضْلَ اَعْطَاہُ ظُھُوْرُہٗ بِنَشْاَتَیْہِ فَکَانَ مِنْ فَضْلِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلَی الْاُمَمِ اَنْ اَنْزَلَھَا مَنْزِلَۃَ خُلَفَائِہٖ فِی الْعَالَمِ قَبْلَ ظُھُوْرِہٖ اِذْ کَانَ اَعْطَاھُمُ التَّشْرِیْعَ فَاَعْطٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ الْاِجْتِھَادَ فِیْ نَصْبِ الْاَحْکَامِ وَ اَمَرَھُمْ اَنْ یَحْکُمُوْا

(۱) قَوْلُہٗ سُوْقَۃٌ - بِالضَّمِّ رعیت و مردم فرومایہ واحد و جمع و مذکر و مؤنث دَرْ وَیْ یکسان است۔ وَ قَدْ یُجْمَعُ عَلٰی سُوَقٍ کَصُرَدٍ ۱۲۔

(۲) قولہ نُوَّابَہٗ - نُوَّابٌ وَ نُوَّاب و نَوَاب ہر سہ صحیح اند۔ نَابَ عَنْہُ نَوْبًا بِالْفَتْحِ وَ مَنَابًا برجای وی ایستاد و قائم مقام شد۔ صِیْغَۃُ مُبَالَغَۃ نَابَ اِلَی اللّٰہِ باز گشت از گناہ۔ نائب - قائم مقام (ن) ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

بِمَا اَدَّاهُمْ اِلَيْهِ اِجْتِهَادُہُمْ فَاَعْطَاهُمُ التَّشْرِيْعَ فَلَحِقُوْا بِمَقَامَاتِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِیْ ذٰلِکَ وَ جَعَلَهُمْ وَرَثَةً لَّهُمْ لِتَقَدُّمِهِمْ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ الْمُتَاَخِّرَ يَرِثُ الْمُتَقَدِّمَ بِضَرُوْرَةٍ فَيَدْعُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ الخ۔

اور فرمایا : فَخَلَقَ الْاِنْسَانَ الْكَامِلَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ وَ مَكَّنَهُ بِالصُّوْرَةِ مِنْ اِطْلَاقِ جَمِيْعِ اَسْمَائِهٖ عَلَيْهِ فَرْدًا فَرْدًا وَ بَعْضًا بَعْضًا لَا يَنْطَلِقُ عَلَيْهِ مَجْمُوْعُ الْاَسْمَاءِ مَعًا فِی الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ لِيَتَمَيَّزَ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ الْكَامِلِ فَمَا مِنْ اِسْمٍ مِّنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى وَ كُلُّ اَسْمَاءِ اللّٰهِ حُسْنٰى اِلَّا وَ لِلْعَبْدِ الْكَامِلِ اَنْ يُّدْعٰى بِهَا كَمَا لَهٗ اَنْ يَّدْعُوَ سَيِّدَهٗ بِهَا۔ صفحہ ۲۰۹ جلد ۳ فتوحاتِ مکیہ۔ (اَلْبَابُ السَّبْعُوْنَ وَ ثَلٰثِمِائَةٍ)

اور فرمایا : فَلَا يُسَمّٰى خَلِيْفَةً اِلَّا بِكَمَالِ الصُّوْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ فِيْهِ اِذِ الْعَالَمُ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اِلَيْهَا۔ صفحہ ۱۵۶ - ۱۵۷ ج ۳ فتوحات مکیہ۔ (اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ وَ ثَلٰثِمِائَةٍ ۳۴۰)

اور فرمایا : فَالْاِنْسَانُ ذُوْ نِسْبَتَيْنِ كَامِلَتَيْنِ : نِسْبَةٌ يَدْخُلُ بِهَا اِلَى الْحَضْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَ نِسْبَةٌ يَدْخُلُ بِهَا اِلَى الْحَضْرَةِ الْكِيَانِيَّةِ فَيُقَالُ فِيْهِ "عَبْدٌ" مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ مُكَلَّفٌ وَ لَمْ يَكُنْ ثُمَّ كَانَ كَالْعَالَمِ وَ يُقَالُ فِيْهِ "رَبٌّ" (۱) مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ خَلِيْفَةٌ وَ مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ وَ مِنْ حَيْثُ اَحْسَنِ التَّقْوِيْمِ وَ لِذٰلِكَ اَیْ لِكَوْنِ اٰدَمَ لَهٗ جِهَةُ رُبُوْبِيَّةٍ بِهَا يُنَاسِبُ الْحَقَّ سُبْحَانَهٗ وَجِهَةُ عُبُوْدِيَّةٍ بِهَا يُنَاسِبُ الْخَلْقَ جَعَلَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ خَلِيْفَةً فِیْ خَلِيْقَتِهٖ لِيَاْخُذَ بِجِهَةِ الرُّبُوْبِيَّةِ

---

(۱) قَوْلُهٗ وَ يُقَالُ فِيْهِ "رَبٌّ" - اَلرَّبُّ بِالْفَتْحِ پروردکار و خداوند وَهُوَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يُطْلَقُ عَلٰى غَيْرِ اللّٰهِ وَ لَا يُقَالُ لِغَيْرِهٖ اِلَّا بِالْاِضَافَةِ اَوْ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ وَ قَدْ قَالُوْا فِی الْجَاهِلِيَّةِ لِلْمَلِكِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حِلِّزَةَ فِیْ مُعَلَّقَتِهٖ

وَهُوَ الرَّبُّ وَ الشَّهِيْدُ عَلٰى يَوْمِ الْحِيَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءُ

بقیہ بر صفحہ آئندہ ------

وَ نَشَائِرِ الرُّوحَانِیَّۃِ عَنِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مَا یَطْلُبُہٗ الرَّعَایَا وَ یَبْلُغُہٗ بِجِھَۃِ الْعُبُوْدِیَّۃِ بِنَشَائِرِ الْجِسْمَانِیَّۃِ اِلَیْھِمْ فَبِھَاتَیْنِ الْجِھَتَیْنِ یَتِمُّ اَمْرُ خِلَافَتِہٖ کَمَا قَالَ سُبْحَانَہٗ وَلَوْ جَعَلْنَاہُ مَلَکًا لَّجَعَلْنَاہُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَیْھِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ۔ آیۃ ۹ الانعام ۶ لِیُجَانِسَکُمْ فَیُبَلِّغَکُمْ اَمْرِیْ۔ دیکھو نقش الفصوص شریف۔

اور علامہ عبدالرحمن جامی افغانی قدس سرہ السامی نقد النصوص کے صفحہ ۱۰۲ پر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں : "آدم بہ اعتبارِ آنکہ تربیت عالَم میکند از مَرْتَبۂ خِلَافَتْ مَظْھَرِیَّتْ جَامِعْ مَرْ اَسْمَاءِ و صِفَاتِ اِلٰھِیَّہْ را و مِرْآتِ ھُوِیَّۃ است پس بہ این اعتبار رَبّ باشد و بہ اعتبار آنکہ اُو نیز مَرْبُوبِ ذات است و بہ صفتِ عُبُوْدِیَّتْ مَوْصُوْف، عَبْدْ بَاشَدْ" اِنْتَھٰی۔

* پچھلے صفحے کا حاشیہ

اَرَادَ بِہٖ الْمَلِکَ وَ ھُوَ الْمُنْذِرُ مَاءَ السَّمَآءِ و گاہی مُخَفَّفْ آید و نیز گاہی باء دوم را بیا بدل کنند دَرْ قَسَمْ وَ مِنْہُ قَوْلُھُمْ لَاوَرَبِیْکَ لَااَفْعَلُ کَذَا یعنی قسم پروردگار تو است۔ وَرَبُّ کُلِّ شَیْءٍ مالک و مستحق آن چیز و صاحب و یار آن است و برادر کلان قولہ تعالی یٰمُوْسٰی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَھَا اَبَدًا مَّادَامُوْا فِیْھَا فَاذْھَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَآ ای انت و ھارون و پادشاہ و منعم و مولی و سید وَ مِنْہُ حَدِیْثُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ وَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّھَا یَعْنِیْ اَنَّ الْاَمَۃَ تَلِدُ لِسَیِّدِھَا وَلَدًا فَیَکُوْنُ لَھَا کَالْمَوْلٰی لِاَنَّہٗ فِی الْحَسَبِ کَاَبِیْہِ اَرَادَ کَثْرَۃَ السَّرَارِیْ "کنیزکان" بِکَثْرَۃِ السَّبْیِ وَ ظُھُوْرِ التَّمَتُّعِ یا مراد آنست کہ کنیزکان ملوک را زایند پس مادر از جملہ رعایا باشد یا مراد از فساد زمانست از جہتِ کثرتِ اُمَّھَاتِ اولاد و شُیُوْعِ فروخت آنہا پس گاہ افتد کہ شخصے نادانستہ مادرِ خود را خرید کند یا مراد عقوق اولاد است یعنی پسران با مادران بطورے پیش آیند از اِہَانَتْ وَ شَتَمْ کہ سَیِّدَانْ بَاَوْھَانْ۔ وَ یُرْوٰی رَبَّتَھَا وَالتَّاءُ بِاِعْتِبَارِ النَّسَمَۃِ لِیَشْمُلَ الذَّکَرَ وَ الْاُنْثٰی اَرْبَابٌ وَ ربوب جمع ۱۲۔ منتہی الارب و صراح۔ (منہ)

** وَانْظُرْ کِتَابَ الْاِیْمَانِ ص۱۲ وَکِتَابَ التَّفْسِیْرِ ص۷۰ صحیح البخاری ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

عہ خرج البخاری فی العجم عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ انہ (۱۹۱) تداولہ بضعۃ عشر من ربّ الی ربّ حفظ ۶۲ بخاری

حضرتِ شیخ اکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نقدُ النصوص کے فصِ آدمی کے صفحہ ۱۰۷ پر فرماتے ہیں:

وَمِنْ هٰهُنَا اَیْ مِنْ هٰذَا الْمَقَامِ حَیْثُ یُفْهَمُ مِنْهُ كَوْنُ الْاِنْسَانِ رَبًّا (۱) مِنْ حَیْثُ بَاطِنِهٖ، عَبْدًا مِنْ حَیْثُ ظَاهِرِهٖ، یُعْلَمُ اَنَّہٗ اَیِ الْاِنْسَانُ نُسْخَۃٌ مُّنْتَسِخَۃٌ مِّنَ الصُّوْرَتَیْنِ مُطَابِقَۃٌ لَّهُمَا: صُوْرَۃِ الْحَقِّ الْمُشْتَمِلِ عَلَیْهَا نَشْاَۃٌ

---

(۱) قولہ ربًّا - رَبَّ (ن) فراہم آوردن و افزون کردن ولازم گرفت و آرام نمود و اقامت و رزید و مہتری کرد بر قومے و رَبَّ الْاَمْرَ نیکو کرد کار را و تمام کامل گردانید آن را و کذا رَبَّ ضَیْعَتَہٗ اَیْ اَصْلَحَهَا و رَبَّ الدُّهْنَ خوشبو کرد روغن را و رَبَّ الشَّیْءَ مالکِ آن چیز گردید و کذا رَبَبْتُ الْقَوْمَ اَیْ سُسْتُهُمْ و كُنْتُ فَوْقَهُمْ ۱۲۔ منتہی الارب و صراح۔

ابنِ شاہِیْن سَیِّدِنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا سے راوی کہ سَیِّدِ دُوسَرا نَبِیِّ کَرِیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْصَار کے ایک باغ میں داخل ہوئے دیکھا کہ اُس باغ میں ایک اونٹ ہے پس جب اُس نے نَبِیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیا تو نالہ و گریہ شروع کر لیا۔ اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہے تو نَبِیِّ کَرِیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس اونٹ کے پاس آئے اور اُس کے دونوں ذِفْرَوں پر یعنی ان جگہوں پر دَسْتِ اَقْدَس پھیر لے جن پر آنسو بہتے ہیں تو اسی وقت اونٹ کو سُکُون ہوا تو قرار آیا۔ پھر سَیِّدِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا نے آواز دی مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ اس اونٹ کا رَبّ کون ہے۔ یہ اونٹ کس کا ہے تو اَنْصَار میں سے ایک جوان آیا اور عرض کیا یہ میرا ہے اے اللہ کے رسول۔ تو رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تو اللہ سے اس چوپائے کے حق میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنا دیا کیوں نہیں ڈرتا۔ اس نے مجھ سے شکایت کی کہ تو اسے بھوکا

بقیہ بر صفحہ آئندہ ------

عہ قولہ ربیت القوم ۱؎ قال بحر العلوم ملک العلماء الانصاری الافغانی الہروی ثم اللکھنوی

ابو العیاش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد المتوفی سنہ ۱۲۲۵ خمس وعشرین بعد الالف والمائتین ......

جَمْعِیَّتِہِ الْبَاطِنَۃِ، وَصُوْرَۃِ الْعَالَمِ الْمُشْتَمِلِ عَلَیْہَا نَشْاَۃُ تَفْرِقَتِہِ الظَّاہِرَۃِ وَھَاتَانِ الصُّوْرَتَانِ ھُمَا یَدَا الْحَقِّ اللَّتَانِ خَلَقَ بِہِمَا اٰدَمَ اِنْتَہٰی۔

پچھلے صفحے کا حاشیہ

رکھتا ہے اور کام، محنت اس سے زیادہ لیتا ہے۔ سَنَدْ کے لحاظ سے مصابیح میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث پاک کے کلمات یوں ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ (ص) فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاہُ فَسَکَنَ ثُمَّ قَالَ مَنْ رَبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ فَتًی مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ھٰذَا لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَہِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَ تُدْئِبُہٗ۔ قَالَ فِی الْمَصَابِیْحِ وَ ھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ دیکھے ۲۸۰ الْاَنْوَارُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ۔

ذات (ص) کا آنا دیکھو یا ۱۲ [illegible]

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَہٗ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ وَ کَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ ھَدَفًا (اَیْ بِنَاءً مُّرْتَفِعًا) اَوْ حَائِشَ (ھُوَ النَّخْلُ الْمُلْتَفُّ الْمُجْتَمِعُ) نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَنَّ (اَیْ بَکٰی) وَ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ (اَیْ سَالَتْ) فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاہُ (مَقْصُوْرَۃٌ وَّالِفُھَا لِلتَّانِیْثِ) فَسَکَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ فَتًی مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَہِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَ تُدْئِبُہٗ (اَیْ تُتْعِبُہٗ) ۱۲۔ صفحہ ۳۴۵ اَبُوْدَاوٗدَ، کِتَابُ الْجِہَادِ، بَابُ مَا یُؤْمَرُ بِہٖ مِنَ الْقِیَامِ عَلَی الدَّوَابِ وَالْبَہَائِمِ۔

ای تعاہدوا [illegible]

اور فرمایا : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ لِاَنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا عَنِ اللّٰهِ بَلْ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاللّٰهِ بَلْ لَا يَنْطِقُ اِلَّا لِلّٰهِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ صُوْرَتُهٗ۔ صفحہ ۱۲۲ ج ۴ باب ۴۸۶ فتوحات مکیہ شریف۔ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَ الثَّمَانُوْنَ وَاَرْبَعُمِائَةٍ۔

اور فرمایا : وَلٰكِنَّ الْخِلَافَةَ لَمَّا كَانَتْ رُبُوْبِيَّةً فِي الظَّاهِرِ لِاَنَّهٗ يَظْهَرُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ فَيَتَصَرَّفُ فِي الْمُلْكِ بِصِفَاتِ سَيِّدِهٖ ظَاهِرًا وَ اِنْ كَانَتْ عُبُوْدِيَّتُهٗ لَهٗ مَشْهُوْدَةً فِيْ بَاطِنِهٖ فَلَمْ تَعُمَّ عُبُوْدِيَّتُهٗ جَمِيْعَهٗ عِنْدَ رَعِيَّتِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اَتْبَاعُهٗ وَ ظَهَرَ مُلْكُهٗ بِهِمْ وَ بِاِتِّبَاعِهِمْ وَ الْاَخْذِ عَنْهُ فَكَانَ فِيْ مُجَاوَرَتِهِمْ بِالظَّاهِرِ اَقْرَبَ وَ بِذٰلِكَ الْمِقْدَارِ يَسْتَتِرُ عَنْهُ مِنْ عُبُوْدِيَّتِهٖ فَاِنَّ الْحَقَائِقَ تُعْطِيْ ذٰلِكَ وَ لِذٰلِكَ كَثِيْرًا مَّا يَنْزِلُ فِي الْوَحْيِ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ (آیۃ ۱۱۰ اَلْكَهْفَ ۱۸ و ۶ فُصِّلَتْ ۴۱) وَ هٰذِهٖ آيَةُ دَوَاءٍ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ فَبِهٰذَا الْمِقْدَارِ كَانَتْ اَحْوَالُ الْاَنْبِيَاءِ الرُّسُلِ فِي الدُّنْيَا الْبُكَاءَ وَ النَّوْحَ فَاِنَّهٗ مَوْضِعٌ تُتَّقٰى فِتْنَتُهٗ۔ صفحہ ۵۰ ج ۴ فتوحات مکیہ۔ (اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ وَ ثَلٰثُمِائَةٍ فِيْ مَعْرِفَةِ مَنْزِلِ الْبُكَاءِ وَ النَّوْحِ مِنَ الْحَضْرَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ) فَانْظُرْ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى۔ وَصْلٌ فِيْ فَصْلِ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْمُعْتَكِفُ (ن) صفحہ ۳۳۳ فتوحات مکیہ ج ۱

۱۲۲ دفترِ چہارم شرح مثنوی (سَيِّدُ الْوَرٰى عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ کے اِستغفار کے عِلَم و اَسرار) اور جناب سَيِّدُنَا مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُ الْعُلُوْمِ حدیث نبوی (عَلٰى مُحَدِّثِهٖ اَلْفُ اَلْفِ التَّحِيَّةِ وَ الثَّنَاءِ) اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً کا مرادی ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بدرستیکہ من اِستغفار میکنم اَللّٰہ را بہفتاد بار مُراد اَز ہفتاد عددِ معین نیست بلکہ مُراد کثرت است در توجیہِ اِستغفار عُلماء ظاہر آنچہ گفتند گفتند وظاہر آنست کہ از عروض احوالِ متعالیہء اُو صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ باین حال می آورد کہ بربوبیّتہ ظاہر شود پس استغفار میکرد و طلبِ مغفرت میکرد یعنی سترِ ربوبیّت خود بہ ربوبیّت حق ظاہر باشد و عبدیّت اُو صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ ظاہر باشد۔

مَنْقُوْلُ اَزْ سَیِّدِزَمَانْ کِہْ قَدَمِ اُوْ بَرْقَلْبِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ دَاشْتْ غَوْثْ وُ قُطْبِ اَکْبَرْ اَلشَّیْخْ مُحْیِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ دَرْ نَسَبْ وُ حَسَبْ سَیِّدْ عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ مُحِبِّیْہِ (۱)

---

(۱) یعنی اَللّٰہُ تَعَالٰی اپنے مَحْبُوْبْ غوث کے مُحِبّ کو محبوب رکھتا ہے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے۔ یہ بھی یقینی ہے کہ اَللّٰہُ تعالٰی کا محبوب گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ وہی کرتا ہے جو اس کے محبوب کو محبوب ہو تو اَللّٰہُ تَعَالٰی اپنے محبوب کو بقدر اِتِّبَاعْ وُ بِقَدَرِ نصیبِ محبت، روشن استعداد عطا فرمادیتا ہے اور اسی طرح کے علمی، عملی تَامَّہ کَمَالَاتْ دیتا ہے اور فَوْقِ تَامَّہ بھی اَعْنِیْ بِہٖ تکمیلی قدرت بھی۔

اِمَامِ ہُمَامُ اَحْمَدْ رِضَا خَانْ اَلْغَافِی مُقَرِّیْ ثُمَّ الْبَرِیْلِوِیْ غَوْثِ پَاکْ کے مَدْحْ کرتا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا سے اپنا اِنْتِسَابْ کرتا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کے بَابِ عَالِی کے سَگَانْ سے اپنا رِشْتَہ جُوڑتا ہے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا سے حَاجَتْ رَوَائِی کی درخواست کرتا ہے۔ اس مَدْحِیَہ نَظْم یا نظم میں آپ اِمَامِ ہُمَامْ کے عِلْمِی وُ عَمَلِی کَمَالَاتِ تَامَّہ اور تکمیلی قُدْرَتِ عَطَائِیَّہ اور روشن اِسْتِعْدَادِ خُدَادَادْ نیز غَوْثِ اَعْظَمْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مَقَامْ وُ مَقَامُ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَ لَا یُدَامُ اِلَّا بِالْمَدَدِ الْمُحَمَّدِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ شَاءَ کا بِشَرْ وُ تَامَّہ اندازہ بخوبی لگا سکیں گے۔ آپ کے اَشْعَارْ یُوْنْ فَیْضْ بَارْ ہیں:

اور فرمایا! اِنْتِسَابُ الْمُدَّاحِ اِلٰی کِلَابِ الْبَابِ الْعَالِیْ

بَرْسَرِ خُوَانِ کَرَمْ مَحْرُوْمْ نَگْزَارَنْدْ سَگْ

مَنْ سَگْ وُ اَبْرَارْ مِہْمَانَانْ وُ صَاحِبْ خُوَانْ تُوْئِیْ

سَگْ بَیَانْ نَتْوَانَدُ وُ جُوْدَتْ نَہْ بَایَدِ بَیَانْ

کَامِ سَگْ دَانِیْ وُ قَادِرْ بَرْعَطَائِےْ آنْ تُوْئِیْ

گَرْ بَسَنْگِےْ مِیْزَنِیْ خُوْدْ مَالِکِ جَانْ وُ تَنِیْ

وَرْبَہْ نِعْمَتْ مِیْ نَوَازِیْ مِنَّتِ مَنَّانْ تُوْئِیْ

کہ بود آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ منتقل مے شد در احوال و سیر میکرد در منازل قرب پس اورا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظاہر میشد نزد عروض حال آخر کہ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ ________________

پارۂ نانے بفرما تا سوئے من افگنند
ہمت سگ اینقدر دیگر نوال افشان تو ئی

منکہ سگ باشم زکوئے تو کجا بیرون روم
چون یقین دانم کہ سگ را نیز وجہ نان توئی

در کشادہ، خوان نہادہ، سگ گرسنہ، شہ کریم
چیست حرف رفتن و مختار خوان و زان توئی

دور بنشینم زمین بوسم فتم لا بہ کنم
چشم در تو بندم و دانم کہ ذوالاحسان توئی

للہ العزۃ سگ ہندی و در کوئے تو بار
آیے ابن رحمۃ للعالمین ای جان توئی

ہر سگے را بردر فیضت جنان دل می دہند
مرحبا خوش آو بنشین سگ نہ مہمان توئی

گر پریشان کرد وقت خادمانت عو عوم
خامش اہل درد را مہسند چون درمان توئی

وای من گر جلوہ فرمائی و "من" مانَد بمن عــہ
"من" زمن بستان و جایش در دلم بنشان "توئی"

قادری بودن رضا را مفت باغ خلد داد
من نمی گفتم کہ آقا مایۂ غفران توئی

عــہ بینی وبینک "انی" ینازعنی ؛ فارفع بفضلک "انی" من البین ۔ قالہ الحلاج قدس سرہٗ ۲ عــہ

عــہ انظر صفحہ ۲۲۷ ج ۲ تفسیر الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ

دَرْ اِیفَائِے حُقُوقْ وُ حُدُودْ وآنْ حَالْ قُصُورِیْ (۱) وَاقِعْ شُدْ پس اِسْتِغْفَارْ میکرد۔ اِنْتَہٰی
واین ظہورِ تقصیر بسبب کمالِ اوبود درمقام عَبْدِیَّتْ کہ اینِ مَقام اقتضائے میکرد کہ معترف بتقصیر باشد وَرْنَہ اُوصَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حَکِیْمِ کامل بود کہ اِیفَائِے حُدُودْ وُ حُقُوقِ بر حال بِوَجْہِ اَتَمّ میکرد و آنچہ کہ سابق گفتہ شد قریبِ این منقول است بلکہ اگر تحقیق کردہ شود عَیْنِ اوست کہ تَبَیُّن تقصیر درایفائے حدود بہمین خوف ظہورْ بَرْکُوبِیَّۃْ اسْت کہ مقامِ کامِلِ او صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حُکْمْ میکرد بانیکہ اِسْتِغْفَارْ اَزُو ظُہورْ کُنَدْ۔
وَاَزْ کلامِ مَوْلَوِی قُدِّسَ سِرُّہٗ

بَمْچُو پَیْغَمْبَرْ زِگُفْتْ وُ اَزْنِثَارْ
تَوْبَہْ آرَمْ رُوزْمَن ہَفْتَادْ بَارْ

ظاہر میشود کہ اِسْتِغْفَارْ ازاِظْہَارِ اَسْرَارْ بود کہ حالت گاہی عارض میشد کہ جان اومست شد کہ اسرار را ازین مستی ظاہر کند چنانکہ دَرْوَقْتِ مَرَضْ قِرْطَاسْ طَلَبِیدْ تا اَسْرَارْ را بِوَجْہِ اَتَمّ اِظْہَارْ کُنَدْ لِہٰذَا اَمِیرُالْمُؤْمِنِیْن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہٗ مَعْرُوضْ داشتند کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا پس اَزِیْن اِظْہَارِ اَسْرَارْ اِسْتِغْفَارْ مے کرد و درقِصّۂ قرطاس نیز ہمچنین وَاقِعْ شد کہ در رِوَایَتِ مُسْلِمْ درصَحِیْح وَیْ واقع است کہ چون امیر المؤمنین معروض داشتند کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا آنْسَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَرمُودْ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ بگذارید مرا پس آنکہ من دران ہستم بہتر است پس تَصْوِیْبْ فرمود رَایِ آنکسان را کہ تَوَقُّفْ کردند در اِسْتِکْتَابْ و قولِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنْ عُمَرْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ را کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا واین بسبب آن بُوْدْ کہ آنْسَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ بَکَشْفِ اَسْرَارِ اَنْوَارْ مَاْمُورْ نَبُودْ مگر بِوَجْہِیکہ دَرْکِتَابُ اللّٰہِ اسْتْ وَاَزْکَشْفِ مَافَوْقِ آنْ اِجْتِنَابْ مِیکَرْدْ اَگَرْچِہ کَشْفْ

---

(۱) قُصُورِیْ - قَصَرَ عَلٰی (ن) قَصْراً وَ قَصَرَ عَنِ الْاَمْرِ قُصُوراً باز اِیْسْتَادْ از کار ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

بوقتِ عروضِ حال مُباح بود لیکن مقامِ او میخواست ترک آن پس تصویب فرمود قولِ امیرُ المؤمنین عُمَر را۔ باستغفار مشغول شد و فرمود اَللّٰھُمَّ اَنتَ الرَّفِیقُ الْاَعْلٰی اِینْ وَجْہ باوجہین آولیٰن منافات ندارد کہ جائز است کہ وجود اِسْتِغفار ہمہ ہا باشد۔ ۱۴۴ دفترِ چہارم شرح مثنوی بحرُ العلوم مَلِکُ العُلَمَاء ابو عیاش عَبدُ العلی افغانی بروی ثُمّ اللکھنوی الفرنگی محلی۔

اور خاتم نقش الولایۃ المحمدیۃ الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا آیتِ کریمہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (الآیۃ ۳۱ - آل عمران ۳) کی تشریح صحیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

لَمَّا کَانَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ حَبِیْبَہٗ فَکُلُّ مَنْ یَدَّعِی الْمَحَبَّۃَ لَزِمَہٗ اِتِّبَاعُہٗ لِاَنَّ مَحْبُوْبَ الْمَحْبُوْبِ مَحْبُوْبٌ فَتَجِبُ مَحَبَّۃُ النَّبِیِّ وَ مَحَبَّتُہٗ اِنَّمَا تَکُوْنُ بِمُتَابَعَتِہٖ وَ سُلُوْکِ سَبِیْلِہٖ قَوْلًا وَّ عَمَلًا وَّ خُلْقًا وَّ حَالًا وَّ سِیْرَۃً وَّ عَقِیْدَۃً وَلَا تَمَشّٰی دَعْوَی الْمَحَبَّۃِ اِلَّا بِھٰذَا فَاِنَّہٗ قُطْبُ الْمَحَبَّۃِ وَ مَظْھَرُہٗ وَ طَرِیْقَتُہٗ طِلَسْمُ الْمَحَبَّۃِ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنْ طَرِیْقَتِہٖ نَصِیْبٌ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مِنَ الْمَحَبَّۃِ نَصِیْبٌ وَ اِذَا تَابَعَہٗ حَقَّ الْمُتَابَعَۃِ نَاسَبَ بَاطِنُہٗ وَ سِرُّہٗ وَ قَلْبُہٗ وَ نَفْسُہٗ بَاطِنَ النَّبِیِّ وَ سِرَّہٗ وَ قَلْبَہٗ وَ نَفْسَہٗ وَھُوَ مَظْھَرُ الْمَحَبَّۃِ فَلَزِمَ بِھٰذِہِ الْمُنَاسَبَۃِ اَنْ یَّکُوْنَ لِھٰذَا الْمُتَابِعِ قِسْطٌ مِّنْ مَحَبَّۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِقَدْرِ نَصِیْبِہٖ مِنَ الْمُتَابَعَۃِ فَیُلْقِی اللّٰہُ تَعَالٰی مَحَبَّتَہٗ عَلَیْہِ وَ یَسْرِیْ مِنْ بَاطِنِ رُوْحِ النَّبِیِّ نُوْرُ تِلْکَ الْمَحَبَّۃِ اِلَیْہِ فَیَکُوْنُ مَحْبُوْبًا لِّلّٰہِ مُحِبًّا لَّہٗ وَ لَوْلَمْ یُتَابِعْہُ لَخَالَفَ بَاطِنُہٗ بَاطِنَ النَّبِیِّ فَبَعُدَ عَنْ وَّصْفِ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ وَ زَالَتِ الْمُحِبِّیَّۃُ عَنْ قَلْبِہٖ اَسْرَعَ مَا یَکُوْنُ اِذْ لَوْلَمْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَمْ یَکُنْ مُحِبًّا لَّہٗ۔

وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ کَمَا غَفَرَ لِحَبِیْبِہٖ حَیْثُ قَالَ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ ذَنْبُہُ الْمُتَقَدِّمُ ذَاتُہٗ وَ الْمُتَاَخِّرُ صِفَاتُہٗ فَکَذَا ذُنُوْبُ الْمُتَابِعِیْنَ کَمَا قَالَ تَعَالٰی لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ یَمْحُو ذُنُوْبَ صِفَاتِکُمْ وَ ذَوَاتِکُمْ رَّحِیْمٌ یَھَبُ لَکُمْ وُجُوْدًا وَ صِفَاتٍ حَقَّانِیَّۃً خَیْرًا مِّنْھَا

ثُمَّ نَزَلَ عَنْ هٰذَا الْمَقَامِ لِاَنَّہٗ اَعَزُّ مِنَ الْکِبْرِیْتِ الْاَحْمَرِ وَ دَعَا هُمْ اِلٰی مَاهُوَ اَعَمُّ مِنْ مَقَامِ الْمَحَبَّةِ وَ هُوَ مَقَامُ الْاِرَادَةِ فَقَالَ قُلْ اَطِیْعُو اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ اَیْ اِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا مُحِبِّیْنَ وَ لَمْ تَسْتَطِیْعُوْا مُتَابَعَةَ حَبِیْبِیْ فَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ تَکُوْنُوْا مُرِیْدِیْنَ مُطِیْعِیْنَ لِمَا اُمِرْتُمْ بِہٖ فَاِنَّ الْمُرِیْدَ یَلْزَمُہٗ مُتَابَعَةُ الْاَمْرِ وَامْتِثَالُ الْمَاْمُوْرِ بِہٖ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَایُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ اَیْ اِنْ اَعْرَضُوْا عَنْ ذٰلِکَ اَیْضًا فَهُمْ کُفَّارٌ مُّسْتَکْبِرُوْنَ مَحْجُوْبُوْنَ وَاللّٰهُ لَایُحِبُّ مَنْ کَانَ کَافِرًا فَبِتَرْکِ الطَّاعَةِ یَلْزَمُ الْکُفْرُ وَ بِتَرْکِ الْمُتَابَعَةِ لَایَلْزَمُ لِاَنَّ تَارِکَ الْمُتَابَعَةِ یُمْکِنُ اَنْ یَّکُوْنَ مُطِیْعًا بِمُتَابَعَةِ الْاَمْرِ وَ مَعْنٰی اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ۔ اَطِیْعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ ۸۰ النِّسَاء ۴ صفحہ ۱۰۸ - ۱۰۹ ج۔۱ تفسیر الشیخ الاکبر رضی اللّٰہ عنہ وارضاہ عنا۔

اور مَلِکُ الْعُلَمَاءِ عَبْدُ الْعَلِیِّ بَحْرُ الْعُلُوْمِ الْاَفْغَانِیُّ الْهَرَوِیُّ ثُمَّ اللَّکْنَوِیُّ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ (آیت ۱ - ۲ اَلْفَتْح ۴۸) آیت کریمہ کے مرادی معانی کے اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: و حق آنست کہ غُفْرَانْ درلغت بمعنی سِتْر (۱) اسْت وَازْ ذَنْب مُرَادْ تَعَیُّنِ بَشَرِی اسْتْ پَسْ اَللّٰهُ تَعَالٰی مِیْ فَرْمَایَدْ مَسْتُوْر گَرْدَانِیْدِیْم ذَنْبِ تَعَیُّنِ تُو کِہ مُقَدَّمَ اسْتْ کہ درین دَارِ دنیا است و مُتَاَخِّرْ کہ در دَارِ عُقْبٰی است دَرْ ذَاتِ حَقّ پَسْ کَرْدَهٗ تُو کَرْدَهٗ مَنْ اسْتْ وَ قَوْلِ تُو قَوْلِ مَنْ اسْتْ وَ اِتِّبَاعِ تُو اِتِّبَاعِ مَنْ وَ عِصْیَانِ تُوْ عِصْیَانِ مَنْ ' انتہی۔ دیکھو ۱۶۱ دفتر اول شرح بحر العلوم للمثنوی الرومی قدس سرّھما۔

اور حضرت شیخ عَبْدُ الْحَقّ مُحَدِّث دہلوی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا اپنی کتاب مستطاب مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ کے صفحہ ۶۱۲ ج ۲ پر فرماتے ہیں: و مخفی نیست کہ جمع نکردہ است ہیچ یکی از خَلْقِ خُدَا چنانکہ بود بران مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ

---

(۱) سَتْر - بالفتح پوشیدن وَالْفِعْلُ مِنْ نَصَرَ وَ بِالْکَسْرِ پردہ سُتُوْر و اَسْتَار جمع ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

عَلَيْہِ وَسَلَّمَ از مَکَارِمِ اَخْلَاقْ وَ مَحَامِدِ صِفَاتْ کہ از وی پیدا شدہ و ناشی گشتہ و
بوی ختم شدہ و اِتْمَامْ یافتہ وَلِہٰذَا گفتہ است حَقّ جَلّ وَ عَلٰی درحَقِّ وَیْ اِنَّکَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (آیۃ ۴ - القلم ۶۸) وَ کُتُبِ سِیَرْ وَ اَحَادِیْثِ مَرْوِیَّہْ مَشْحُوْنَ اسْتْ
بدان وَلَاتُعَدُّ وَلَاتُحْصٰی است۔ و گفت شیخ عَارِفِ کامِل عَبْدُالْکَرِیْم جَبَلِی
صاحب کتاب نَامُوْسِ اَعْظَمْ وَ قَامُوْسِ اَقْدَمْ واین کلمات مُلْتَقِطْ ازان جا است
کہ مَکَارِمِ اَخْلَاقِ مَذْکُوْرَہْ در کُتُبْ قَطْرَہ ایست نِسْبَتْ بَدَرْیَا ازان چہ وارد نہ شدہ
و حکایت کردہ نشدہ و آنچہ وارد نشدہ جمع نکردہ آنرا ہیچ یکی سِوَائِے وَیْ وَ
مَخْصُوْصْ نگشت بدان ہیچ اَحَدِے غَیْرِ وَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و معلوم گشتہ
بَوَیْ کَمَالِ مَعْنَوِی خُلُقِیْ وَے بِالْکَمَالِ خَلْقِیْ کہ بخشیدہ است آنرا حَقّ سُبْحَانَہٗ و
مخصوص گردانیدہ است زِیَادَہْ از آن کہ دَرْکْ کَرْدَہْ شَوَدْ وَ دَرْیَافْتَہْ شَوَدْ غَوْرِ آنْ
وَ شَنَاخْتَہْ شَوَدْ مر آنرا غَایَتِیْ وَ نِہَایَتِیْ زِیْرَا کِہْ بُوْدُوَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مُتَحَقِّقْ بَجَمِیْعُ اَخْلَاقِ اِلٰہِیَّہْ وَ صِفَاتِ رُبُوْبِیَّہْ و اوردہ است شَیْخْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
صِفَتْ، صِفَتْ وَ اِسْمْ، اِسْمْ دَرْ کِتَابِ مَوْسُوْمْ بَکَمَالَاتِ اِلٰہِیَّہْ دَرْ صِفَاتِ مُحَمَّدِیَّہْ
وَ ذِکْرْ کَرْدَہْ اَسْتْ ازان آنچہ دَلَالَتْ کردہ است کِتَابِ عَزِیْزْ بَرَانْ تَصْرِیْحاً وَاِشَارَۃً
وَ تَلْوِیْحاً وَ اَزْ انْجُمْلَہْ اِسْمِ "اَللّٰہ" است دلیل بر آنکہ آن حَضْرَتْ مَظْہَرِ این اِسْمْ
است قَوْلِ وَیْ سُبْحَانَہٗ است وَ مَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (۱۷ اَلْاَنْفَالُ ۸)
وَقَوْلِ وَیْ تَعَالٰی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (۸۰ اَلنِّسَاء ۴) وَاِنَّ الَّذِیْنَ
یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ (۱۰ اَلْفَتْح ۴۸) وَ گُفْتَہْ اَسْتْ
شَیْخْ قُدِّسَ سِرُّہٗ و این است مَعْنٰی قَوْلِ وَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ وَ اِیْنْ
عُبُوْدِیَّتِ خَاصْ عِبَارَتْ اسْتْ از تَسْمِیَّہْ وَیْ بَاِسْمِ پَرْوَرْدِگَارِ وَیْ اَزْ جِہَتِ تَخَلُّقِ
وَیْ بَاَخْلَاقِ پَرْوَرْدِگَارْ۔ مِیگُوْیَدْ شَیْخْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مُسْتَبْعَدْ مَدَارْ اِیْنْ اَمْرْ رَا دَرْ
تَعْظِیْمِ حَقّ مَرْ اُوْرَا چِہْ اِیْنْ طَعْنْ نِمِیْکُنَدْ دَرْ نَزَاہَتِ اَللّٰہُ تَعَالٰی وَ چِہْ نُقْصَانْ

میگند این در کمالِ الٰہی وی تعالی گفت بندہ مسکین ختمہ اللہ بمزید العلم و الیقین عجب است از شیخ کہ اعتذار میکند ازین معنی کہ گویا در تعظیمِ شان باین مقدار ایہام بنقصِ کمالِ الٰہی است و این چہ معنی دارد و این خود عینِ کمالِ الٰہی است کہ این چنین ذاتے ابراز نمودہ و اظہار کردہ و حقیقتِ محمد از اکملِ شیونات الٰہی و مظہرِ کمالِ نامتناہی است بتحقیق تسمیہ کردہ است اورا باسماء کثیرہ و مشہور آنست کہ در تمامہ اسماء حسنی الٰہی تخلق و تحقق بر دو ممکن است الا درین اسم جلیل جزء تعلق حاصل نیست و تحقق ممکن نہ و کلام شیخ ناظر دران است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را تحقق بدان نیز حاصل، در مفہوم این اسم استجماع بجمیع صفاتِ کمال ماخوذ است و حقیقتِ محمدی را حاصل است جمیع کمالات چنانکہ از بیانے کہ کردہ شد واضح گشت اما شک نیست کہ مرتبہ الوہیۃ مخصوص است بذاتِ الٰہی خدا نہ بندہ، خدا خدا است و بندہ محمد و شیخ میگوید این بندگی خاص کہ مخصوص ذاتِ شریف اوست تقاضا میکند اتصافِ اورا بجمیع صفاتِ کمال و تسمیہ (۱) او را باسم پروردگار و گویا این مبنی است بر معنی فنا و بقا و چون وی صلی اللہ علیہ وسلم فانی شدہ است در ذات و صفاتِ الٰہی لا جرم باقی باشد بان و متصف گردد بدان انتہی۔ و شیخ در دریائے فضلِ حقیقتِ محمدی کہ وحدت عبارت ازان است چنان غرق شدہ است کہ نفس دوئی از نظرِ بصیرت وی محو شدہ است واللہ اعلم۔

---

(۱) تسمیہ۔ قال الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالی عنہ و ارضاہ عنا۔ و اسماء الحق (ای سوی اسم اللہ) الباقیۃ مرکبۃ من روح و صورۃ فمن حیث صورتہا تدل بحکم المطابقۃ علی الانسان (ای الکامل) و من حیث روحہا و معناہا تدل بحکم المطابقۃ علی اللہ۔ الفتوحات المکیۃ الشریفۃ صفحہ ۲۶۶ باب ۳۵۸ جلد ثالث۔
۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالی۔

مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُالْعُلُوْمِ اَفْغَانِی ہَرَوِی ثُمَّ اللَّکْھَنوِی فَرَنْگِی مَحَلِّی شرح مثنوی کے دفترِ اوّل صفحہ ۳۹ پر رقمطراز ہیں۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ الَّیْلُ رَاٰی کَوْکَبًا قَالَ ھٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ (آیت ۳۶ اَلْاَنْعَام ٦) پس ہر گاہ تاریک شد شب بر اِبْرَاہِیْمُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ اٰلِہٖ وَ عَلَیْہِ السَّلَام دید کوکبی را گفت اینست رَبِّ مَنْ پس ہر گاہ غروب کرد گفت دوست نمیدارم آفِلَانْ را تحقیقش آنست کہ اِبْرَاہِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَبّ را مُشَاہَدَہْ کردہ بود دَرْ مَظْہَرِ کَوْکَبْ پس فرمود اینست رَبِّ من و مُشَارٌ اِلَیْہِ گردانید رَبِّ ظَاہِرْ را نہ مَظْہَرْ را و بعد غروب گفت من مَظْہَرِ اٰفِلْ را دوست نمیدارم بَلْکِہْ دَرْ مُشَاہَدَہْ رَبّ مُقَیّد بَمَظْہَرْ دُوْنَ مَظْہَرْ نیستم و حاصلِ بیت (اَنْدَرِیْنْ وَادِیْ مَرْوبے این دَلِیْلْ۔ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن گوچون خَلِیْلْ) آنست کہ مَوْلَوِی اِرْشَاد میفرمایند کہ در وادیٔ سُلُوْکْ بِدُوْنِ دَلِیْل کہ مُرْشِدِ کامِل ست مَرَوْ و در مَظَاہِر کہ درین وادی اند اگر حَقْ بِبِیْنِی لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ مِثْلِ خَلِیْلْ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِگُوْ وَ مُقَیّدْ بَمَظْہَرِیْ مَبَاشْ وَ عُبُوْرْ از مَظَاہِرْ کردہ فَانِیْ در حَقْ شَوْ۔ اِنْتَھٰی عِبَارَتُہُ الشَّرِیْفَۃُ۔

اور اِمَامُ الْاَئِمَّۃ کَاشِفُ الْغُمَّۃ مُجَلِّی الظُّلْمَۃ مُوْتِی الرَّحْمَۃ اِمَامْ اَعْظَمْ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ اَلنُّعْمَانُ بْنُ الثَّابِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا اپنے کلام بَلَاغَتْ نِظَامْ میں خالص سچا عقیدہ دیتے ہیں اور مَوْلَانَا بَحْرُالْعُلُوْمْ اسکی شرح کرتے ہیں وَلَا یَبْلُغُ الْوَلِیُّ دَرَجَۃَ النَّبِیِّ دَرَجَۃَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ۔ اَلْفِقْہُ الْاَکْبَرُ۔

مَلِکُ الْعُلَمَاءِ ترجمہ اور تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں وَ نَمِیْ رَسَدْ وَلِیْ دَرَجَۂ اَنْبِیَاءِ را عَلَیْھِمُ السَّلَامُ واین عبارت در نُسْخَۂ مُلَّا عَلِی قَارِی نیست بدانکہ این از قَطْعِیَّات است و اِجْمَاعِ مِلَّتْ است وبر ان احتیاج برہان نیست وَ قَوْلِ تَسَاوِیْ وَلِیْ مَرْ نَبِیْ را کُفْرْ وَ ضَلَالْ اسْتْ لیکن این باید دید کہ نُبُوَّتْ

اَفْضَلَ اسْتْ یَا وِلَایَتْ بَعْدَ اَزَان کِہ نَبِی جَامِع ہر دو مرتبہ ہس بِدانکہ خلیفۃ الرَّحْمٰن شَیْخ اِبْنِ عَرَبِی دَرْ فُصُوْصُ الْحِکَمْ میفرماید کہ وِلَایَتْ اَفْضَلَ اسْتْ از نُبُوَّتْ بمعنی آنکہ وِلَایَتِ نَبِیْ از نُبُوَّتِ اُوْ اَفْضَلَ اسْتْ و این تَفْسِیْر بِآنْ اِشْعَارْ دَارَدْ کہ مُطْلَقْ وِلَایَتْ اَفْضَلْ نِیْسْتْ از نُبُوَّتْ بَلْکِہْ وِلَایَتِ نَبِیْ وَ بَعْضِیْ شُرَّاحِ فُصُوْصُ الْحِکَمْ ظَنّ کردند کہ مُطْلَقْ وِلَایَتْ اَفْضَلَ اسْتْ از نُبُوَّتْ وَ بَہ این صَوْبْ بعضے مشائخ نیز رفتہ اند بَدَلِیْلِ آنکہ وِلَایَتْ عِبَارَتْ از قُرْبِ اِلٰہِی است و نُبُوَّتْ عِبَارَتْ از پَیْغَامْبَرِیِٔ اَللّٰہُ تَعَالٰی سُوْیِ خَلْقْ وَ قُرْبِ اِلٰہِی اَلْبَتَّہْ اَفْضَلَ اسْتْ از پَیْغَامْبَرِیْ لیکن ازین تَفْضِیْلِ وَلِیْ بَرْ نَبِیْ لَازِمْ نَمِیْ آیَدْ چِہ وِلَایَتِ نَبِیْ اَفْضَلَ اسْتْ اَزْ وِلَایَتِ جَمِیْعْ اَوْلِیَآء وَ مَعَہٰذَا نَبِیْ مَوْصُوْفَ اسْتْ بَہ نُبُوَّتْ ہس فَضِیْلَتِ نَبِیْ بَرْ وَلِیْ بَدُو دَرَجَہْ شُدْ وَ ہر کِہ نِسْبَتْ کَرْدْ سُوْیِ شَیْخ کِہْ اُوْشَانْ مِیْگُوْیَنْدْ کِہْ وَلِیْ اَفْضَلَ اسْتْ اَزْ نَبِیْ خَالِیْ اَزْ جَہْلْ نِیْسْتْ۔ دِیکھو شَرْحِ فِقْہِ اَکْبَرْ صفحہ ۶۲ مُصَنَّفَہ مَلِکُ الْعُلَمَآء بَحْرُ الْعُلُوْم مَطْبَع فَخْرُ الْمَطَابِع - ہِنْد ۱۲۔

اور فَرِیْدِ دَہْر، وَحِیْدِ عَصْر عَلَّامَہ شِہَابُ الدِّیْن وَ الْمِلَّۃ اَحْمَدْ بِنْ مُحَمَّدِ بِنْ اَبِیْ بَکْرِ الْخَطِیْب اَلْقَسْطَلَانِیْ اپنی کتاب مُسْتَطَابْ اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِیَّۃ کے پہلے صفحہ پر خُطْبَہ میں سَیِّدِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا کے دربارِ دُربار میں مُنْدَرِجَہ ذَیْل اَشْعَارِ فُیُوْض بَار لکھتے ہوئے یوں عَرْض پَرْدَاز ہیں :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَعْظَمُ کَائِنٍ — وَاَنْتَ لِکُلِّ الْخَلْقِ بِالْحَقِّ مُرْسَلُ

عَلَیْکَ مَدَارُ الْخَلْقِ اِذْاَنْتَ قُطْبُہُ — وَاَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُوْ وَ تَعْدِلُ

فُؤَادُکَ بَیْتُ اللّٰہِ دَارُ عُلُوْمِہٖ — وَبَابٌ عَلَیْہِ مِنْہُ لِلْحَقِّ یُدْخَلُ

يَنَابِيعُ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ فَفِيْ كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ لِلّٰهِ مُنْهِلُ

مَنَحْتَ بِفَيْضِ الْفَضْلِ كُلَّ مُفَضَّلٍ فَكُلٌّ لَهُ فَضْلٌ بِهٖ مِنْكَ يُفْضَلُ

نَظَمْتَ نِثَارَ الْاَنْبِيَاءِ فَتَاجُهُمْ لَدَيْكَ بِاَنْوَاعِ الْكَمَالِ مُكَمَّلُ

فَيَا مُدَّةَ الْاِمْدَادِ نُقْطَةَ خَطِّهٖ وَيَا ذِرْوَةَ الْاِطْلَاقِ اِذْ يَتَسَلْسَلُ

مُحَالٌ يَحُوْلُ الْقَلْبُ عَنْكَ وَاِنَّنِيْ وَحَقِّكَ لَا اَسْلُوْ وَلَا اَتَحَوَّلُ

عَلَيْكَ صَلَاةُ اللّٰهِ مِنْهُ تَوَاصَلَتْ صَلٰوةَ اتِّصَالٍ عَنْكَ لَا تَتَنَصَّلُ (ن س)

عُلَمَاءِ اعلامْ وَ اَوْلِیَاءِ کِرَامْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ اَرْضَاہُمْ عَنَّا کے مذکورہ مَزْبُورَہ بالا نیز آیندہ آتیہ اقوالِ مُلْهِمَہ اور کلماتِ قُدسِیَّہ ہی ہمارے اس بنیادی مُقَدِّمَۂ عِیدِ مِیلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَبْنِیَہ وَ مَبَانِی ہیں اور یہی بنیادی مقدمۂ عید مِیلَادُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں قُدسِیَّہ کلمات اور مُلْهِمَہ اَقْوَالِ زَرِّیْن کی زبانِ بیان بھی اور بیانِ کلام بھی ہے اور اس فقیرِ اِلٰی حَبِیْبِ رَبِّہِ الْمُنِیْر نے اس بنیادی مقدمہ عیدِ مِیلَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں تمام مَفَاہِیْم کے جُمْلَہ اُصُول، حُرُوف وَ مَعَانِی، ظُرُوف وَ مَغَانِی کو مدِنظر رکھا ہے کسی بھی جُمْلَہ اِسْمِیَہ کے مفہوم کی اداء کیلئے جُمْلَہ فِعْلِیَہ اِخْتِیَار نہیں کیا ہے اور جملہ فعلیہ کے مفہوم کو جملہ فعلیہ میں ہی ادا کر دیا ہے اور شِبْہِ جُمْلَہ کے مفہوم کو شِبْہِ جُمْلَہ میں ہی رَکھا ہے اسکے ساتھ ساتھ لکھتے وقت آیَاتِ مُبَیِّنَات، اَحَادِیْثِ نَبَوِیَّہ عَلٰی قَائِلِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃ اور اَئِمَّہ اَوْلِیَاءِ کِرَامْ کے مُلْهِمَہ اَقْوَال کے مَفَاہِیْم، اسکے ظُرُوف وَ کَلِمَاتِ اَدَاء کا خوب خیال رکھا ہے۔ حَصْر وَ قَصْر مُصْطَلَح کے ساتوں ذَرَائِع کو مَحْفُوظِ خَاطِر وَ زِیْرِ نظر رکھا ہے۔ مُخْتَصَر وَ دَسْوَقِی، تَلْخِیص وَ پُورَا مُطَوَّل کو مدِ نظر رکھا ہے اِس کا ہر جُمْلَہ مُسْتَنَد یا بَاسَنَد ہے۔ اِس میں اَیْسَا کوئی جملہ نہیں جو بَغَیْرِ سَنَد یا لَاسَنَد ہے۔ لہٰذا اِس بنیادی مُقَدِّمَۂ عِیدِ مِیلَادُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے کسی جُمْلِے یا بَیَان کردہ عَقِیْدِے پر گُمَانِ

خطاء خطاء ہی ہے اور راہِ صواب سے دُوری تھی (۱)۔ پس تمامی مستفیدین و مستفیضین سے واثق اُمید یہی ہے کہ وہ مصنف کی جانب وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَوْضُوْعِہٖ کی ناکارہ نسبت روا نہ رکھیں گے اور اِس مقدس، مستطاب کتاب سے بھرپور اِستفادہ و اِستفاضہ حاصل کر لیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ وَ عَلٰی سَیِّدِھِمْ وَ مَوْلَاھُمْ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ۔ ھٰذَا

اَلْفَقِیْرُ اِلٰی حَبِیْبِ رَبِّہِ الْمُنِیْرِ

شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللہ خان

الافغانیُّ الْخَرُوْتِیُّ السَّرَرُوْضَوِیُّ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَضَّرَہٗ۔

Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist
of
Supreme Court of Afghanistan

---

(۱) دُوری تھی - فَلْیَسْعَدْ بِھَا کُلُّ ذَکِیٍّ وَلْیَضِلَّ بِھَا کُلُّ شَقِیٍّ وَ غَبِیٍّ و غَوِیٍّ وَ لَئِنْ رَدَّھَا الْقَاصِرُوْنَ فَیَقْبَلُھَا الْمَاھِرُوْنَ وَ اِنْ ذَمَّھَا الْجَھَلَۃُ فَسَوْفَ یَمْدَحُھَا الْکَمَلَۃُ ھٰذَا وَ عَلَی اللّٰہِ التُّکْلَانُ اِنَّہٗ خَیْرُ مَنْ اَعَانَ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ ۱۲۔ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمد نَصْرُ اللّٰہِ الْاَفْغَانِیُّ نَصَرَہُ اللّٰہُ الْقَوِیُّ وَ نَضَّرَہٗ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"تنبیہ نبیہ"

ہر کتاب کا مقدمہ اُس کتاب کی تفصیل کا اجمال وخاکہ ہوتا ہے اور تفصیل کتاب کے لحاظ سے وہ مقدمہ مجمل و مغلق رہتا ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ مفصل کتاب مستطاب ہے جسکی تفصیل و تبیین کیلئے کثرت اسباب کے باوجود ہزار سالہ عمر سلامت بھی کم۔ لاجرم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مقدمہ مجمل رہیگا اور اسکے اجمال کا بیان بھی بطور اجمال رہیگا پر یہ بات ملحوظ خاطر عاطر رہے کہ آیندہ آتیہ بیان کردہ آیات بینہ بھی وہ ہیں جو اِس بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم اسرار و معانی کیلئے مبانی ہیں اور اُنکے تفہیم و افہام کے بھی اور وہ یوں ہیں :

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ (۸۹ النحل ۱۶) اور (یٰسین ۲۷ کی آیت کریمہ ۶۹) وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ اور یہ بھی ملحوظ خیال رہے کہ ان مذکورہ آیات بینہ کے رموز و اسرار کے حصول و دریافت کیلئے فتوحات مکیہ ج ۱ صفحہ ۵۶ اور صفحہ ۱۳۵ دفتر پنجم شرح فارسی للمثنوی لبحر العلوم ملک العلماء عبد العلی افغانی ہروی ثم اللکھنوی فرنگی محلی کا مطالعہ از بس مفید و کافی ہے۔ امام احمد رضا خان افغانی قدس سرہ السامی نے ان آیتوں کے رموز کا خلاصہ بطور اجمال مندرجہ ذیل اشعار فیوض بار میں یوں بیان فرمادیا ہے :

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اطلاع ۔۔۔ مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے

اُن پر کتاب اُتری بیاناً لکل شیٔ ۔۔۔ تفصیل جسمیں ما عبر و ما غبر کی ہے

فضلِ خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں　　اِس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں　　ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

اِس بنیادی مقدمۂ عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغازِ سفر بھی یہیں سے رہا ہے اور ہمارے لیے معیار ماٹو (Motto) اور ہمارا شعار بھی یہی اشعارِ فیوض بار ہیں۔ واللہ کالئنا و ناصرنا و مبصرنا و بہ الحول و التوفیق۔

منصور یم دینی او نصر اللہ یمہ نامی　　خوش کیارم دہ اپی او خدای نظرم دہ عمی

نیکہ م دہ حکیم او غور نیکہ م دہ شادی　　پہ قوم حروتی یم قبیلہ م ترے ہلاری

ورخیل م مماکان دی او شہرت نے دائمی　　مشہور پہ سرروضہ کیمہ دی غیرت نے دہ نامی

افغان نے دہ وطن، چہ ہر دم ئے یادوی　　سرروضے نے دہ مسکن او قبیلے نے ترے ہلاری

کلی م مقاصد دی نظریات م یقینی　　ثواب کی دی شامل خوک چہ یاری یماکوی

پاک ہند م یادوی او بنگالی اقرار کوی　　تدریس م دیر منی او تصانیف م قبلوی

بدن کی گرم ذوق او زہ لہ زرہ یمہ شوقی　　ذاکر یم ہمیشہ دخپل حبیب یم مداحی

سودا لرم پہ سر کی زہ ہر وخت دپاک نبی　　حقا یم سودائی دخپل آقا یم سودائی

بے حبِ نبوی ہیخ خوک اللہ نہ قبلوی　　مقبول ایمان ہغہ دہ چہ حبیب نے قبلوی

مدحت او ملاحت بیانہ وم دخپل نبی　　صفت بیانہ وم او شہ خلقت دخپل نبی

لہجہ م د سروضے دہ چہ کوی ترجمانی　　مدحت بیانہ وی او ملاحت بیانہ وی

مذہب م دہ سنت او جماعت دخپل نبی　　قرآن او احادیثو دہ را کری روشنی

شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

سابق رئیس دارالافتاء سترہ محکمہ دولت اسلامیہ افغانستان

Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist
of
Supreme Court of Afghanistan

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور

شیخ طریقت، عالم و عامل، قائل و فاعل، ولی و فاضل، تقی و نقی

الدکتور بروفیسر محمد مسعود احمد

بن علامہ مفتی جلیل وجلی شہیر وتقی مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی تقریظ و تبصرہ!

تقدیم

فاضل جلیل، محدث کبیر، شارح شیخ اکبر حضرت علامہ مفتی ابوالفتح محمد نصر اللہ خان افغانی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اقوال محدثین، فقہاء و عرفاء کی روشنی میں حقیقت محمدیہ، فیضان محمدیہ، مقامات و کمالات محمدیہ، مشاہدہ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) پر سیر حاصل اور دل نشیں گفتگو کی ہے اور بعض اہم نکات بیان فرمائے ہیں۔ اس بنیادی مقدمہ کے مطالعہ سے مسلمانوں کے دل پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کا نقش مرتسم ہو جاتا ہے جو اس مقدمہ کا مطلوب اور اسلام کا مقصود ہے۔ اس لئے اس کا نام "عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ" رکھا ہے۔ جب تک دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و الفت اور عظمت و شوکت نہ ہو ظہور قدسی کا مبارک دن منانے کا خیال آ ہی نہیں سکتا۔ امید ہے کہ علامہ موصوف عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بھی اپنے افکار عالیہ سے سرفراز فرمائیں گے۔

مولیٰ تعالیٰ آپ کا علمی و روحانی فیض جاری و ساری رکھے۔ آمین!

○

حضرت علامہ ابوالفتح مفتی محمد نصر اللہ خاں افغانی مدظلہ العالی منقولات و معقولات کے ماہر اور سلف صالحین کی یادگار ہیں، فقیر نے ان کے مبارک چہرے پر وہ انوار دیکھے جو اکابرین اہل سنت رحمہم اللہ تعالیٰ کے مبارک چہروں پر دیکھے۔...

آپ کے استاد محترم حضرت علامہ مفتی نظام الدین مدظلہ العالی (مدرسہ خیریہ، ضلع رھتاس، بہار انڈیا)

کے مکتوب گرامی (محررہ ۲ فروری ۱۹۸۹ء) کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۳۳ سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد آپ کے عادات و اطوار، رفتار و گفتار، لب و لہجہ، انداز بیان اور اسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی سب کچھ استاد گرامی کی نظروں کے سامنے ہے..... اس سے بڑھ کر ایک طالب علم کی اور کیا سعادت ہوگی کہ وہ اپنے استاد کے دل میں گھر کرلے۔

حضرت علامہ موصوف ایک عرصے درس و تدریس میں مصروف رہے اور اب تصنیف و تالیف اور بیعت و ارشاد میں ہمہ تن مشغوف ہیں۔ ان کا حلقہ عقیدت و محبت بہت وسیع ہے.....پاکستان اور بیرونی ممالک میں ان کے چاہنے والے موجود ہیں......فقیر پر بڑا کرم فرماتے ہیں اور ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ کرم بالائے کرم اس کتاب پر تقریظ قلم بند کرنے کا حکم دیا، فقیر خود کو اس لائق نہیں پاتا..... ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے فقیر اس کتاب کے بعض مباحث کا خلاصہ پیش کرے گا کیوں کہ حضرت علامہ موصوف کے افکار بھی عالی ہیں، زبان بھی عالی اور بیان بھی عالی، عام قاری کی رسائی سے بہت بلند ہے، علماء کرام اور محققین اس کتاب سے ضرور مستفید ہوسکیں گے۔ فقیر گویا حضرت علامہ کے دامن سے موتی سمیٹ کر آپ کے دامن میں ڈال رہا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کوشش کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین!

○

مقدمہ کتاب میں حضرت علامہ فرماتے ہیں کونین کی ہر شے کے وجود کا منبع اور ہر فیض کا منشاء حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تمام مخلوق کو آپ کے ہی واسطے سے فیض پہنچتا ہے.....ساری خدائی کی مالکیت آپ کو عطا کی گئی ہے۔ آیات قرآنی میں آپ کو ایمان والوں کا ان کی جانوں سے زیادہ محبوب و مالک اور زیادہ قریب و مددگار بتایا گیا ہے (۱) ... حدیث پاک بھی اس حقیقت کی تائید کررہی ہے۔ ... بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نقطہ عروج پر ہیں جہاں امت کی رسائی ممکن نہیں...... حقیقی مومن وہ ہے جس کے دل میں ہر نعمت سے زیادہ آپ کی محبت و الفت ہو .. خود سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرمارہے ہیں۔ (۲)

مقدمہ کے بعد حضرت علامہ نے "حقیقت محمدیہ کی حقیقت" پر گفتگو کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ وجود باری، وجود مطلق ہے جو مظاہر و تعینات کے جلووں میں جلوہ ریز ہے جن کا مرکز اعلیٰ روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ خود فرمایا ... سب سے پہلے اللہ نے میری روح یا میرا نور پیدا فرمایا۔ (۳) .. روح

---

(۱) سورۂ نساء ۶۴ (۲) بخاری شریف، لاہور، ج ۱، ص ۱۱۲

(۳) مصنف عبدالرزاق ابوبکر بن ھمام۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، زرقانی، ج ۱ص ۴۴

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر حق سے واصل اور ادھر خلق میں شامل .. مخلوق کو جو کچھ ملتا ہے آپ ہی کے وسیلے سے ملتا ہے .....

اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت علامہ نے "انسان کامل" پر گفتگو کی ہے جس کا حاصل یہ ہے...... تخلیق کی اصل غایت و مقصود "انسان کامل" ہے اور وہ آپکا وجود گرامی ہے، جو قدیم سے واصل اور حادث میں شامل ہے۔ جب تخلیق کا مقصود و مطلوب آپ ہیں تو بروایت حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ تخلیق کا اول و آخر بھی ہیں اور ظاہر و باطن بھی ہیں۔ (۱)... آپ انسان کامل ہیں، آپ خلیفہ اعظم ہیں، آپ مخلوق کے مربی ہیں.....مگر آپ انسان کامل اور خلیفہ رب الارباب ہوتے ہوئے بھی عبد ہیں ... ایسے عبد جسکی حقیقت کا ادراک سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں۔

O

حضرت علامہ نے اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے اس گفتگو پر قرآن کریم سے شہادتیں پیش کی ہیں..... امتیوں کا مشقت میں پڑنا آپ پر سخت گراں (۲) ہے جیسے کسی شخص کا اپنے عضو کا تکلیف میں مبتلا ہونا گراں ہوتا ہے.....آپ عالمین کے لئے رحمت ہیں (۳) اور رحمت کا تقاضا ہے کہ ہر فریادی کی دادرسی کی جائے .....اللہ تعالی نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا (۴) اور خیر کی اتنی انواع و اقسام ہیں جس کی کوئی گنتی نہیں گویا آپ کو وہ کچھ دے دیا گیا جو انسان کے احاطہ سے باہر ہے. .وہ کریم تو بے نیاز ہے اور بے نیاز کے پاس جو کچھ ہوتا ہے دینے ہی کے لئے ہوتا ہے تو عطا کا محبوب سے زیادہ کون مستحق ہو گا؟.. اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ دے دیا. ....

آپ اہل کائنات کی ہر صفت سے برتر ہیں.. ...تمام کمالات میں آپ کا کوئی عدیل و نظیر نہیں..

عالم امکاں میں جو مرتبہ تھا آپ پر ختم کردیا اس لئے آپ خاتم النبین ہیں (۵) . ..ساری خدائی آپ کے مشاہدے میں ہے .. آپ کو کثرت کی معرفت اور توحید کا تفصیلی علم عطا فرمایا گیا.. علوم ما کان ومایکون کا نظارہ کرادیا گیا .... الم تران اللہ یعلم مافی السموت والارض (۶).. کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اللہ جانتا ہے۔ .آپ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے تو پھر کیوں علوم ماکان ومایکون سے نہیں نوازے گئے؟ .....یہ بات اس دنیا میں ہماری سمجھ میں نہیں آتی جس دنیا میں ہم ایک درخت کے ایک ننھے سے بیج کی بہار درختوں میں، شاخوں میں، پتوں میں،

---

(۱) علی قاری شرح للشفاء بروایت علامہ تلمسانی (۲) سورۃ توبہ . ۱۲۸

(۳) سورۃ انبیاء : ۱۰۷ (۴) سورۃ کوثر . ۱ (۵) سورۃ احزاب . ۴۰ (۶) سورۃ مجادلہ : ۷

پھولوں میں اور پھلوں میں دیکھتے ہیں...... یہ درخت کہاں سے آیا، یہ شاخ کہاں سے آئی، یہ پتا کہاں سے آیا، یہ پھول کہاں سے آیا، یہ پھل کہاں سے آیا؟...... کوئی باہر سے نہیں آیا، سب اندر سے آئے ہیں . . .ایک درخت کا بیج اور ایسا پُربہار..... !تو جب یہ محیرالعقول مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں تو علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیوں سمجھ میں نہیں آتی؟......یقیناً سمجھ میں آنی چاہیئے. . . . نور سے پیدا ہونا کوئی سرسری سی بات نہیں، بہت بڑی بات ہے، بہت بڑی بات!... .بیشک خدائی آپ کے مشاہدے میں ہے. . .اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحدت و کثرت دونوں کا بیک وقت شاہد و مشاہد بنایا ہے......آپ حق کا مشاہدہ خلق میں اور خلق کا مشاہدہ اسماء و صفات اور شیون و تجلیات میں براہِ راست فرمارہے ہیں..... بلاشبہ حقیقت محمدیہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا مظہر ہے.

O

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدے کی کیا بات...... آپ ہر نمازی کے رکوع و خشوع سے باخبر ہیں (۱) . .رکوع کا تعلق ظاہر سے ہے اور خشوع کا تعلق باطن سے تو گویا آپ ہر نمازی اور مقتدی کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہیں. .. خود فرمارہے ہیں اور سچ فرمارہے ہیں ...

حضرت علامہ گفتگو کو اور آگے بڑھاتے ہوئے دو نکات کا ذکر فرمایا ہے جن کو "مقاصد" سے تعبیر فرمایا گیا ہے.

پہلا نکتہ۔ جمالِ رب کے مشاہدے میں کوئی آپ کا شریک ہے نہ ہوگا۔

دوسرا نکتہ۔ مخلوق میں ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق سب سے زیادہ مشاہدہ رب آپ کی ذات گرامی میں کرسکتا ہے جس کا بہترین محل نماز اور پھر قعدہ و تشہد ہے...

پہلے نکتے کو سمجھنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کیجئے کہ تجلی تین قسم کی ہے. . تجلی ذاتی، تجلی صفاتی، تجلی افعالی ..... پھر تجلی ذاتی دو قسم کی ہے.... ایک قسم یہ ہے کہ سالک فانی ہونے کے باوجود خود کو پائے . .دوسری قسم یہ کہ سالک فانی ہونے کے بعد خود کو نہ پائے، وہی وہ نظر آئے. ... یہی سالک فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہے.. یہی وہ خلعت ہے جس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نوازا گیا۔ یہی وہ تاج ہے جو آپ کے فرق اقدس پر رکھا گیا ...

تجلی صفاتی کا اثر سالک کے خشوع و خضوع میں نظر آتا ہے اس صورت میں وہ واحد قہار، صفت جلال کے ساتھ تجلی فرماتا ہے ... اور جب صفات جمال کے ساتھ تجلی فرماتا ہے تو سالک کو سرور و کیف

---

(۱) بخاری شریف، ج ۱، ص ۵۹

محسوس ہوتا ہے.....

تجلی افعالی کی تاثیر یہ ہے کہ سالک مخلوق سے قطع نظر کرلیتا ہے اور مجرد فعل الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے پھر خلق کی جانب افعال کی اضافت معزول کردی جاتی ہے... نظروں میں وہ ہی وہ سما جاتا ہے

سب سے پہلے تجلی افعالی ظاہر ہوتی ہے جس کو اصطلاح تصوف میں "مُحَاضَرَہ" کہتے ہیں

پھر تجلی صفاتی جس کو اصطلاح تصوف میں "مکاشفہ" کہتے ہیں..... پھر تجلی ذاتی ظاہر ہوتی ہے جس کو اصطلاح تصوف میں "مشاہدہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجلی ذاتی سے سرفراز ہو کر وہ مقام پایا جو کسی نے نہ پایا... اسی لئے مشاہدہ ربؔ میں آپ کا کوئی شریک و سہیم نہیں.....

دوسرے نکتے کو ذہن نشین کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کرلی جائے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مومنین کی معراج قرار دیا ہے (۱).. دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا ..اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا (۲) ..یعنی روحانی مشاہدے، قلبی حضور، نفسانی انقیاد اور بدنی اطاعت کے ساتھ... اس نماز میں ایک عمل قابل توجہ ہے جو واجب ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی سے کیا اور کرنے کا حکم بھی دیا. اور وہ عمل قعدہ میں تشہد کا پڑھنا ہے.... اور یہ پڑھنا صرف لفظاً نہیں بلکہ معناً اور حقیقتاً ہے ... پڑھنے والا اللہ کے حضور ہدایا اور تحفے پیش کرنے کے بعد کہتا ہے.

السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته

السلام علینا وعلی عبادالله الصالحین

یعنی اے نبی جنس سلام آپ پر ہے، آپ سے ہے، آپ کی جانب ہے اور آپ کے لئے ہے.

علیک خطاب ہے جو حضوری پر دلالت کرتا ہے یعنی پڑھنے والا دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہے اور سلام پیش کررہا ہے... آپ کو دیکھ رہا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ مشاہدہ رب کے مظہر اتم آپ ہی ہیں، جس نے آپ کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا.....ہاں سلام کا یہ سلیقہ، حضوری کا یہ طریقہ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھایا (۳) .. خود فرمایا کہو السلام علیک ایھاالنبی!. جب نماز میں نبی کے حکم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا جائز ہے تو نماز کے باہر کیوں جائز نہ ہوگا؟ .....یقیناً جائز ہوگا... جب نبی کہہ کر پکارنا جائز ہے تو پھر سرور دوعالم صلی اللہ

---

(۱) مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ (۲) متن قرالاقمار وشرحہ نورالانوار (۳) ص ۵۹۱ عینی شرح ہدایہ ج ۱ و ص ۶۷۱ عینی ج

علیہ وسلم کے اور صفاتی ناموں سے بھی پکارنا جائز ہوگا۔۔۔ آپ کو نہیں پکاریں گے تو کس کو پکاریں گے!......
آپ ہی حق اور خلق کے درمیان وسیلہ اتصال ہیں.....اسی لئے قرآن کریم میں گنہ گاروں اور سیہ کاروں کو آپ کے در پر حاضری کا حکم دیا گیا اور آپ کی شفاعت سے توبہ قبول ہونے کی ضمانت دی گئی۔ (۱)

○

تشہد میں سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے خطاب کیا گیا کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے تمام ذروں میں جاری و ساری ہے تو نمازی کے وجود میں بھی جاری و ساری ہے....
نمازی کو اس حضور و شہود سے غافل نہ رہنا چاہیئے تاکہ قرب و معیت حق کے اسرار اس پر کھلیں...
جب آنکھیں مناجات سے ٹھنڈی ہو گئیں تو نمازی کو متوجہ کیا گیا کہ یہ رحمت جلیلہ تو آپ ہی کے وسیلے اور پیروی کے صدقے ملی ہے، آپ پر سلام بھیجو.....بیشک جہاں اللہ تعالیٰ کا حضور ہے وہاں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاضر ہیں.....آپ اللہ کی رحمت ہیں (۲) اور رحمت حق سے کبھی جدا نہیں ہوتی ...نماز کے قعدہ میں اسی حضوری کی تربیت فرمائی گئی ہے .... جب نمازی مشاہدہ حق اور حبیب حق صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوتا ہے تو خود کو اس کا مستحق پاتا ہے کہ اپنی ذات پر بھی سلام بھیجے اور ان صالحین پر بھی سلام بھیجے جو مشاہدہ رب اور مشاہدہ جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے .....یہی صالحین ہیں، اصلاح عالم اور ضبط نظام عالم جن کی ذوات عالیہ سے وابستہ کر دیا گیا ہے......
اور اگر دیکھا جائے تو نمازی کا اپنی ذات اور صالحین پر سلام بھیجنا حقیقت میں سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی سلام بھیجنا ہے کیوں کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرے ذرے میں جاری و ساری ہے......
تشہد میں توحید کے راز کھول دیئے گئے اور بندگی کا ادب سکھا دیا گیا۔۔۔نمازی پہلے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، پھر اپنی ذات کی طرف اس کے بعد اللہ کے محبوب صالحین کی طرف۔ یہاں اشارہ یہ ملتا ہے جب ہم کو یاد کرو تو ہمارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد کرو، احساس بندگی کو فراموش نہ کرو اور ہمارے محبوبوں کو یاد رکھنا.....صرف ہم کو یاد کرنا اور ہمارے محبوبوں سے پیٹھ پھیر لینا ہرگز توحید نہیں، شیطانی عمل ہے۔۔ کہ ابلیس نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھیر کر گستاخی و بے ادبی کا آغاز کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا ..
اس نے حضرت آدم علیہ السلام میں نقص تلاش کیا (۳)، تم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہرگز ہرگز نقص و عیب تلاش نہ کرنا ..... وہ ہر نقص و عیب سے مبراء ہیں... .وہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے نور

---

(۱) سورۂ نساء ۔ ۶۴ (۲) سورۂ اعراف : ۵۶ ، سورۂ انبیاء ۔ ۱۰۷ (۳) سورۂ مائدہ : ۱۵

ہیں ..... جو ان میں عیب نکالتا ہے وہ حقیقت میں اللہ میں عیب نکالتا ہے. .... آپ حق جل مجدہ کے مظہر اتم ہیں، نقص و عیب سے پاک۔

○

حضرت علامہ نے نبوت کی بحث میں ولایت و رسالت کا بھی ذکر فرمایا ہے ممکن ہے کسی کو اس بحث میں التباس ہو.... اس بحث میں حضرت علامہ نے ولایت سے مراد ولایت خاصہ لی ہے یعنی وہ ملکہ راسخہ موہوبہ جو نبوت و رسالت کے لئے لازمی ہے...

○

حقیقت یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادراک سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا دمساز و یار غار بھی قاصر تھا..... آپ کی حقیقت کو آپ کے پروردگار کے سوا کسی نے نہ جانا... ہم میں کچھ لوگ بڑی بے باکی اور بے ادبی سے سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، ایسی گفتگو کا تصور بھی کسی صحابی کے حاشیہ خیال نہ آیا ہوگا .... ہم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشر جانا جس طرح کفار و مشرکین نے جانا تھا ..... عارف کامل شیخ احمد سرھندی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی سرہ العزیز فرماتے ہیں...... جس نے آپ کو بشریت کے حوالے سے مانا، اس نے مانتے ہوئے بھی نہ مانا، اور جس نے آپ کو رسالت کے حوالے سے مانا بیشک اس نے آپ کو مانا (۱)...

اللہ تعالی اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حوالے سے معرفت کرا رہا ہے، ہر رسول اللہ کا محبوب ہے اور آپ رسولوں کے رسول، محبوبوں کے محبوب ہیں. ...ہر مسلمان کو اس حقیقت کا ادراک ہونا چاہیئے، حضرت علامہ نے اسی ادراک کو بیدار کرنے کے لئے یہ مقدمہ تحریر فرمایا ہے.. ہم امید رکھتے ہیں کہ حضرت علامہ عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سیر حاصل تحریر فرمائیں گے. ...سارا عالم میلاد پاک کی خوشی میں سجایا گیا ہے..... ہم مانیں نہ مانیں ان کے وجود مبارک سے ہمارا وجود ہے.. .وہ سارے عالم کے سرتاج ہیں.... .ان کے ظہور قدسی کا جشن عالم بالا میں اس وقت منایا گیا جب وہ دنیا میں تشریف نہ لائے تھے .... کم و بیش ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء علیہم السلام اس جشن میں شریک تھے (۲) . پھر نبی نے اپنی اپنی امتوں میں جشن ولادت باسعادت منایا. . اور آخری جشن حضرت عیسی علیہ السلام نے منایا اور بھری محفل میں اس طرح آپ کی آمد آمد کا اعلان فرمایا.

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ( )(۳)

---

(۱) مکتوبات امام ربانی، ج ۳، مکتوب نمبر ۹۴ صفحہ ۴۱۵

(۲) سورۃ آل عمران : ۸۱ (۳) سورۃ الصف : ۶

پھر جب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو جشن ولادت منایا گیا...... سن ۹ ہجری میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے بھری محفل میں عربی میں منظوم مولود نامہ پیش کیا (۱)..... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا، آپ نے نعتیہ قصائد پیش کئے (۲)، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں سے نوازا...... یہ ساری باتیں احادیث میں موجود ہیں۔ ...انھیں مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے جلیل القدر علماء و عرفاء نے جشن منایا.....

محدث جلیل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے تھے (۳)......عارف کامل حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نے جس روز سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمائی اس روز اہل خانہ کو جشن منانے اور قسم قسم کے کھانے پکانے کا حکم دیا (۴) بیشک محفل عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قائم کرنا سنت الٰہی بھی ہے، سنت رسول بھی، سنت انبیاء بھی ہے، سنت صحابہ بھی ہے، سنت علماء و عرفاء بھی ہے... اس سے کس کو انکار ہوسکتا ہے؟ جو اللہ کو نہیں مانتا، جو رسولوں کو نہیں مانتا، جو علماء و صلحاء کو نہیں مانتا وہی انکار کرسکتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال فرمائے ہمارا ظاہر و باطن سنت کے رنگ میں رنگ جائے، بیشک یہی اللہ کا رنگ ہے اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے؟ آمین بجاہ سیدالمرسلین رحمۃ للعالمین علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

احقر محمد مسعود احمد

(۱۰ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ، ۹ جون ۱۹۹۵ء)

شب جمعۃ المبارک

۱۷/۲- سی، پی- ای- سی- ایچ- سوسائٹی

کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

---

(۱) ابن کثیر میلاد مصطفےٰ ترجمہ اردو، ۲۹-۳۰ (۲) ابوداود شریف۔ ج ۲، ص ۳۳۶

(۳) اخبارالاخیار، کراچی، ص ۳۲۴ (۴) مکتوبات امام ربانی : دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور اس پر

العلامۃ الحسیب النسیب صاحب النطق والتمکین سحبان الزمان واصف الحق

مولٰنا السید الشاہ تراب الحق

بن المولی السید شاہ حسین بن المولی السید شاہ محی الدین

بن المولی السید شاہ عبداللہ بن السید شاہ میران الحسنی والحسینی

الحیدر آبادی الدکنی رحمۃ اللہ علیہم کی تقریظ و تبصرہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاضل جلیل حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی ابوالفتح محمد نصر اللہ خان صاحب افغانی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ" کا میں نے مطالعہ کیا جس میں مُتّفقہ عقایدِ حقّہ ہیں۔ جس میں ہر جملہ نور کا لمعہ اور ہر لمعہ نور کا بقعہ ہے۔ یہ مقدمہ تفصیلی عشق محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کا اِجمال ہے۔ یہ مقدمہ انوارِ لمعاتِ محمّدیہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کا جمالُ ہے۔ یہ ہر مومن کے ایمان کو چمکادینے کا ایک خاکہ ہے جس میں مومن کے دل کو جِلادینے کا سامان ہے۔ عیدِ میلاد النبیؐ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سے متعلق ایسے ایمان افروز نکات کا مجموعہ کبھی کسی کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ محققین کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان کی ایسی راہیں کھولتا ہے جس سے اس دور میں اَہلِ علم بھی واقف نہیں۔ فاضلِ جلیل نے اس کتاب میں وہ بحرِ ذخّار جمع کردیا جس کا جواب نہیں۔ اس کے ایک ایک ورق سے تحقیق کی ناختم ہونے والی راہیں کھلتی ہیں، ایک ایک ورق سے عِشقِ محمّدی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کا

دریا بہتا نظر آتا ہے۔

سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ عنہ و علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جگہ جگہ استدلال اور ان کے اشعار مبارکہ کو کتاب کے مضمون سے اس خوش اسلوبی سے ہم آہنگ کیا کہ جس میں علامہ موصوف کی ذات منفرد نظر آتی ہے۔

کتاب کے پڑھنے سے قاری کو اندازہ ہوگا کہ علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی پر علامہ موصوف کی جو گرفت اور مطالعہ ہے اس کا کما حقہ قاری کو جگہ جگہ احساس ہوگا۔

خدا کرے کہ موجودہ دور کے محققین، علماء اس کتاب کو اپنا رہنما اصول بنا کر مزید وہ راہیں کھولیں کہ جس کی طرف علامہ موصوف نے اشارے دیئے ہیں۔

آخر میں، میں یہ کہنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتا کہ محدث کبیر علامہ موصوف کی ایک ایسی نادر کتاب پر تبصرہ کرنے کے لائق نہیں۔ مجھ جیسے ہیچمندان کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ حضرت علامہ کی شفقت و مہربانی کہ مجھے حکم فرمایا تو چند سطریں میں نے لکھیں۔

حضرت علامہ اس فقیر پر نہایت مہربان اور نہایت شفیق و کریم ہیں۔ باکمال شفقت و مہربانی کے باوجود اس بلند مقام کے دارالعلوم امجدیہ تشریف لاتے ہیں اور اپنی بے شمار مستجاب دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا سایہ ہم پر سلامت رکھے، علم و فضل میں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ و علی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

احقر

ناظم دارالعلوم امجدیہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مُقدِمۂ عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی نوید مجید

کے بعض مضامین، نکات و رموز جسکو واصف الحق سحبان الزمان
السید الشاہ تراب الحق القادری سلمہ اللہ المغیث القوی نے مفہرس کردیا ہے فہرست ذیل ہے

سَیِّد شاہ تراب الحق قادری

ناظم اعلیٰ دارالعلوم امجدیہ

وخطیب میمن مسجد، مصلح الدین گارڈن، کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

عِیْدُ مِیلادِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مُقَدِّمَہ اور اس پر
وَاصِفُ الرَّسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جَنَاب عَلّامہ فہامہ قائل و فاعل عَالِمٌ وَعَامِل فَاضِلٌ وَکَامِل

شیخ الحدیث والتفسیر فیض احمد اویسی سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْقَوِیّ

(مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بھاولپور والے)

کی تقریظ و تبصرہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اما بعد! کتاب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ تصنیف لطیف جامع المعقول و المنقول حاوی الْفُرُوع وَالْاُصُوْل علامہ الشیخ مولانا محمد نصر اللہ خان صاحب (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ) بَاصِرَہ نواز ہوئی۔ متعدد مقامات کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ اسمیں عقائد حقہ کا بھی بیان ہے۔ گویا اس کا ہر جملہ نور کا لَمْعَہ اور ہر لَمْعَہ نور کا بُقْعَہ ہے۔ تفصیلی عشق کا اجمال اور یہ مقدمہ اَنْوَارِ لَمْعَاتِ مُحَمَّدِیَہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جمال ہے جیسا کہ اس کے آغاز میں ہے۔ واقعی یہ ایک حقیقت ہے کہ عَلَّامَہ مَمْدُوْحُ الصَّدْرِ نے اُصُوْلِ تَصَوُّف کو سامنے رکھ کر یہ مجموعہ تیار فرمایا ہے۔ علمی نکات و فنی تحقیقات سے پُر ہے۔

لطف یہ ہے کہ ہر مضمون کو قرآنی آیات اور احادیث کریمہ سے مزین کیا گیا ہے۔ مسئلہ وحدۃ الوجود کی جھلکیاں خوب سمجھائی گئی ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے اشعار موقعہ بموقعہ خوب لگتے ہیں، پھر ان کی تشریح علامہ موصوف نے فرمائی سونے پر سہاگہ کا کام کر گئی۔ فقیر کو یکفندا نسخہ (کتاب ھذا) حضرت موصوف مدظلہ نے

ارسال فرمائے۔ فقیر نے اہل علم و فضل کو تحفے کے طور پر جب یہ نسخہ پیش کیا تو اس کی ظاہری نفاست دیکھ کر گویا کہ اٹھے۔

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ
ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا
أَوَ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ أَنَّكَ آخِذٌ
ذَهَبًا وَتَتْرُكُ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

پھر جب ان حضرات سے ملاقات ہوئی تو کتاب کے مطالعہ سے متاثر ہو کر حضرت مصنف مدظلہ کے علمی کمالات کی داد دی اور تحسین و آفرین کے کلمات بار بار دہرائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ بفضل حبیب اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَنِّف مدّظلّہ کے علم و عمل و عمر میں برکت دے اور آپ کی اولاد کو علمی، عملی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور۔ پاکستان۔ ۲ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ
یوم الخمیس

بہاولپور، پاکستان
۲ صفر المظفر ۱۴۱۷
یوم الخمیس

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

مُقَدِّمَہ عیدِ میلادالنبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے شیخ جامعہ فیض القرآن کراچی
مفتی علّامہ مولانا ابوالحسان محمد رمضان گل تر چشتی قادری سَلَّمَہُ اللہُ القَوِیُّ

کے تاثرات عالیہ اور

مُصَنِّفُ الْمُقَدِّمَہ شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان

کے حق میں آپ کے اظہار خیالات کا منظوم و منظم تبصرہ!

(مکتوب در خدمت شیخ الحدیث سراپا برکت مفتی مولانا)
محمد نصر اللہ خان افغانی مُدَّظِلُّہُ العَالِی

ای بو الفتح مخدوم ما سرتاجِ اصفیاء
ای مخزنِ رضا و وفا، معدنِ عطا

دلدادگانِ دین را درمان و غمگسار
ارباب بغض و کین را شمشیر برقبار

بحر العلوم قلذم (۱) حسنات و طیبات
شیخ الحدیث، شیخ تصوف و خوش صفات

ای پیکر جمال و مجسم کمال عشق
مردِ خدا، غیور و جسور و جلالِ عشق

ای پیر راہ حق و فقاہت (۲) کے ارجمند،
شاہین صفت فقیر، امیروں میں سربلند

ہو نائب محدث اعظم ابوالفضل
اس مولانا سردار کے انوار کی شکل

ملت کے دردمندوں کے تم ہی حبیب ہو
احمد رضا کے ذوق میں اکمل طبیب ہو

لاریب سالکوں کے اِمام زمان ہو
اَسلاف صوفیا کے حقیقت نشان ہو

جامی و ابن عربی کے بے باک ترجمان
ہو ملحدوں کے سر پہ تم تلوار بے گمان

سوز دروں عشق و جنوں کے امین ہو
لاریب پیر روم کے تم جانشین ہو

تم راہ نما ہو غوثِ وری (۳) کے صحیح غلام
اور مسلک توحید کے لاشبہ ہو امام

---

(۱) قلذم - دریا، بزرگ -- قلذم - بفتحات چاہ (۲) فقاہت - علم شریعت کا دانا

(۳) وری - مخلوق۔

تم سر دلبران ہو حسینوں کے تاجدار
تم عاشق رسول ہو عظمت کے شاہسوار
ان ظلمتوں کے دور میں شمع اصول ہو
تم مفتی و محدث، ولی (۱) رسول ہو
سنگلاخ سرزمین پہ غنیمت تیرا وجود
کرتی ہیں تیرے ارتقاء کو رفعتیں سجود
دیباچہ میلاد دیکھا دنگ کردیا
جویان حق کے سینوں میں اک رنگ بھر دیا
ای تاجدار صوفیت، سردار شرع دین
تم رازدان راہ حقیقت ہو بالیقین
بدر (۲) المدرسین ہو علوم و فنون کے
اور صدر عارفین ہو جذب و جنون کے
شیر جماعت حقا، شرافت کے پاسبان
افغان و پاک و ہند میں مذہب کے دردمان
سرمایہ اسلاف و دلوں کا سرور ہو
محبوب و دلربا ہو تم نور و حضور ہو
ای سایہ کرم تیرا دائم کرم رہے
ای میر محترم تیرا شادان حرم رہے
ہر دم تیرا گلستان دور از خزان رہے
ہر طالب خیرات پہ فیض رسان رہے
ای مرشد عظیم تیرے آستان کی خیر
ای مفتی علیم تیرے خاندان کی خیر
نظرِ کرم سے خار کو گل تر بنائے
ٹوٹے ہوؤں کو کرم سے قربت میں لائے
بکھرے ہوؤں کو راستہ رب کا دکھائے
ای ناخدائے قوم یہ کشتی ترائے
تم میر کاروان ہو سلامت رہو سدا
تم بحر بیکران ہو صدبار مرحبا

ابوالحسان محمد رمضان گلشن چشتی قادری

از گلشن چشتی قادری
شیخ جامعہ فیض القرآن سیکٹر ۴۔ ایس ٹی نارتھ کراچی۔
یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۷ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ
یوم الثلثاء بعد العشاء، کراچی۔

قولہ ولی: رسول - ترکیب اضافی ہے۔ ولی بمعنی نزدیک یقال دارہ ولی داری ۱۲۔
(۲) بدر - چودھویں رات کا چاند۔ منہ نصرہ اللہ تعالی و نضرہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف المقدمہ کا القصیدۃ الیائیۃ جسمیں آپ نے آیات کریمہ "فامن اوامسک" و "فاتبعونی" (جنکی تشریح المقدمہ کے صفحہ ۱۵۶ اور ۱۶۷ پر ہے) کے تشریحی معانی کو اپنے امی مادری لہجہ میں منظم فرمادیا ہے۔

مصنف المقدمہ کے نزدیک یہ لہجہ افغانستان کے تمام لہجات میں فصیح و شیریں رہا تھا۔

هر څوک چه امداد کړی او دی حاجت روا کوی — امداد ئے منطبق وی په سنت د نبوی

همه ده چه امام دی او واجب ئے پیروی — عرب و عجم واړه اتفاق په دے لری

مشهوره مقوله ده د عربو واوره من — لیس لک بمعلوم لاتاتنی

محبت و اتباع به کړے هر دم د هغه سړی — مشکل چه حل کوی دی او حاجت روا کوی

هر څوک چه امام جوړ شی او مشکل نه حل کړی — باور و کړه چه حق د امامت دی نه لری

ای ورور ه څوک چه تا ته هیڅ رما نه ترکوی — ته واوره له ما واوره چه وے نه کړے پیروی

نازل شحکه آیت شه په حب نبی وفی — ته واوره له ما واوره دا آیت ده قرآنی

آیت ده فرقانی چه نازل شوی دی لقد — قسم سره ده ویلی دی دا لام ده قسمی

چه کان لکم فی رسول اللہ اسوة — حسنة راغلے ده بیا دا وحی جلی

آیت ده بویستم چه په احزاب کی ده جانی — هر دم ئے تلاوت کړه چه ته و ګرځے ولی

اسوه که وګوړے نه په صراح او فراخ کی — پښتوا در مهمات ئے معنی کړے ده ذکی

خدای شحکه مومنانو ته دا حکم ور کوی — نبی د تاسی واړو هر حاجت روا کوی

طاعت په تاسی فرض ده ددے پاک نبی صفی — له کفر همه خلاص ده چه فرمان ددہ منی

هر څوک چه نبی نه کړی مشکلکشا ولی — منکر ددے آیت ده چه معنی ئے ـ منی

بیاګران همه کسان دی چه نے حق په جای کوی — راغلی په قرآن کی دغه نص ده ربانی

امام د ګاڼانو دی د شوز نبی حقی — نو شحکه دی د واړو هر حاجت روا کوی

او شحکه مومنان مول پیروی ددہ کوی — محبوب ددوی امام دی او سنت د خپل نبی

محبوب د خدای وے بللی دی یا ایها النبی
نازل په ما قرآن دی چه کلام د ربانی
قل یا حبیبه دوی ته ووایا دا وحی ربی
که تاسی محبت د الله غواړئ کاندی
حبیب د خدای حبیب دی او حبیب نے دی صفی
حبیب یا د حبیب حمل اتباع په شوق کوی
یحببکم الله یا محکه وے بللی دی ربی
دا شرط د اتباع نے ده فرض کړی ای ذکی
یا شرط د اتباع ده محبت د پاک نبی
هر څه چه نعمتونه دی پیدا یا پیداسی
عطاء د خدای ده فامنن او امسک مے ده وحی
عطاؤنا هذا چه فرمایلی دی ربی
یو کم خلویښت، خلویښت دوه ایتونه قرآنی
یا ایها النبی دام عطاء ده ایثاری
چه فامنن او امسک نے ده انعام ایثاری
هر څه چه ور کوے چا ته هر څمره ای نبی
یا هر څه چه حاجت روا کوے دهر کم ښی
دا کل د تا اختیار ده ته مالک نے دهر ښی
دا کل چه کائنات دی که کلیات دی که جزئی
وان له عندنا یا لام قسمی
نصیر اعلان کوی هر څوک چه ښه زیاته وی
ایمان م ده حنفی او زما علم ده عینی
آستان م ده افغان او زما قوم افغانی
بلبل نے نصر الله که ته نغمه سرا طوطی

امت ته خبر ورکړه چه هر یو م امتی
تو هر یوم امت ده او هر یو م مقتدی
ان کنتم تحبون الله فاتبعونی
تو فرض ده پیروی په تاسی فاتبعونی
هر څوک چه خدای حبیب کی حبیب نے حبیب دی
کم څوک چه اتباع نه کوی کله حب لری
بے حب اتباع کله ممکن ده ای حنفی
وجود د مشروط چا لیدلی بے شرطه حنفی
بے حب نبوی اتباع کله څوک کړی
مالک د نعمتو دی پاک نبی او پاک نبی
نبی ته دا وحی ده او غنی ته دا وحی
آیت فرقانی ده او سورت نے ده صادی
په صاد کی بیان کړی دی کلام الهی
کړ کړی م اختیار تا ته کلی ده او جزئی
اختیار و ارادت نے ده بغیر حساب
یا هر څه چه ته اخلے له هر چا چه ای صفی
یا هر څه چه ته غواړے له هر چا چه ښه دیسی
خدای هیڅ کله له تا چه هیڅ منه نه کوی
مالک د کل عالم نے که جزئیات دی که کلی
شاهد یے لزلفی ده یا و حسن مآب
او د حبیب منه لری زما حضور ته د راځی
مشرب م ده نقش یا رفاعی او قادری
آباد د وی آباد د وی شاداب و دائمی
نه دائے ته نه ها بلکه حامد د حمل نبی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

عُنوان :

ہاں، یہ تو ہے کہ روزے کی مثل نہیں
پر یہ نہیں کہ کوئی شئی روزے کی مثل نہیں
روزے کے راز اور روزے دار کے راز و نیاز کا اِبراز

"اَسْرَارُ الصَّوْم"

اِعْلَمْ اَیَّدَکَ اللّٰہُ اَنَّ الصَّوْمَ ھُوَ الْاِمْسَاکُ (۱) وَ الرِّفْعَۃُ یُقَالُ صَامَ النَّھَارُ اِذَا ارْتَفَعَ قَالَ امْرَؤُ الْقَیْس * اِذَا صَامَ النَّھَارُ وَ ھَجَرَا * اَیْ اِرْتَفَعَ وَ لَمَّا ارْتَفَعَ الصَّوْمُ عَنْ سَائِرِ الْعِبَادَاتِ کُلِّھَا فِی الدَّرَجَۃِ سُمِّیَ صَوْمًا وَ رَفَعَہٗ سُبْحَانَہٗ بِنَفْیِ الْمِثْلِیَّۃِ عَنْہُ فِی الْعِبَادَاتِ کَمَا سَنَذْکُرُہٗ وَ سَلَبَہٗ عَنْ عِبَادِہٖ مَعَ تَعَبُّدِھِمْ (۲) بِہٖ وَ اَضَافَہٗ اِلَیْہِ

---

(۱) قَوْلُہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھُوَ الْاِمْسَاکُ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ ھُوَ الْاِمْسَاکُ عَنْ کُلِّ قَوْلٍ وَّ فِعْلٍ وَّ حَرَکَۃٍ وَّ سُکُوْنٍ لَیْسَ بِحَقٍّ لِلْحَقِّ اھ ۱۲ اُنْظُرْ صفحہ ۶۳ ج ۱ تَفْسِیْر الشَّیْخ الْاَکْبَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا ۱۲۔

(۲) قولہ تَعَبُّدِھِمْ - یُقَالُ تَعَبَّدَ تَعَبُّدًا پرستش نمود خدای را تَعَبَّدَ فُلَانًا بندہٗ خود ساخت او را و تَعَبَّدَ فُلَانٌ اَیْ تَکَلَّفَ فِی الْعِبَادَۃِ - اِسْتِعْبَادٌ بہ بندگی گرفتن و مانند بندہ گردانیدن ۱۲۔

سُبحانَہٗ وَ جَعَلَ جزاءً مَن اِتَّصَفَ بہٖ بِیدِہٖ مِنْ اٰنَایَتِہٖ وَ اَلْحَقَہٗ بِنَفْسِہٖ فِیْ نَفْیِ الْمِثْلِیَۃِ وَھُوَ فِی الْحَقِیْقَۃِ تَرْکٌ لَا عَمَلٌ وَ نَفی الْمِثْلِیَّۃِ نَعْتٌ سَلْبِیٌّ فَتَفُوْتَ الْمُنَاسَبَۃُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اللّٰہِ قَالَ تَعَالٰی فِیْ حَقِّ نَفْسِہٖ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (۱۱الشوری - ۴۲) فَنَفٰی اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ مِثْلٌ فَھُوَ سُبْحَانَہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ بِالدَّلَالَۃِ الْعَقْلِیَۃِ وَ الشَّرْعِیَۃِ۔

۱۔ وَ خَرَّجَ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِیْ بِاَمْرٍ آخُذُہٗ عَنْکَ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ فَنَفٰی اَنْ یُّمَاثِلَہٗ عِبَادَۃٌ مِّنَ الْعِبَادَاتِ الَّتِیْ شَرَعَ لِعِبَادِہٖ وَمَنْ عَرَفَ اَنَّہٗ وَصْفٌ سَلْبِیٌّ اِذْ ھُوَ تَرْکُ الْمُفْطِرَاتِ عَلِمَ قَطْعًا اَنَّہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ اِذْ لَا عَیْنَ لَہٗ تَتَّصِفُ بِالْوُجُوْدِ الَّذِیْ یُعْقَلُ وَلِھٰذَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلصَّوْمُ لِیْ فَھُوَ عَلَی الْحَقِیْقَۃِ لَا عِبَادَۃٌ وَّ لَا عَمَلٌ وَ اسْمُ الْعَمَلِ اِذَا اُطْلِقَ عَلَیْہِ فِیْہِ تَجَوُّزٌ کَاِطْلَاقِ لَفْظِ الْمَوْجُوْدِ عَلَی الْحَقِّ الْمَعْقُوْلِ عِنْدَنَا تَجَوُّزًا اِذْ مَنْ کَانَ وُجُوْدُہٗ عَیْنُ ذَاتِہٖ لَا تُشْبِہُ نِسْبَۃُ الْوُجُوْدِ اِلَیْہِ نِسْبَۃَ الْوُجُوْدِ اِلَیْنَا فَاِنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔

اِیْرَادُ حَدِیْثٍ نَبَوِیٍّ اِلٰہِیٍّ:

۲۔ خَرَّجَ مُسْلِم فِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ (۱) وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ یَوْمَئِذٍ وَ لَا یَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ

---

(۱) یعنی روزہ ازانِ منست و بہ جزای آن من آولی ترم۔ جزاء بمعنی باداش - صلہ و عوض است و بمعنی مکافات و معاوضہ نیز مے آید ۱۲۔ منہ نصرہ اللّٰہ تعالٰی و نصرہ۔

فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ (١) بِفِطْرِهٖ وَ اِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ عَزَّ وَ جَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ وَ اعْلَمْ اَنَّهٗ لَمَّا نَفَى الْمِثْلِيَّةَ عَنِ الصَّوْمِ كَمَا ثَبَتَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ حَدِيْثِ النَّسَائِيِّ وَ الْحَقُّ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ لَقِيَ الصَّائِمُ رَبَّهٗ عَزَّ وَ جَلَّ بِوَصْفِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَرَاٰهُ بِهٖ فَكَانَ هُوَ الرَّائِيَّ الْمَرْئِيَّ فَلِهٰذَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ وَ لَمْ يَقُلْ فَرِحَ بِلِقَآءِ رَبِّهٖ فَاِنَّ الْفَرَحَ لَا يَفْرَحُ بِنَفْسِهٖ بَلْ يُفْرَحُ بِهٖ وَ مَنْ كَانَ الْحَقُّ بَصَرَهٗ عِنْدَ رُؤْيَتِهٖ وَ مُشَاهَدَتِهٖ فَمَا رَاٰى نَفْسَهٗ اِلَّا بِرُؤْيَتِهٖ فَفَرِحَ الصَّائِمُ لُحُوْقُهٗ بِدَرَجَةِ نَفْيِ الْمُمَاثَلَةِ وَ كَانَ فَرْحُهٗ بِالْفِطْرِ فِي الدُّنْيَا مِنْ حَيْثُ اِيْصَالُ حَقِّ النَّفْسِ الْحَيَوَانِيَّةِ الَّتِيْ تَطْلُبُ الْغِذَاءَ لِذَاتِهَا فَلَمَّا رَاٰى الْعَارِفُ اِفْتِقَارَ نَفْسِهِ الْحَيَوَانِيَّةِ النَّبَاتِيَّةِ اِلَيْهِ وَ رَاٰى جُوْدَهٗ بِمَا اَوْصَلَ اِلَيْهَا مِنَ الْغِذَاءِ اَدَاءً لِحَقِّهَا الَّذِيْ اَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَامَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ بِصِفَةِ حَقٍّ فَاَعْطٰى بِيَدِ اللّٰهِ كَمَا يَرَى الْحَقَّ عِنْدَ لِقَائِهٖ بِعَيْنِ اللّٰهِ فَلِهٰذَا فَرِحَ بِفِطْرِهٖ كَمَا فَرِحَ بِصَوْمِهٖ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ۔

بَيَانُ مَا يَتَضَمَّنُهٗ هٰذَا الْخَبَرُ :

وَ لَمَّا كَانَ الْعَبْدُ مَوْصُوْفًا بِاَنَّهٗ ذُوْ صَوْمٍ وَ اسْتَحَقَّ اسْمَ الصَّائِمِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ ثُمَّ بَعْدَ اِثْبَاتِ الصَّوْمِ لَهٗ سَلَبَهُ الْحَقُّ عَنْهُ وَ اَضَافَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ فَقَالَ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ اَيْ صِفَةُ

---

(١) قَوْلُهٗ فَرِحَ كَكَتِفَ شادان و فیرنده فَرُوْحٌ كَصَبُوْرٍ فیرنده و شادان فَرْحَانُ كَسَكْرَان شادان و فیرنده فُرْحَةٌ بِالضَّمِ شادمانی وفیریدگی فَرَحٌ محرکة مِثْلُهٗ و مژدگانی - (زیرئی به پشتو زبان)۔ يُقَالُ لَكَ عِنْدِيْ فُرْحَةٌ اِنْ بَشَّرْتَنِيْ وَ يُفْتَحُ فِيْهِمَا ١٢ منتهی الارب و صراح - مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهٗ۔

الصَّمَدَانِيَّةِ وَ هِيَ التَّنْزِيْهُ عَنِ الْغِذَاءِ لَيْسَ اِلَّا لِيْ وَ اِنْ وَصَفْتُكَ بِهٖ فَاِنَّمَا وَصَفْتُكَ
بِاِعْتِبَارِ تَقْيِيْدٍ مَّا مِنْ تَقْيِيْدِ التَّنْزِيْهِ لَا بِاِطْلَاقِ التَّنْزِيْهِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِجَلَالِيْ فَقُلْتُ وَ
اَنَا اُجْزٰى بِهٖ فَكَانَ الْحَقُّ جَزَآءَ الصَّوْمِ لِلصَّائِمِ اِذَا انْقَلَبَ اِلٰى رَبِّهٖ وَ لَقِيَهُ بِوَصْفٍ لَا
مِثْلَ لَهُ وَ هُوَ الصَّوْمُ اِذْ كَانَ لَا يَرٰى مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اِلَّا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ
كَذَا نَصَّ عَلَيْهِ اَبُوْ طَالِبٍ الْمَكِّيُّ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الذَّوْقِ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ
جَزَآؤُهٗ (۷۵ يوسف - ۱۲) مَا اَوْجَبَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ ثُمَّ قَوْلُهٗ وَالصِّيَامُ
جُنَّةٌ وَهِيَ الْوُقَايَةُ مِثْلُ قَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيْ اِتَّخِذُوْهُ وُقَايَةً وَ كُوْنُوْا لَهٗ اَيْضًا وُقَايَةً
فَاَقَامَ الصَّوْمَ مَقَامَهٗ فِي الْوُقَايَةِ وَهُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ -۱۱
الشورٰى ۳۶) وَ الصَّوْمُ مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا مِثْلَ لَهٗ وَ لَا يُقَالُ فِي الصَّوْمِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
شَيْءٌ فَاِنَّ الشَّيْءَ اَمْرٌ ثُبُوْتِيٌّ اَوْ وُجُوْدِيٌّ وَالصَّوْمُ تَرْكٌ فَهُوَ مَعْقُوْلٌ عَدَمِيٌّ وَ
وَصْفٌ سَلْبِيٌّ فَهُوَ لَا مِثْلَ لَهٗ لَا اَنَّهٗ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَهٰذَا الْفَرْقُ بَيْنَ نَعْتِ الْحَقِّ
فِيْ نَفْيِ الْمِثْلِيَّةِ وَ بَيْنَ وَصْفِ الصَّوْمِ بِهَا ثُمَّ اِنَّ الشَّارِعَ نَهَى الصَّائِمَ وَ النَّهْيُ تَرْكٌ
وَ نَعْتٌ سَلْبِيٌّ فَقَالَ لَا يَرْفُثْ (۱) وَ لَا يَسْخَبْ (۲) فَمَا اَمَرَهٗ بِعَمَلٍ بَلْ نَهَاهُ اَنْ
يَّتَّصِفَ بِعَمَلٍ مَّا وَالصَّوْمُ تَرْكٌ فَصَحَّتِ الْمُنَاسَبَةُ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ بَيْنَ مَا نُهِيَ عَنْهُ
الصَّائِمُ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَنْ سَابَّهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ اِنِّيْ صَائِمٌ اَيْ تَارِكٌ لِهٰذَا الْعَمَلِ الَّذِيْ
عَمِلْتَهٗ اَنْتَ اَيُّهَا الْمُقَاتِلُ وَ السَّابُّ فِيْ جَانِبِيْ فَنَزَّهَ نَفْسَهٗ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ عَنْ هٰذَا
الْعَمَلِ فَهُوَ مُخْبِرٌ اَنَّهٗ تَارِكٌ اَيْ لَيْسَ عِنْدَهٗ صِفَةُ سَبٍّ وَ لَا قِتَالٍ لِمَنْ سَابَّهٗ وَ قَاتَلَهٗ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ يُقْسِمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ

---

(۱) قَوْلُهٗ لَا يَرْفُثْ - رَفَثٌ مُحركة جِمَاعٌ وَ فُحْشٌ گُفْتَن و سخن زنان در جماع
اَلْفِعْلُ مِنْ سَمِعَ ۱۲ـ (۲) سَخَبٌ محركة بانگ و فرياد ۱۲ـ

وَهُوَ تَغَيُّرُ رَائِحَةِ فَمِ الصَّائِمِ الَّتِیْ لَا تُوْجَدُ اِلَّا مَعَ التَّنَفُّسِ وَ قَدْ تَنَفَّسَ بِهٰذَا الْکَلَامِ الطَّیِّبِ الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ وَهُوَ قَوْلُہٗ اِنِّیْ صَائِمٌ فَهٰذِهِ الْکَلِمَةُ وَ کُلُّ نَفَسِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ فَجَآءَ بِالْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمَنْعُوْتِ بِالْاَسْمَآءِ کُلِّهَا فَجَآءَ بِاِسْمٍ لَا مِثْلَ لَہٗ اِذْ لَمْ یَتَّسِمْ اَحَدٌ بِهٰذَا الْاِسْمِ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَہٗ فَنَاسَبَ کَوْنَ الصَّوْمِ لَا مِثْلَ لَہٗ وَ قَوْلُہٗ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ فَاِنَّ رِیْحَ الْمِسْکِ اَمْرٌ وُجُوْدِیٌّ یُدْرِکُہُ الشَّآمُّ وَ یَلْتَذُّ بِہٖ التَّسْلِیْمُ الْمِزَاجُ الْمُعْتَدِلُ فَجَعَلَ الْخُلُوْفُ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْیَبَ مِنْہُ لِاَنَّ نِسْبَةَ اِدْرَاکِ الرَّوَائِحِ اِلَی اللّٰهِ لَا تُشْبِہُ اِدْرَاکَ الرَّوَائِحِ بِالْمَشَامِّ فَهُوَ خُلُوْفٌ عِنْدَنَا وَ عِنْدَہٗ تَعَالٰی هٰذَا الْخُلُوْفُ فَوْقَ طِیْبِ الْمِسْکِ فِی الرَّائِحَةِ فَاِنَّہٗ رَوْحٌ مَوْصُوْفٌ لَا مِثْلَ لِمَا وُصِفَ بِہٖ فَلَا تُشْبِہُ الرَّائِحَةُ الرَّائِحَةَ فَاِنَّ رَائِحَةَ الصَّائِمِ عَنْ تَنَفُّسٍ وَ رَائِحَةُ الْمِسْکِ لَا عَنْ تَنَفُّسٍ مِنَ الْمِسْکِ وَ لَنَا وَاقِعَةٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا کُنْتُ عِنْدَ مُوْسَی بْنِ مُحَمَّدٍ القباب بِالْمِنارة بحرمِ مَکَّةَ بِبَابِ الحزورةِ وَکَانَ یُؤَذِّنُ بِهَا وَ کَانَ لَہٗ طَعَامٌ یَتَاَذّٰی بِرَائِحَتِہٖ کُلُّ مَنْ شَمَّہٗ وَ سَمِعْتُ فِی الْخَبَرِ النَّبَوِیِّ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ بَنُوْ اٰدَمَ وَ نَهٰی اَنْ تُقْرَبَ الْمَسَاجِدُ بِرَائِحَةِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَ الْکُرَّاثِ فَبِتُّ وَ اَنَا عَازِمٌ اَنْ اَقُوْلَ لِذٰلِکَ الرَّجُلِ اَنْ یُّزِیْلَ ذٰلِکَ الطَّعَامَ مِنَ الْمَسْجِدِ لِاَجْلِ الْمَلٰٓئِکَةِ فَرَاَیْتُ الْحَقَّ تَعَالٰی فِی النَّوْمِ فَقَالَ لِیْ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقُلْ لَہٗ عَنِ الطَّعَامِ فَاِنَّ رَائِحَتَہٗ عِنْدَنَا مَاهِیَ مِثْلُ مَا هِیَ عِنْدَکُمْ فَلَمَّا اَصْبَحَ جَآءَ عَلٰی عَادَتِہٖ اِلَیْنَا فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا جَرٰی فَبَکٰی وَ سَجَدَ لِلّٰهِ شُکْرًا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا سَیِّدِیْ وَ مَعَ هٰذَا فَالْاَدَبُ مَعَ الشَّرْعِ اَوْلٰی فَاَزَالَہٗ مِنَ الْمَسْجِدِ رَحِمَہُ اللّٰهُ وَ لَمَّا کَانَتِ الرَّوَائِحُ الْکَرِیْهَةُ الْخَبِیْثَةُ تَنْفِرُ (۱) عَنْهَا الْاَمْزِجَةُ الطَّبِیْعِیَّةُ السَّلِیْمَةُ مِنْ اِنْسَانٍ

---

(۱) قَوْلُہٗ تَنْفِرُ عَنْهَا - نَفَرَ نُفُوْرًا (ف ض) مَعْنَاہُ تَرْسِیْدُ وَ رَمِیْدُ وَ دُوْر گَرْدِیْدُ ۱۲۔

وَ مَلَكٍ لِمَا يُحِسُّونَهُ مِنَ التَّأَذِّى لِعَدَمِ الْمُنَاسَبَةِ فَإِنَّ وَجْهَ الْحَقِّ فِى الرَّوَائِحِ الْخَبِيثَةِ لَا يُدْرِكُهُ إِلَّا اللّٰهُ خَاصَّةً وَ مَنْ فِيهِ مِزَاجُ الْقُبُولِ لَهُ مِنَ الْحَيَوَانِ أَوِ الْإِنْسَانِ الَّذِى لَهُ مِزَاجُ ذٰلِكَ الْحَيَوَانِ لَا مَلَكٌ وَ لِهٰذَا قَالَ عِنْدَ اللّٰهِ فَإِنَّ الصَّائِمَ أَيْضًا مِنْ كَوْنِهِ إِنْسَانًا سَلِيمُ الْمِزَاجِ يَكْرَهُ خُلُوفَ الصَّوْمِ مِنْ نَفْسِهِ وَ مِنْ غَيْرِهِ وَ هَلْ يَتَحَقَّقُ أَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ السَّالِمِينَ الْمِزَاجِ بِرَبِّهِ وَقْتًا مَا أَوْ فِى مَشْهَدٍ مَا فَيُدْرِكَ الرَّوَائِحَ الْخَبِيثَةَ طَيِّبَةً عَلَى الْإِطْلَاقِ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا وَ قَوْلِى عَلَى الْإِطْلَاقِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ بَعْضَ الْأَمْزِجَةِ يَتَأَذَّى بِرِيحِ الْمِسْكِ وَ الْوَرْدِ وَ لَا سِيَّمَا الْمَحْرُورُ (۱) الْمِزَاجِ وَ مَا يَتَأَذَّى مِنْهُ فَلَيْسَ بِطَيِّبٍ عِنْدَ صَاحِبِ ذٰلِكَ الْمِزَاجِ فَلِهٰذَا قُلْنَا عَلَى الْإِطْلَاقِ إِذِ الْغَالِبُ عَلَى الْأَمْزِجَةِ طِيبُ الْمِسْكِ وَ الْوَرْدِ وَ أَمْثَالِهِ وَ الْمُتَأَذِّى مِنْ هٰذِهِ الرَّوَائِحِ الطَّيِّبَةِ مِزَاجٌ غَرِيبٌ أَىْ غَيْرُ مُعْتَادٍ (۲) وَ لَا أَدْرِى هَلْ أَعْطَى اللّٰهُ أَحَدًا إِدْرَاكَ تَسَاوِى الرَّوَائِحِ بِحَيْثُ أَنْ لَا يَكُونَ عِنْدَهُ خُبْثُ رَائِحَةٍ أَمْ لَا هٰذَا مَا ذُقْنَاهُ مِنْ أَنْفُسِنَا وَ لَا نُقِلَ إِلَيْنَا أَنَّ أَحَدًا أَدْرَكَ ذٰلِكَ بَلِ الْمَنْقُولُ عَنِ الْكُمَّلِ مِنَ النَّاسِ وَ عَنِ الْمَلَائِكَةِ التَّأَذِّى بِهٰذِهِ الرَّوَائِحِ الْخَبِيثَةِ وَ مَا انْفَرَدَ بِإِدْرَاكِ ذٰلِكَ طَيِّبًا إِلَّا الْحَقُّ هٰذَا هُوَ الْمَنْقُولُ وَ لَا أَدْرِى أَيْضًا شَأْنَ الْحَيَوَانِ مِنْ غَيْرِ الْإِنْسَانِ فِى ذٰلِكَ مَا هُوَ لِأَنِّى مَا أَقَامَنِى الْحَقُّ فِى صُورَةِ حَيَوَانٍ غَيْرِ إِنْسَانٍ كَمَا أَقَامَنِى فِى أَوْقَاتٍ فِى صُوَرِ مَلَائِكَتِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ثُمَّ إِنَّ الشَّرْعَ قَدْ نَعَتَ الصَّوْمَ مِنْ طَرِيقِ الْمَعْنَى بِالْكَمَالِ الَّذِى لَا كَمَالَ فَوْقَهُ حِينَ أَفْرَدَ لَهُ الْحَقُّ بَابًا خَاصًّا وَ سَمَّاهُ بِاسْمٍ خَاصٍّ

---

(۱) مَحْرُور - مرد گرم شده از خشم و مثل آن وَ مَحْرُورِىٌّ مِثْلُهُ ۱۲۔

(۲) مُعْتَاد - معناه اماده کرده شده فَغَيْرُ مُعْتَادٍ مَعْنَاهُ غير اماده کرده شده ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَ نَصَرَهُ۔

يَطْلُبُ الْكَمَالَ يُقَالُ لَهُ بَابُ الرَّيَانِ مِنْهُ يَدْخُلُ الصَّائِمُوْنَ وَ الرِّيُّ دَرَجَةُ الْكَمَالِ فِى الشُّرْبِ فَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ بَعْدَ الرِّيِّ الشَّارِبُ شُرْبًا اَصْلاً وَ مَهْمَا قَبِلَ فَمَا ارْتَوٰى اَرْضًا كَانَ اَوْ غَيْرَ اَرْضٍ مِنْ اَرْضِيْنَ الْحَيَوَانَاتِ خَرَّجَ مُسْلِم مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ وَ لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ فِى شَيْئٍ مِنْ مَنْهِيِّ الْعِبَادَاتِ وَلَا مَامُوْرِهَا اِلَّا فِى الصَّوْمِ فَبَيَّنَ بِالرَّيَّانِ اَنَّهُمْ حَازُوْا صِفَةَ كَمَالٍ فِى الْعَمَلِ اِذْ قَدِ اتَّصَفُوْا بِمَا لَا مِثْلَ لَهُ كَمَا تَقَدَّمَ وَ مَا لَا يُمَاثَلُ هُوَ الْكَامِلُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَالصَّائِمُوْنَ مِنَ الْعَارِفِيْنَ هُنَا دَخَلُوْهُ وَ هُنَاكَ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ عَلٰى عِلْمٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ- اِنْتَهٰى عِبَارَتُهُ الشَّرِيْفَةُ ۱۲ منہ۔ فتوحات المکیة ج ۱۔ ص ۶۰۲-۶۰۳۔

اَوَّلُ خُطْبَةِ عِيْدِ الْفِطْرِ وَ اِعْتِبَارُ الْفِطْرِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۹ بار

(يُسْتَحَبُّ اَنْ يُفْتَتَحَ الْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى بِتِسْعِ (۹) تَكْبِيْرَاتٍ وَ فِى الثَّانِيَةِ سَبْعٍ (۷) وَ فِى النتف التَّوَارُثُ فِى الْخُطْبَةِ اِفْتِتَاحُهَا بِالتَّكْبِيْرِ وَ يُكَبِّرُ مِنْ حِيْنِ اَنْ يَنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴) وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَا يَجْلِسُ عِنْدَنَا ۱۲۔ عینی شرح ہدایة ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنَزِّلِ الْحِكَمِ عَلٰى قُلُوْبِ الْكَلِمِ بِاَحَدِيَّةِ الطَّرِيْقِ الْاَمَمِ مِنَ الْمَقَامِ الْاَقْدَمِ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ وَ النِّحَلُ لِاخْتِلَافِ الْاُمَمِ وَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُمِدِّ الْهِمَمِ مِنْ خَزَآئِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ بِالْقِيْلِ الْاَقْوَمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ (۱) السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱ فاطر ۳۵))

اَوَ لَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ (وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (۳۰ الانبياء -۲۱))

وَالْفَطْرُ اَلْفَتْقُ وَ مِنْهُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

۱۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ اللّٰهُ اَسْمَاعَ الْمُكَوَّنَاتِ فِىْ حَالِ اِيْجَادِهَا وَهِىَ حَالَةُ تَعَلُّقِ الْقُدْرَةِ بَيْنَ الْعَدَمِ وَ الْوُجُوْدِ بِقَوْلِهٖ كُنْ فَتَكَوَّنُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عِنْدَ هٰذَا الْخِطَابِ اِمْتِثَالًا لِاَمْرِ اللّٰهِ وَ تِلْكَ كَلِمَةُ الْحَضْرَةِ۔

۲۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ اَسْمَاعَهُمْ بِهٖ وَ هُمْ فِى الْوُجُوْدِ الْاَوَّلِ قَوْلُهٗ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَقَالُوْا بَلٰى فَهٰذَا خُصُوْصٌ بِالْبَشَرِ وَ التَّكْوِيْنُ عُمُوْمٌ۔

۳۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ بِهٖ اَلْسِنَتَهُمْ بِقَوْلِهِمْ بَلٰى۔

۴۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ مِعَى الصَّآئِمِيْنَ مَا اَكَلُوْهُ يَوْمَ عِيْدِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

۵۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ بِهٖ مِعٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ اَكْلُهُمْ زِيَادَةَ كَبِدِ النُّوْنِ۔ (فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّة جلد اول صفحه ۵۶۸)

---

(۱) اَلْاِفْطَارُ روزه كشادن وَ الْفِطْرُ اِسْمٌ مِّنْهُ بِالْكَسْرِ وَالتَّفْطِيْرُ روزه كشايانيدن وَالْفَطْرُ بِالْفَتْحِ آفريدن و آغاز كردن و شگافتن وَ مِنْهُ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - اَلْاٰيَة۔

زَكٰوةُ الْفِطْرِ وَ وَقْتُ اِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ

اَمَّا بعد فيآاَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ الْمُحِبُّوْنَ اِعْلَمُوْا وَ عُوا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ (جو برہنہ یعنی بے پوست) (۱)

۳۔ وَ رَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ بِسَنَدِهٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ وَالِيًا عَلَى الْبَصْرَةِ) فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا (ای لم یفهموا) فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ (۱) عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) رَاٰى رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ قَدْ اَوْسَعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوْهُ صَاعًا مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ كَذَا عَلٰى صَفْحَةٍ ۲۲۹ كتاب الزكوة سنن ابى داؤد۔

۴۔ وَ قَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى

---

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَ كَثُرَتِ الْحِنْطَةُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ ۱۲۔ صفحہ ۲۲۷ ابو داؤد كتاب الزكوة ۱۲۔

(۲) قوله قَمح بِالْفَتْحِ گندم قُمُحَةٌ بالضم زعفران و سپیچه که بر شراب افتد و ورس و مقدار یک دهان از پشت بالکسر آرد و غله بریان که بهندی ستو گویند ۱۲۔

قَبلَ خُرُوجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰی (اَلْاِعْتِبَارُ فِی ذٰلِکَ) اَلْمُسَارَعَۃُ فِی اِیْصَالِ الرَّاحَاتِ اِلَی الْمُفْتَقِرِیْنَ اِلَیْہَا وَ حِیْنَئِذٍ یَخْرُجُ اِلَی الْمُصَلّٰی وَ ھُوَ قَوْلُہٗ قَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاکُمْ (۱) صَدَقَۃً ط

وَالْمُصَلِّی یُنَاجِی رَبَّہٗ وَ ھُوَ خَارِجٌ اِلَی الْمُصَلّٰی فَذٰلِکَ خَیْرٌ لَہٗ وَ اَطْھَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

۵۔ وَ قَالَ الرَّاوِیُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَ اٰلِہٖ) وَ سَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ اَلْمُتَعَدِّی فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا خَرَّجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ (اَلْاِعْتِبَارُ فِی ذٰلِکَ) لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ وَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ (۲) فَاِذَا کَلَّفْتَہَا فَوْقَ طَاقَتِہَا اَعْلَلْتَہَا فَاَدّٰی ذٰلِکَ اِلٰی تَعْطِیْلِ خَیْرٍ کَثِیْرٍ فَکُنْتَ بِمَنْزِلَۃِ الْمَانِعِ مِنَ الْخَیْرِ فِی عَیْنِ مَا تُرِیْدُہٗ مِنَ الْخَیْرِ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ النَّفْسَ اِنَّمَا ھِیَ بِہٰذِہِ الْجَوَارِحِ فَاِذَا تَعَطَّلَتِ الْاٰلَاتُ وَ ضَعُفَتْ (۳) عَنِ الْعَمَلِ

---

(۱) اِسْتِفَادَۃٌ مِنْ اٰیَۃٍ قُرْاٰنِیَّۃٍ وَھِیَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً ط ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ اَطْھَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ آیۃ ۱۲ المجادلۃ- ۵۸۔

(۲) اِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حقاً وَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَ لِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ۔ اَلْحَدِیْثُ فتُوْحَاتِ مَکِیَّۃ صفحہ ۵۴۹ ج ۲ (اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ وَ مِائَتَانِ فِی الذَّوْقِ)

(۳) ضَعُفَ - (ک ن) ضَعُفَ ضَعْفًا بِالْفَتْحِ وَ الضَّمِ وَ ضَعَافَۃً وَ ضُعَافِیَّۃً بِالضَّمِّ وَ تَخْفِیْفِ الْیَاءِ سُسْتُ گردید۔ یا- ضَعُفُ بِالْفَتْحِ سُسْتِی و سبکیِ عقل وَ بِالضَّمِّ ناتوانیِ بدن (ف) ضَعَفَھُمْ ضَعْفًا بِالْفَتْحِ زیادہ گردانید آنہارا پس جہت او و یارانِ ویٰ دو چند گردید بر ایشان ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

بِحَمْلِهَا الْاَوَّلَ عَلَى الشَّدَائِدِ مِنَ الْعَمَلِ كُنْتَ كَالْمَانِعِ عَنِ الْعَمَلِ وَ لَنَا فِىْ هٰذَا الْمَعْنٰى ۔

مَا يَفْعَلُ الصِّنْعُ (۱) النِّحْرِيْرُ (۲) فِىْ شُغُلٍ
اَلْاٰنَهُ اَذِنَتْ فِيْهِ بِاِفْسَادِ

وَالزِّيَادَةُ فِى الْحَدِّ نَقْصٌ مِّنَ الْمَحْدُوْدِ

اِنَّمَا يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ :

۶۔ وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِىُّ بِسَنَدِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَآئِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِىْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَآئِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلَآئِكَتِىْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهُ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآءُهُ اَنْ يُوَفّٰى اَجْرُهُ قَالَ مَلَآئِكَتِىْ عَبِيْدِىْ وَ اِمَائِىْ قَضَوْا فَرِيْضَتِىْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَ عِزَّتِىْ وَ جَلَالِىْ وَ كَرَمِىْ وَ عُلُوِّىْ وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِىْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَ بَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔

---

(۱) اَلصِّنْعُ - صِنْعٌ صَنَعٌ صُنُعٌ صَنَعُ الْيَدَيْنِ - ماہر در پیشہ باریک کار۔ چرب دست در پیشہ و کارخود۔ ۱۲۔

(۲) اَلنِّحْرِيْرُ - بِالْكَسْرِ كَقِنْدِيْلٍ وَ نِحْرٌ بِالْكَسْرِ زیرک و ماہر - دانا - آزمودہ کار - مُتْقِن - تیز خاطر - بصیر در امور - بصیر در ہر امر ۱۲ ۔مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهٗ۔

۷- وَ رَوَى النَّوَاوِيُّ فَقَالَ وَ اَمَّا حَدِيْثُ يَوْمِ الْفِطْرِ يَوْمِ الْجَوَائِزِ فَهُوَ مَا رُوِیَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَ قَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى اَفْوَاهِ الطُّرُقِ وَ نَادَتْ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُغْدُوْا اِلٰى رَبٍّ رَّحِيْمٍ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَ يُثِيْبُ عَلَيْهِ الْجَزِيْلَ اَمَرَكُمْ فَصُمْتُمْ وَاَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبَلُوْا جَوَائِزَكُمْ فَاِذَا صَلُّوا الْعِيْدَ نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اِرْجِعُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ رَاشِدِيْنَ فَقَدْ غَفَرْتُ ذُنُوْبَكُمْ كُلَّهَا وَ يُسَمّٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجَوَائِزِ

صفحہ ۱۴- النواوی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِعِيْدِ الْاَضْحٰى فِى الْعِظَةِ وَالْاِعْتِبَارِ وَ فِىْ اَحْكَامِ الْاُضْحِيَّةِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۹ بار

(يُسْتَحَبُّ اَنْ يَفْتَتِحَ الْخُطْبَةَ الْاُوْلٰى بِتِسْعِ (۹) تَكْبِيْرَاتٍ وَ فِى الثَّانِيَةِ سَبْعٍ (۷) و فى النتف التَّوَارُثُ فِى الْخُطْبَةِ اِفْتِتَاحُهَا بِالتَّكْبِيْرِ وَ يُكَبِّرُ مِنْ حِيْنِ اَنْ يَّنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴) وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَايَجْلِسُ عِنْدَنَا ۱۲- عینی شرح ہدایۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَيْسَ لِاَوَّلِيَّتِهٖ اِفْتِتَاحٌ كَمَا لِسَائِرِ الْاَوَّلِيَّاتِ الَّذِىْ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَالصِّفَاتُ الْعُلٰى الْاَزَلِيَّاتُ الْكَائِنُ وَ لَا عَقْلٌ وَّ لَا نَفْسٌ وَلَا بَسَائِطُ وَلَا مُرَكَّبَاتٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا سَمٰوٰتٌ۔

اَلْعَالِمُ فِى الْعَمَآءِ بِجَمِيْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ۔ اَلْقَادِرُ الَّذِىْ لَا يَعْجِزُ عَنِ الْجَائِزَاتِ۔ اَلْمُرِيْدُ الَّذِىْ لَا يُقْصَرُ فَتُعْجِزُهُ الْمُعْجِزَاتُ۔ اَلْمُتَكَلِّمُ وَ لَا حُرُوْفٌ وَلَا اَصْوَاتٌ۔ اَلسَّمِيْعُ الَّذِىْ يَسْمَعُ كَلَامَهٗ وَ لَا كَلَامُ مَسْمُوْعٌ اِلَّا بِالْحُرُوْفِ وَالْاَصْوَاتِ وَالْاٰلَاتِ

وَالنَّغْمَاتِ۔ اَلْبَصِيْرُ الَّذِیْ رَاٰی ذَاتَہٗ وَلَا مَرْئِیَّاتٌ مَطْبُوْعَۃُ الذَّوَاتِ۔ اَلْحَیُّ الَّذِیْ وَجَبَتْ لَہٗ صِفَاتُ الدَّوَامِ الْاَحَدِیِّ وَالْمَقَامِ الصَّمَدِیِّ فَتَعَالٰی بِہٰذِہٖ السِّمَاتِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِنْسَانَ الْکَامِلَ اَشْرَفَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ اَتَمَّ الْکَلِمَاتِ الْمُحْدَثَاتِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّاتِ وَ سَیِّدِ الْجِسْمَانِیَّاتِ وَ الرُّوْحَانِیَّاتِ وَ صَاحِبِ الْوَسِیْلَۃِ فِی الْجَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِیَّاتِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ فِی الْیَوْمِ الْعَظِیْمِ الْبَلِیَّاتِ الْاَلِیْمِ الرَّزِیَّاتِ۔ (۴۴۴) الفتوحات المکیۃ ج ۳

اَمَّا بَعْدُ

فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کَلَامِہِ الْمَجِیْدِ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۲۸) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (۱۲۹ توبۃ - ۹) وَقَالَ: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُہُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُہٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا (۶ الاحزاب) وَ قَالَ تَعَالٰی مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَہُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ (۳ الاحقاف ۳۶) فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۵۶ الاحزاب ۳۳) وَ قَالَ تَعَالٰی: وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰہِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّ طَہِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (۲۶)

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (۲۷) لِّیَشْہَدُوْا مَنَافِعَ لَہُمْ وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَہُمْ مِّنْۢ بَہِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ۚ فَکُلُوْا مِنْہَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ (۲۸ الحج ۲۲)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

فَیَآ اَیُّھَا الْمُسْلِمُوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْمُطِیْعُوْنَ التَّابِعُوْنَ الْعَامِلُوْنَ بِاَوَامِرِ اللّٰہِ وَ اَوَامِرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَ رَسُوْلُہٗ

۱۔ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ نِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا وَ لَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَ لَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْئٍ خَرَّجَہُ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ بِسَنَدِہٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا صفحہ ۶۱۰ اشعۃ اللمعات المجلد الاوّل۔

۲۔ وَ رَوٰی اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ فِیْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَ قِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ خَرَّجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ سُنَنِھِمَا ۶۱۲ اَشعۃ اللّمعات ج ۱ باب الْاُضْحِیَّۃِ کتاب الصّلوۃ۔

۳۔ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا کُنَّا نَھَیْنَا کُمْ عَنْ لُحُوْمِھَا اَنْ تَاْکُلُوْھَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِکَیْ تَسَعَکُمْ جَآءَ اللّٰہُ بِالسَّعَۃِ فَکُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ اْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ ھٰذِہِ الْاَیَّامَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ خَرَّجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ کتاب الضَّحَایَا ۳۸۹۔

۴۔ وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَہُ اللّٰہُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَالَ الرَّجُلُ اَرَاَیْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃً (۱) اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِھَا قَالَ لَا وَ لٰکِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِکَ وَ اَظْفَارِکَ وَ تَقُصُّ شَارِبَکَ وَ تَحْلِقُ عَانَتَکَ فَتِلْکَ تَمَامُ اُضْحِیَتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ صفحہ ۳۸۵

جمعہا اضاحی لتشدید الیاء وتخفیفا"

---

(۱) قَوْلُہٗ مَنِیْحَۃٌ - مَنِیْحَۃ بمعنیٰ سُتُوْرٌ و ستور بضمتین است و استعمال این لفظ بر گاو و اشتر و اسپ آید۔ وَ مَنِیْحَۃٌ کَسَفِیْنَۃٌ سُتُوْرٌ کہ پشم و شیر و بچہ اش انعام کنند۔ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ وَ لِلْعَرَبِ اَرْبَعَۃُ اَسْمَآءٍ تَضَعُھَا مَوَاضِعَ الْعَارِیَۃِ مَنِیْحَۃٌ وَ عَرِیَّۃٌ وَ اِفْقَارٌ وَ اِخْبَالٌ - اِسْتِمْنَاح عطا طلب کردن - کذا فی منتہی الارب و صراح بَابِ الْحَاءِ فَصْلِ الْمِیْمِ ۱۲۔

وَ عَرِیَّۃٌ کغنیۃ خُرْمَا بُنْ بے بار و خُرْمَابُنْ کہ بارِ آن خوردہ باشند و درخت کہ میوۂ آن را بمحتاجی دہند عَرَایَا جَمْعٌ وَ فِی الْحَدِیْثِ اِنَّہٗ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا بَعْدَ نَھْیِہٖ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ و آنچہ جدا دارند از مُسَاوَمَتْ وقتِ فروختنِ خُرْمَا بُنْ و مکیل و بَادِ سَرْدْ وَ یُقَالُ اِنَّ عَشِیَّتَنَا ھٰذِہِ الْعَرِیَّۃُ وَ اِفْقَارْ دَرْوِیْش سَاخْتَنْ و عاریت دادن و مباح کردنِ پُشتِ سُتُوْرْ را جِہَتِ برنشستن و بار کشی۔ فُقْرٰی کَصُغْرٰی اسم است ازان - و اِخْبَال اَخْبَلَہٗ بعاریت داد شتر مادہ را بحَسَبِ طَلَبِ وَیْ یا بعاریت داد شیر آن تا بخورد و مُنْتَفِعْ شود بہ پشم وی یا اسپ بعاریت داد تا جہاد کند بہ سواری آن و نیز اخبال شتران را دو بخش کردن کہ نصف آن ہر سال بچہ آرند چنانچہ زمین را دو قسم سازند برای زراعت کہ نصف یک سال مزروع گردد و نصف بسالِ دیگر ۔ منتہی الارب۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ وَ عَلٰى آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

۵۔ وَ قَالَ حَنَشٌ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ۳۸۵۔

٦۔ وَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ اَرْضَاهَا عَنَّا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ وَّ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّ يَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَضَحّٰى بِهٖ (اَيْ اَرَادَ التَّضْحِيَةَ) فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّيْ (اَيْ هَاتِيْ) الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا (يعنى تيز كن كارد را بسنگ) بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ فَاَخَذَهَا وَ اَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ فَذَبَحَهٗ وَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ صفحه ۳۸٦

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

۷۔ وَ عَنْ اَنَسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ (۱) بِيَدِهٖ قِيَامًا (حَالٌ مِّنَ الْمَفْعُوْلِ) وَ ضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ۳۸٦

---

(۱) قَوْلُهٗ بَدَنَاتٍ - بَدَنَةٌ شتر و گاوِ قربانی که بمکّه فرستد مُذکّر و مؤنّث درآن یکسان است بُدْنٌ جمع ۱۲۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ نَصَرَهٗ۔

۸۔ وَ عَنْهُ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ یَذْبَحُ وَیُکَبِّرُ وَیُسَمِّیْ وَیَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰی صَفْحَتِہِمَا (اَیْ جَانِبِ وَجْہِہِمَا) خَرَّجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ صفحہ ۳۸۶

۹۔ وَ قَالَ سَیِّدُنَا جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا (اَیْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ) قَالَ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا (اَیْ مَآئِلًا عَنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ اِلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ) وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ (اَیْ هٰذِهِ الْاُضْحِیَّةُ وَاصِلَةٌ اِلَیَّ مِنْکَ) وَ لَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔ خَرَّجَ اَبُوْدَاوٗدَ ۳۸۶۔

۱۰۔ وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّآ اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ (اَیِ الْمُسِنَّةُ وَ لَمْ تَجِدُوْهَا) فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِهٖ صفحہ ۳۸۶

۱۱۔ وَ رَوَی الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کلیب عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَهٗ مُجَاشِعٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ (یعنی عزیز شد و گران قیمت شد) فَاَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادٰی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ یُوَفّٰی مِمَّا یُوَفّٰی مِنْهُ الثَّنِیُّ خَرَّجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ سُنَنِهٖ ۳۸۷۔

وَصْلٌ

جَزَعٌ محرکة : آنچه پیش از ثَنِی باشد یعنی گوسپند و گاؤ بسال دوم درآمده باشده و اسپ بسال سوم۔ جَذَعان و جذاع جمع۔ و ثَنِی آنچه دندان پیش افگنده باشد ثَنِیٌّ فَعِیلٌ وَ یَکُوْن ذٰلِکَ فِی الظِّلْفِ وَ الْحَافِرِ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَ فِی الْخُفِّ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ ثُنْیَانِ وَ ثُنْیَا جَمْعُ ثَنِیَّةٌ مُؤَنَّثٌ ثَنِیَّاتٌ جَمْعٌ۔ ثَنِیَّةٌ - دو دندان پیش ثَنَایَا جمع - صراح و منتهی الارب

ثَنِیٌّ بفتحِ اول و کسرِ نون و تشدیدِ تحتانی بمعنٰی گاو و گوسپند و اسپ کہ در سال سوم باشد و اشتر شش سالہ از شروح نصاب۔ و در منتخب و کنز- گوسپند کہ پا در سال سوم نہادہ باشد و شتر پنج سالہ کہ پا در ششم نہادہ باشد- غیاث اللغات باب ثای مثلثہ صفحہ ۱۸۴۔

قَالَ الشَّیْخُ اَبُوالْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدُوْرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ الْمُتَوَفّٰی سَنَةَ ۴۲۸۔ فِی کِتَابِ الْاُضْحِیَّةِ (یَجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّهِ الثَّنِیُّ فَصَاعِداً اِلَّا الضَّاْنُ فَاِنَّ الْجَذَعَ مِنْهُ یُجْزِیْ) قَالَ صَاحِبُ الْجَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرٍ عَلِیٌّ نِ الْمَعْرُوْفُ بِالْحَدَّادِیِّ الْعَبَادِیُّ الْمُتَوَفّٰی سَنَةَ ۸۰۰ فِیْ شَرْحِ قَوْلِهٖ "فَاِنَّ الْجَذَعَ مِنْهُ یُجْزِیْ" یَعْنِیْ اِذَا کَانَ عَظِیْمًا بِحَیْثُ اِذَا خُلِطَ بِالثَّنَایَا یَشْتَبِهُ عَلَی النَّاظِرِ مِنْ بَعِیْدٍ فَالْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ مَا تَمَّ لَهٗ سِتَّةُ اَشْهُرٍ وَ قِیْلَ سَبْعَةٌ وَ قَالَ فِی "الثَّنِیِّ" وَالثَّنِیُّ مِنْهَا وَ مِنَ الْمَعْزِ مَا لَهٗ سَنَةٌ وَ طَعَنَ فِی الثَّانِیَةِ وَ مِنَ الْبَقَرِ مَا لَهٗ سَنَتَانِ وَ طَعَنَ فِی الثَّالِثَةِ وَ مِنَ الْاِبِلِ مَالَهٗ خَمْسُ سِنِیْنَ وَ طَعَنَ فِی السَّادِسَةِ وَ یَدْخُلُ فِی الْبَقَرِ الْجَوَامِیْسُ لِاَنَّهَا مِنْ جِنْسِهَا وَ الذَّکَرُ مِنَ الضَّاْنِ اَفْضَلُ مِنَ الْاُنْثٰی اِذَا اسْتَوَیَا وَالْاُنْثٰی مِنَ الْبَقَرِ اَفْضَلُ مِنَ الذَّکَرِ اِذَا اسْتَوَیَا۔ اَلْجَوْهَرَةُ النَّیِّرَةُ صفحہ ۲۳۵ جلد ۲

وَ قَالَ الْغُنَیْمِیُّ الْمَیْدَانِیُّ السَّیِّدُ عَبْدُ الْغَنِیِّ تِلْمِیْذُ ابْنِ الْعَابِدِیْنَ صَاحِبِ

رَدّالْمختار فِی "اَلثَّنِیّ" وَ هُوَ ابْنُ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَ حَوْلَیْنِ مِنَ الْبَقَرِ وَالْجَامُوْسِ وَ حَوْلٍ مِّنَ الضَّاْنِ وَالْمَعزِ۔ اَلْمَیْدَانِیّ عَلَی الْجَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ صفحہ ۲۳۵ ج ۲۔

وَقَالَ الْعَیْنِیّ: وَاَمَّا الْمَعْزُ لَایَجُوْزُ اِلَّا مَا تَمَّتْ لَهٗ سَنَةٌ وَّ طَعَنَتْ فِی الثَّانِیَةِ وَ اَمَّا الْبَقَرُ لَایَجُوْزُ اِلَّا مَا تَمَّتْ لَهٗ سَنَتَانِ وَ طَعَنَتْ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ سَوَاءٌ کَانَتْ عَظِیْمَةَ الْجُثَّةِ اَوْلَا وَ اَلْاِبِلُ فَلَا یَجُوْزُ فِی الْاُضْحِیَّةِ اِلَّا مَا قَدْ تَمَّتْ لَهٗ خَمْسُ سِنِیْنَ وَ طَعَنَتْ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ ذَکَرَهُ الْخِصَافُ عَنْ اَصْحَابِنَا فِی ضَحَایَاهُ۔

قال الشاعر ۔

اَلثَّنَایَا ابْنُ حَوْلٍ وَّ ضِعْفٍ

وَ ابْنُ خَمْسٍ مِّنْ ذَوِیْ ظِلْفٍ وَّ حِقٍّ

صفحہ ۱۸۶ عَیْنِی شَرْح هِدَایَة

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ

۱۲۔ وَ عَنِ الْبَرَاءِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَ نَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ وَ مَنْ نَسَکَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْکَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَکْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَ عَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَکَلْتُ وَ اَطْعَمْتُ اَهْلِیْ وَ جِیْرَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا (بزغالۂ مادہ) جَذَعَةً وَّ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِیْ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَ لَنْ تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ صفحہ ۳۸۷

۱۳۔ وَ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحّٰی خَالٌ لِیْ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْبُرْدَةَ قَبْلَ

الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عِنْدِیْ دَاجِنًا (۱) جَذَعَۃً مِّنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اِذْبَحْہَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَیْرِکَ خَرَّجَہٗ ابوداؤد ۳۸۷۔

کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰیکُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ (۳۷ الحج ۲۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ نَبِیِّہٖ وَ رَسُوْلِہٖ وَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

۱۴۔ وَ قَالَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ خَصْلَتَانِ سَمِعْتُہُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَ لْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَ لْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ خَرَّجَہٗ ابوداؤد فِی سُنَنِہٖ صفحہ ۳۸۹

۱۵۔ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوْزَ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ مَالَا یَجُوْزُ فِی الْاَضَاحِیْ فَقَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَصَابِعِیْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِہٖ وَ اَنَامِلِیْ اَقْصَرُ مِنْ اَنَامِلِہٖ فَقَالَ (اَیْ اَشَارَ) اَرْبَعٌ لَاتَجُوْزُ فِی الْاَضَاحِیْ اَلْعَوْرَآءُ بَیِّنٌ عَوَرُھَا۔ وَالْمَرِیْضَۃُ بَیِّنٌ مَرَضُہَا وَالْعَرْجَاءُ بَیِّنٌ ظَلْعُہَا وَالْکَبِیْرَۃُ الَّتِیْ لَاتُنْقِیْ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَّکُوْنَ فِی السِّنِّ نَقْصٌ فَقَالَ مَا کَرِھْتَ فَدَعْہُ وَ لَاتُحَرِّمْہُ عَلٰی اَحَدٍ۔ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤْدَ صفحہ ۳۸۷

---

(۱) قَوْلُہٗ دَاجِنًا - یُقَالُ شَاۃٌ دَاجِنٌ وَ رَاجِنٌ بِالرَّاءِ اَیْضًا اِذَا اُلِفَتْ وَ اسْتَاْنَسَتْ بِمَکَانٍ وَ کَذٰلِکَ غَیْرُ الشَّاۃِ وَ بِالْھَآءِ اَیْضًا مُدَاجَنَۃٌ مُدَاہَنَۃٌ اَبُوْد دِجَانَۃ کُنِیَتْ مردی از صحابۂ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) ۱۲ صراح۔

١٦ـ قَالَ يَزِيْدُ ذُوْ مِصْرٍ اَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَمِيِّ فَقُلْتُ يَا اَبَاالْوَلِيْدِ اِنِّيْ خَرَجْتُ اَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِيْ غَيْرَ ثَرْمَاءَ (التى سقطت اسنانها) فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُوْلُ فَقَالَ اَفَلَا جِئْتَنِيْ بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَجُوْزُ عَنْكَ وَ لَاتَجُوْزُ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ اِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا اَشُكُّ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفَرَةِ وَالْمُسْتَاصِلَةِ وَالْبَخْقَاءِ (اَيِ الْعَوْرَاءِ) وَالْمُشَيَّعَةِ (اَيِ الْهَازِلَةِ) وَالْكَسْرَاءِ (اَيْ مَكْسُوْرَةِ الرِّجْلِ) فَالْمُصْفَرَةُ الَّتِيْ تَسْتَاصِلُ اُذُنُهَا حَتّٰى يَبْدُوَ صِمَاخُهَا وَالْمُسْتَاصِلَةِ الَّتِيْ يَسْتَاصِلُ قَرْنُهَا مِنْ اَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِيْ تَبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِيْ لَاتَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا (از لاغرى) وَ ضُعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيْرَةُ (اَيْ الْمَكْسُوْرَةُ الرِّجْلُ) (٣٨٨-٣٨٧ ابوداؤد)

١٧ـ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ نُعْمَانَ وَ كَانَ رَجُلَ صِدْقٍ (اَيْ صَادِقٌ) عَنْ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ (اَيْ نَنْظُرَ وَ تَتَاَمَّلَ) الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَامُقَابَلَةٍ (١) وَ لَامُدَابَرَةٍ (٢) وَلَا خَرْقَاءَ (اَيِ الَّتِيْ فِيْ اُذُنِهَا ثَقْبٌ مُسْتَدِيْرٌ) وَلَاشَرْقَاءَ (اَيْ مَشْقُوْقَةَ الْاُذُنِ) قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ اَذَكَرَ عَضْبَاءَ

---

(١) قَوْلُهُ اَلْمُقَابَلَةُ - هِيَ الَّتِيْ قُطِعَ مُقَدَّمُ اُذُنِهَا يعنى گوسپند پاره گوش بريده از پيش او ١٢ـ (٢) قَوْلُهُ اَلْمُدَابَرَةُ - هِيَ الَّتِيْ قُطِعَ مِنْ دُبُرِهَا اَيْ مِنْ مُؤَخَّرِ الْاُذُنِ هُوَ شِقٌّ فِي الْاُذُنِ ثُمَّ يُفْتَلُ ذٰلِكَ (اى تافته ميشود) فَاِنْ اَقْبَلَ بِهٖ فَهُوَ اِقْبَالَةٌ وَاِنْ اَدْبَرَ بِهٖ فَهُوَ اِدْبَارَةٌ وَالْجِلْدَةُ الْمُعَلَّقَةُ مِنَ الْاُذُنِ هِيَ اِقْبَالَةٌ وَ اِدْبَارَةٌ كَاَنَّهَا ذُوْ نُمْلَةٍ وَالشَّاةُ مُدَابَرَةٌ وَ مُقَابَلَةٌ وَ نَاقَةٌ ذَاتُ اِقْبَالَةٍ وَ اِدْبَارَةٍ دَابَرْتُ الشَّاةَ وَ قَابَلْتُهَا صَاحِبِ اِدباره و صاحب اقباله گردانيدم آنراـ ١٢ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ وَ نَصَرَهُ۔

(اَیْ مَکْسُوْرَۃَ الْقَرْنِ) قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَۃُ قَالَ یُقْطَعُ طَرَفُ الْاُذُنِ (اَیْ مِنْ مُقَدَّمِھَا) فَقُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَۃُ قَالَ یُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْاُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْاُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ (گوسفند کہ در گوش وی شگاف کردہ باشد) قَالَ تُخْرَقُ اُذُنُھَا لِلسِّمَۃِ (اَیِ الْعَلَامَۃِ) (صفحہ ۳۸۸ خَرَّجَہٗ ابو داؤد فِیْ سُنَنِہٖ)۔

۱۸۔ وَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) شَھِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰی (جَمْعٌ وَ مُفْرَدُہٗ اَضْحَاۃٌ کَاَرْطٰی مُفْرَدُہٗ اَرْطَاۃٌ وَ بِھَا سُمِّیَ یَوْمُ الْاَضْحٰی) فِی الْمُصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی خُطْبَتَہٗ نَزَلَ مِنْ مِّنْبَرِہٖ وَ اُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ - خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ فِیْ سُنَنِہٖ ۳۸۸

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَسَلَّمَ۔

ھٰذَا

وَاعْلَمُوْا اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ الْمُحِبُّوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلَیْکُمْ مِّنْ فَجْرِ یَوْمِ عَرَفَۃَ اِلٰی اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ تَکْبِیْرَۃً خَلْفَ کُلِّ مَکْتُوْبَۃٍ اِذَا اقْتَدَیْتُمْ بِمَنْ تَجِبُ عَلَیْہِ وَ قَدْ اَوْجَبَ عَلٰی کُلِّ مَنْ تَمَلَّکَ نِصَابًا وَلَوْ غَیْرَ نَامٍ اَنْ یُّضَحِّیَ عَنْ نَّفْسِہٖ وَ عَنْ اَوْلَادِہِ الصِّغَارِ ضَانًا اَوْ شَاۃً اَوْ سُبْعَ بَدَنَۃٍ اَوْ بَقَرَۃٍ اَوْ جَامُوْسٍ سَلِیْمَۃً سَمِیْنَۃً غَیْرَ مَعْیُوْبَۃٍ اَیْ لَا تَکُوْنُ عُمْیَاءَ وَ لَا عَوْرَاءَ وَلَا عَرْجَاءَ وَ لَا ثَرْمَاءَ وَلَا عَضْبَاءَ وَ لَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا الْمُصْفُوْرَۃَ وَلَا الْمُسْتَاْصِلَۃَ وَلَا الْبَخْقَاءَ وَلَا الْکَسْرَاءَ وَلَا الْمُشَیَّعَۃَ وَلَا الْعَجْفَاءَ فَاِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ وَ تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکُمْ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاُمَّتِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن بِحَقِّ الْاَمِیْنِ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

مُلاحَظہ:

چونکہ مَمالکِ عَجم کے خُطَباء فُصَحاء خُطباتِ مُصطَلَحہ پڑھنے سے پہلے تقاریر بھی کرتے ہیں۔ اور آیاتِ بَیّنہ و احادیث شریفہ پڑھتے ہیں۔ حاضرین کو سمجھاتے ہیں، مسائل بیان کرتے ہیں۔ اس لئے اس فقیر الی حَبیبِ رَبِّہِ الْمُنِیر نے خُطَباء، بُلَغاء و عُلَماءِ اَعلام کے لئے خطبات عیدین ایسے طویل واضح لکھ دیئے ہیں جو آیاتِ بَیّنہ، احادیثِ شافِیَہ کافِیَہ نیز رسیدہ و رسانیدہ علماءِ اَعلام کے مُلْہَمہ کلماتِ بیّنہ پر مشتمل ہیں۔ پس خطباءِ کرام سے فقیر کی خواہش و گزارش یہ ہے کہ وہ ان خطبات عالیہ سَنِیَہ کو دل سے یاد کریں پھر ان مزبورہ مذکورہ خطبات مبارکہ کے بعض حصص و مسائل کو خطبات مصطلحہ سے پہلے تقاریر میں قوم کے سامنے قومی زبانوں میں بیان کردیا کریں اور بقدر سنت اپنے خطبات مصطلحہ میں پڑھ لیا کریں۔

اَیَّدَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ بِحَبِیْبِہِ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

اَلْخُطْبَۃُ الثَّانِیَۃُ لِعِیْدِ الْفِطْرِ وَلِعِیْدِ النَّحْرِ

خطبہ ثانیہ برائے عیدِ الفطر و عیدِ الاضحیٰ

(وَ یُسْتَحَبُّ اَنْ یَفْتَتِحَ الْخُطْبَۃَ الْاُوْلٰی بِتِسْعِ تَکْبِیْرَاتٍ وَ فِی الثَّانِیَۃِ سَبْعٍ وَ فِی النتف اَلتَّوَارُثُ فِی الْخُطْبَۃِ اِفْتِتَاحُہَا بِالتَّکْبِیْرِ وَ یُکَبِّرُ مِنْ حِیْنِ اَنْ یَنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَایَجْلِسُ عِنْدَنَا۔ عَیْنِیْ شَرح ہِدَایَۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲)

(اللہ اکبر سات بار)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ط وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ، وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ، بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ اَبَدًا ، لَا سِيَّمَا عَلٰى اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ ، وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيْقِ ، اَلْمَوْلَى الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُشَاهِدِيْنَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، وَ عَلٰى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَ الْمِحْرَابِ ، اَلْمُوَافِقِ رَأْيُهٗ بِالْوَحْيِ وَالْكِتَابِ ، سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ غَيْظِ الْمُنَافِقِيْنَ اِمَامِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْآنِ كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْاِيْمَانِ ، مُجَهِّزِ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فِيْ رِضَى الرَّحْمٰنِ ، سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ عَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ، اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَ الْمَغَارِبِ ، حَلَّالِ الْمُشْكِلَاتِ وَ النَّوَآئِبِ دَفَّاعِ الْمُعْضِلَاتِ وَ الْمَصَآئِبِ اَخِ الرَّسُوْلِ وَ زَوْجِ الْبَتُوْلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْوَاصِلِيْنَ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا الْاِمَامِ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ، كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ ، وَ عَلٰى ابْنَيْهِ الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الزَّاهِرَيْنِ الْبَاهِرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَ عَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ فِلْذَةِ كَبِدِ خَيْرِ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ سَلَامُهٗ عَلٰى اَبِيْهَا الْكَرِيْمِ وَ عَلَيْهَا وَ عَلٰى بَعْلِهَا وَ ابْنَيْهَا ، وَ عَلٰى عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَيِّدَيْنَا اَبِيْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَ اَبِي

الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَ عَلٰی سَآئِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَ الْمُھَاجِرَۃِ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ یَا اَھْلَ التَّقْوٰی وَ اَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ۔ رَبَّنَا یَا مَوْلٰنَا وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ رَبَّنَا یَا مَوْلٰنَا وَلَاتَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ عِبَادَ اللّٰہِ ۔ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (النحل ۹۰) ۔ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَاَجَلُّ ۔ وَ اَعَزُّ وَ اَتَمُّ وَاَھَمُّ و اعظم واکبر ۔ (اللہ اکبر ۱۴ بار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مَسَائِلِ خُطَبَاتِ عِیْدَیْنِ وَ جُمُعَہ)

خُطَبَاتِ عِیدین نماز کے بعد ہیں لہٰذا یہ سُنّت ہیں۔ واجب ہوتے تو نماز سے مُقدم ہوتے۔ عید کا خطبہ اگر نماز سے پہلے پڑھا گیا تو اِساءَت کے ساتھ جائز ہے اور اِعادَہ ضروری نہیں۔ شیخ ابو الحسن مُحرّرِ مذہب نعمانی، ابو حنیفہ ثانی نے قدوری میں لکھا "وَ یَخْطُبُ قَائِماً عَلٰی طَھَارَۃٍ" کہ خطیب حالت وضو میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے۔ اس کی توضیح و تشریح علّامہ امام ابو بکر بن علی یوں کرتے ہیں "بِذٰلِکَ وَرَدَ النَّقْلُ الْمُسْتَفِیْضُ وَالْخُطْبَۃُ لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ تَتَقَدَّمُ عَلَیْھَا وَلَوْ کَانَتْ شَرْطاً لَتَقَدَّمَتْ عَلٰی صَلٰوۃٍ کَالْجُمُعَۃِ وَ ھِیَ سُنَّۃٌ فَاِنْ تَرَکَھَا کَانَ مُسِیْئاً وَ اِنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ اَجْزَاہُ مَعَ الْاِسَاءَۃِ وَلَاتُعَادُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ (اَلْجَوْھَرَۃُ النَّیِّرَۃ ج ۱

ـ صفحہ ۱۲۱) اور صاحبِ اللُّبَابُ فرماتے ہیں "وَهِيَ (الخطبة) سُنَّةٌ فَلَوْ تَرَكَهَا اَوْ قَدَّمَهَا جَازَتْ مَعَ الْاِسَاءَةِ۔ (ج ۱ صفحہ ۱۲۱ الجوھرة النيرة)

عید کے خطبے تکبیر سے شروع ہوتے ہیں اس طور پر کہ عِیْدَیْنِ کے پہلے خطبے کے آغاز سے پہلے، خطیب منبر پر کھڑے کھڑے ۹ بار اور دوسرے خطبے کے آغاز سے پہلے ۷ بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے۔ پھر دوسرے خطبے کے اختتام پر حالت قیام میں ہی ۱۴ بار "الله اکبر" کہے۔ دو خطبوں میں فصل کرے اس طور پر کہ خطیب پہلے خطبے کے بعد منبر پر بیٹھ جائے۔ بیٹھنے میں تین آیات پڑھنے کا وقفہ ہو۔ قدوری کا ارشاد ہے " يَخْطُبُ الْاِمَامُ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ" (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۱۴ الجوھرة النيرة)

دونوں خطبے مختصر ہوں۔ قرآنی سورتوں، طوالِ مُفَصَّل میں سے کسی طویل سورۃ سے خطبوں کے کلمات نہ بڑھیں اور طوالِ مفصل بقول اَصَحّ سورۃ الْحُجُرٰت سے شروع ہوجاتے ہیں اور بقول الذماری "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا" سے پس مناسب یہ ہے کہ دونوں خطبات کے کلمات ۵۶۸ کلمات سے نہ بڑھیں۔

خطیب خطبہ بلند آواز سے پڑھے لیکن دوسرے خطبے میں اس کی آواز بہ نسبت پہلے خطبے کی آواز سے پست ہو۔ خطیب خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے اور باوضو رہے۔ قدوری کا ارشاد ہے "وَيَخْطُبُ قَائِماً عَلٰى طَهَارَةٍ" امام ابوبکر علی حدادی عبادی اس کی دلیل یوں بیان کرتے ہیں کہ "لِاَنَّ الْقِيَامَ فِيْهَا مُتَوَارِثٌ" کہ خطبے میں قیام متوارث رہا ہے۔

خطیب خطبے میں حمد و ثناء پڑھے۔ سَرْوَرِ دُوْ سَرَا عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ پر درود و سلام کہے۔ قرآن پاک کی کم سے کم چھوٹی تین آیتوں کی یا ایک بڑی آیت کی قرآءت کرے۔ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ جامع و شائستہ بلیغ و فصیح و خوبصورت کلمات مسنونہ سے بزرگوں کا تذکرہ کرے (جیسا کہ ہمیشہ سے پاکیزہ دستور و آراستہ طریقہ رائج رہا

ہے۔ خطباء کرام اپنے خطبوں میں خلفاء راشدین اور اہل بیت کا ذکر و چرچا کرتے اور ان کی یاد مناتے چلے آرہے ہیں) احکام سکھائے۔ مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے۔

وَ لِلّٰہِ دَرُّ النَّاظِمِ الْفَاہِمِ

فِی خُطْبَۃٍ اَرْکَانُہَا قَدْ تُعْلَمُ
خَمْسٌ تُعَدُّ یَا اَخِیْ وَ تُفْہَمُ
حَمْدُ الْاِلٰہِ وَالصَّلٰوۃُ الثَّانِیْ
عَلٰی نَبِیٍّ جَآءَ بِالْقُرْآنِ
وَصِیَّۃٌ ثُمَّ الدُّعَاءُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَ آیَۃٌ مِّنَ الْکِتَابِ الْمُسْتَبِیْنُ

قدوری کا ارشاد ہے "یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ یَفْصِلُ بَیْنَہُمَا بِقَعْدَۃٍ" اِمَامُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ علی اس کی تشریح یوں کرتے ہیں "وَ مِقْدَارُہُمَا سُوْرَۃٌ مِّنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ وَ مِقْدَارُ مَایُقْرَأُ فِیْہِمَا مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُ آیَاتٍ قِصَارٍ اَوْ آیَۃٌ طَوِیْلَۃٌ وَ قِرَآءَۃُ الْقُرْآنِ فِی الْخُطْبَۃِ سُنَّۃٌ عِنْدَنَا وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاجِبَۃٌ قَالَ الخجندی اَلسُّنَّۃُ فِی الْخُطْبَۃِ اَنْ یَّحْمَدَ اللّٰہَ وَ یُثْنِیَ عَلَیْہِ وَ یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ یَعِظَ النَّاسَ وَ یَقْرَاءَ الْقُرْآنَ وَ یَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ یَکُوْنُ الْجَہْرُ فِی الْخُطْبَۃِ الثَّانِیَۃِ دُوْنَ الْاُوْلٰی (صفحہ ۱۱۴ ج ۱ الجوھرۃ النیرۃ)

عید الفطر کے خطبہ میں خطیب احادیث کریمہ کی روشنی میں صدقہ فطر کا وجوب بیان کرے۔ اس کے احکام سکھائے اس طور پر کہ یہ صدقہ کس پر واجب ہے۔ کس کو دیا جاتا ہے؟ کب واجب ہوتا ہے؟ کتنا واجب ہوتا ہے؟ کس چیز سے دیا جاتا

ہے؟ اور یہ کہ اگر قیمت کی صورت میں ادا کرنا چاہے تو کتنی قیمت ہونی چاہیے۔
امام ابوبکر بن علی حدادی فرماتے ہیں "وَہِیَ خَمْسَۃٌ عَلٰی مَنْ تَجِبُ وَلِمَنْ تَجِبُ وَ مَتٰی تَجِبُ وَ کَمْ تَجِبُ وَمِمَّا تَجِبُ۔ (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۲۱ اَلْجَوْہَرَۃ النَّیِّرَۃ)
اور عید الاضحی کے خطبوں میں خطیب لوگوں کو قربانی کے احکام اور تکبیراتِ تشریق سکھائے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں "وَیَخْطُبُ بَعْدَھَا خُطْبَتَیْنِ یُعَلِّمُ النَّاسَ فِیْھِمَا الْاُضْحِیَّۃَ وَ تَکْبِیْرَ التَّشْرِیْقِ" (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۲۱ الجوہرۃ النیرۃ)

مَسَائِلِ خُطُبَاتِ جُمُعَہ

جمعہ کا خطبہ واجب ہے اس لئے نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔ یہ خطبے بالحمد تحمید سے ہی شروع ہوجاتے ہیں۔ کیوں کہ حمد الٰہی سے پہلے تنہا اعوذ آہستہ پڑھا جاتا ہے۔
خطبہ جمعہ کے فرائض (۱) دو ہیں۔
۱۔ خطبہ زوال آفتاب کے بعد شروع ہو۔
۲۔ نماز سے پہلے ہو۔
اس خُطبے کے سُنَن وہی ہیں جو خُطُبَاتِ عیدین کے ہیں۔ خَطِیب کا پاک ہونا۔ کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ خَطِیب کا بجانب قوم متوجہ ہونا۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے خطیب کا منبر پر بیٹھ جانا۔ شایاں شان حمد و ثنا پڑھنا یعنی قرآن و حدیث کی زبان میں

---

(۱) فرائض جمع ہے فریضۃ کی۔ اس کے معنٰی ہیں فرمودہ خدا۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَنَصَرَہٗ۔

حمد و ثنا پڑھنا۔ شہادت کے دونوں کلمے پڑھنا۔ سرورِ دوسرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر درود و سلام پڑھنا۔ وعظ و تذکرہ (۱) کرنا۔ قرآن کریم کے آیات کی قرآءۃ کرنا کم از کم تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا اور یا ایک بڑی آیت۔ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ جانا۔ دوسرے خطبے میں حمد و ثنا کا اِعادہ کرنا۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کرنا۔ دونوں خطبوں میں اختصار کرنا کہ ان کے کلمات طوال مفصل میں سے کسی بڑی سورت سے نہ بڑھیں۔ یہ سب سنن ہیں۔

شیخ اَبُو الْحَسَن اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِنِ الْبَغْدَادِی جمعہ کے شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "وَمِنْ شَرَائِطِهَا الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلٰوۃ" اور جمعہ کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ خطبہ نماز سے پہلے ہو۔ امام حدادی عبادی ابوبکر بن علی صاحب جوہرہ نیرہ فرماتے ہیں "ثُمَّ لِلْخُطْبَةِ شَرْطَانِ اِحْدٰیهُمَا اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَ الزَّوَالِ وَالثَّانِی بِحَضْرَةِ الرِّجَالِ وَلَوْ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَوْ قَبْلَ الزَّوَالِ لَاتَجُوْزُ الْجُمُعَةُ۔ (دیکھو ۱۱۴ ج ۱ الجوہرۃ النیرۃ) ۔ قدوری فرماتے ہیں "یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ یَفْصِلُ بَیْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ خطیب دو خطبے پڑھے دونوں کے درمیان بیٹھ جائے تاکہ دونوں میں فصل ہو۔ علامہ بَدْرُ الدِّیْن عینی فرماتے ہیں "اَلْخُطْبَةُ یَشْتَمِلُ عَلٰی فُرُوْضٍ وَّ سُنَنٍ اَمَّا الْفَرْضُ فَشَیْئَانِ اَلْوَقْتُ وَ هُوَ مَا بَعْدَ الزَّوَالِ وَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ حَتّٰی لَوْ خَطَبَ قَبْلَ الزَّوَالِ اَوْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ لَایَجُوْزُ۔ وَ اَمَّا السُّنَنُ فَخَمْسَةَ عَشَرَ اَلطَّهَارَةُ حَتّٰی كُرِهَ مِنَ الْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ وَ قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَالشَّافِعِیُّ لَایَجُوْزُ مِنْهُمَا وَالْقِیَامُ وَاِسْتِقْبَالُ الْقَوْمِ بِوَجْهِهٖ وَالْقُعُوْدُ قَبْلَ

---

(۱) تَذْکِرَہ - آنچہ بدان حاجت بیاد آید۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ نَصَرَهٗ۔

الْخُطْبَتَيْنِ قَالَهُ اَبُوْ يُوْسُفَ۔ وَالْبِدَايَةُ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ كَلِمَتَا الشَّهَادَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمَوْعِظَةُ وَالتَّذْكِرَةُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَ تَارِكُهَا مُسِيْئٌ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجُوْزُ وَ قَدْرُهَا ثَلٰثُ آيَاتٍ وَ الْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَ اِعَادَةُ التَّحْمِيْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَ زِيَادَةُ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فِى الثَّانِيَةِ وَ تَخْفِيْفُ الْخُطْبَتَيْنِ بِقَدْرِ سُوْرَةٍ مِّنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ۔

وَ اَمَّا الْخَطِيْبُ فَمِنَ السُّنَّةِ فِيْهَا طَهَارَتُهٗ وَاسْتِقْبَالُهٗ بِوَجْهِهٖ اِلَى الْقَوْمِ وَ تَرْكُ السَّلَامِ مِنْ وَّقْتِ خُرُوْجِهٖ اِلٰى دُخُوْلِهٖ فِى الصَّلٰوةِ وَ تَرْكُ الْكَلَامِ (ج ۱ صفحہ ۹۹۵ عینی شرح بدایۃ)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ عَبْدَهٗ اَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرَ الله خَانَ بْنَ خُوْش كِيَار خَانَ بن حَكِيْم خان بن شَادِی خان السّنّہ ہدری الخروتیّ السّر رَوضویّ الْاَفْغَانِیّ۔ فَصَّ خِتَامِ "التَّمْهِيْدُ الْمُبِيْدُ بِالتَّوِيْدِ الْمَجِيْدِ مَعَ زِيَادَةِ خُطْبَاتِ الْعِيْدَيْنِ وَ مَسَائِلِهَا عَلَيْهِ بِالْاِخْتِتَامِ وَ يَسَّرَهٗ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَيِّاٰتِهٖ مُتَقَلِّبَةً بِالْحَسَنَاتِ وَ انْفَعْ بِجَمِيْعِ مُصَنَّفَاتِهٖ وَ تَالِيْفَاتِهٖ وَالْمَرْجُوُّ مِمَّنْ يَّنْتَفِعُ بِهَا اَنْ لَّا يَنْسَانِیْ مِنْ اَدْعِيَتِهِ الْخَيْرِيَّةِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى هَادِی الْاُمَمِ وَ مُمِدِّ الْهِمَمِ مِنْ خَزَائِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ مَظْهَرِ اللّٰهِ الْاَتَمِّ بَلِ اسْمِهِ الْاَعْظَمِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ اَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ لَاسِيَّمَا الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَ عَلٰى اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ لَقَدْ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ فَارْحَمْنِیْ وَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ هٰذَا الْمَرْقُوْمَ قَبُوْلًا حَسَنًا وَ انْفَعْ بِهٖ عِبَادَكَ وَاجْعَلْهُ لِیْ وَسِيْلَةً يَوْمَ الْحِسَابِ وَ اعْصِمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْعَذَابِ وَاجْعَلْهُ كَاسْمِهِ التَّوِيْدُ الْمَجِيْدُ۔ آمِيْن بِحَقِّ حَبِيْبِكَ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِی لِمَا تُحِبُّهٗ وَ تَرْضَاهُ وَاجْعَلْ اُخْرَایَ خَیْرًا مِّنْ اُوْلَایَ قَائِلًا وَّ مُعْتَقِدًا وَّ مُتَمِّمًا لِّکِتَابِی وَ مُخْتَتِمًا اِیَّاهُ بِمَا قَالَهُ الْعَلَّامَۃُ الْجَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِیُّ فِی کُلِّیَّاتِهٖ

لَیْسَ کَلَامِی یَفِی بِنَعْتِ کَمَالِهٖ
صَلِّ اِلٰهِی عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ

صُبْحِ هُدٰی تَافْتُ اَزْ جَبِیْنِ مُحَمَّدْ — عَرْصَۂِ دُنْیَا گِرِفْتُ دِیْنِ مُحَمَّدْ
گَشْتُ بِفَحْوَایِ مَارَمَیْتَ بُوَیْدَا — سِرِّ یَدُ اللّٰهِ زِ آسْتِیْنِ مُحَمَّدْ
اَزْ ہَسُ وَ اَزْ پِیْش ہَرْ چِہ بُوْدَہ وَ بَاشَدْ — دِیْدَہْ عِیَانْ چَشْمِ تِیْزْ بِیْنِ مُحَمَّدْ
طَوْقِ بَگَرْدَنْ سِرَانْ ہَرْ دُوْ جَہَانَ اسْتْ — حَلْقَۂ گِیْسُوْیِ عَنْبَرِیْنِ مُحَمَّدْ
نَقْدِ ہَمَہ کَائِنَاتْ آمَدَہْ قَاصِرْ — اَزْ ثَمَنِ گَوْہَرِ ثَمِیْنِ مُحَمَّدْ
تَخْتْ نِشَانَانِ تَاجْ بَخْشْ کَشِیْدَہْ — بَاجِ گَدَایَانِ رَاہْ نَشِیْنِ مُحَمَّدْ
غَیْرِ جَہَانْ آفَرِیْنْ کَسْ نَشْنَاسَدْ — دَرْ دُوْ جَہَانْ حَدِّ آفَرِیْنِ مُحَمَّدْ

لَیْسَ کَلَامِی یَفِی بِنَعْتِ کَمَالِهٖ
صَلِّ اِلٰهِی عَلَی النَّبِیِّ وَ آلِهٖ

پتہ : مولینا اَحْمَدْ رِضَا خَان
کوٹھی :77 - B بلاک 8-
گلشن اِقبال، کراچی۔
فون :4976783

Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist
of
Supreme Court of Afghanistan

یگانہ دوگانہ نمازِ اِستخارہ اور
غوث اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے فرمودہ اَدعیہ خیریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر کوئی شخص دائمی غم و اندوہ میں مبتلاء ہو یا کسی سختی میں گھر جائے تو اس سے چھٹکارہ پانے کے لئے اس شخص کو چاہیئے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کا نامِ نامی یاد کرے۔ آپ کو پکارے اور فریاد کرے تو فریاد رسی ہوگی اور اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو قادری اِرشاد کے مطابق دوگانہ نمازِ اِستخارہ پڑھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام پاک لے۔ آپ رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا کو پکارے۔ حُسنِ نیت ہو تو اس کی حاجت روا ہوگی۔ یہ دوگانہ ناقابلِ رَدّ ہے۔ قبولیت میں یگانہ ہے۔

ولی کامل سیّدنا شیخ ابو الحسن علی خباز شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیّدنا شیخ عبدالقادر محی الدین رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ سے کسی دائمی غم و اندوہ میں فریاد رسی چاہے تو اس کا وہ غم دور کردیا جائے گا اور جو شخص کسی مشکل میں میرے نام کے ساتھ مجھے پکارے تو وہ اس سے کھول دی جائے گی اور جو شخص میرے واسطے سے اللہ عزّ و جلّ سے حاجت روائی چاہے تو اس کی وہ حاجت روا کی جائے گی اور جو شخص دوگانہ نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ بار (۱۱) سورۂ اِخلاص پڑھے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود پڑھے، سلام کہے اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ذکر کرے پھر گیارہ (۱۱) قدم بجانب عراق چلے اور میرا نام یاد کرے، اپنی حاجت بیان کرے تو بے شک اس کی حاجت روا کی جائے گی۔ اِمام یافعی رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا اس کو یوں روایت کرتے ہیں:

قَالَ اَبُوالْحَسَنِ سَمِعْتُ الشَّیْخَ اَبَا الْقَاسِمِ عُمَرَ الْبَزَّازَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَیِّدِی الشَّیْخَ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَ مَنْ نَادٰی بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِّجَتْ عَنْہُ وَ مَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ وَ

مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰی عَشْرَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَ یَذْکُرُہٗ ثُمَّ یَخْطُوْ اِلٰی جِھَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی عَشَرَ خُطْوَۃً وَّ یَذْکُرُ اِسْمِیْ وَ یَذْکُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّھَا تُقْضٰی۔

(اَلْحِکَایَۃُ الرَّابِعَۃُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ۔ خلاصۃ المفاخر)

جناب اِمَامِ ہُمَامْ وَ ہُمَامِ امام احمد رِضَا خَانَ اَفْغَانِی ثمّ البریلوی قدّس سرّہ السامی غوث پاک کی جنابْ میں غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کی حَمْدٌ وَ مَنْقَبَتْ بیان کرتے اور اس مذکور یگانہ نماز استخارہ کی تاثیریں یوں پیش کرتے ہیں۔

تُوْ ہَے وہ غَوْث کہ ہر غوث ہے شَیْدَا تیرا — تو ہے وہ غَیْث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

تجھ سے اور دَہر کے اَقطاب سے نسبت کیسی — قطب خود کون ہے خادِم تیرا چیلا تیرا

کس گلستان کو نہیں فصل بہاری سے نیاز — کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

رَاجْ کِس شہر میں کرتے نہیں تیرے خُدَّام — باجْ کِس نَہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

بَحْر وَ بَرّ شہر وَ قُرٰی سَہْل وَ حَزَن دَشْت وَ چَمَن — کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دَعْوٰی تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

جو وَلِی قبل تھے یا بَعْد ہوئے یا ہوں گے — سب ادب رکھتے ہیں دِل میں میرے آقا تیرا

حُسْنِ نِیَّتْ ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں — آزمایا ہَے یَگَانَہ ہے دُوگَانَہ تیرا

یَگانہ دُوگانہ نمازِ اِسْتِخَارَہ اور
خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کی اَدْعِیَۂ خَیْرِیَّہ

خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃ سَیِّدُنَا الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا نے اپنی مُقَدَّس تصنیف فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ کی جلد اَوّل (۵۳۷ - ۵۳۸) میں نماز استخارہ پڑھنے کا مسنون طریقہ اور اس کے تاثیرات و فوائدِ کثیرہ مُفَصَّل بیان فرمادیے ہیں۔ مضمون کا خُلَاصَہ یوں ہے۔ فرمایا! حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اپنے صحابہ کو اِستخارہ ایسے اِہتمام کیساتھ سکھاتے

تھے جس طرح قرآنی سورت سکھاتے تھے اور استخارہ کے لئے دوگانہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔
نمازِ استخارہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوگانہ نماز استخارہ کی نیت کر کے نماز شروع کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ (آیۃ ۶۸۔القصص - ۲۸) یا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے۔ سلام کے بعد وہ مسنون و ماثور دعا پڑھے جس کے لئے نماز استخارہ پڑھی جو بعد میں مکتوب و مسطور ہے۔ یہ خیال رہے کہ دعاء مسنون میں کلمہ "اِنَّ" کے بعد "هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ بہتر، بدیع، جامع اور فصیح کلمات میں اپنی حاجت پیش کرے اور اس کے بعد اپنا وہ کام شروع کرے جس کے حصول کا وہ ارادہ رکھتا ہے۔ اس میں طالب خیر کے لیے اللہ کے نزدیک خیر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کے لئے اسباب پیدا کردے گا۔ یہاں تک کہ وہ کام پورا حاصل ہو رہے گا اور اس کا انجام بھی محمود رہے گا اور اگر اس کام کے حصول میں کوئی رکاوٹ و مانع پیش آیا، یا اس کے حصول کے پورے یا کچھ اسباب کا حصول مُتَعَسِّر یا مُتَعَذِّر ہوا تو مستخیر جان لے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کام کے حصول میں اگر خیر ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کے اسبابِ حصول کو پیدا کرتا، اسان اور مؤثر بنادیتا اور پیدا نہ کئے تو مستخیر یقین کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس کام کا ترک اختیار کردیا ہے تو وہ اس کے ترک پر ہی راضی رہے۔ اس کے عدم حصول کو مولم و ناگوار نہ سمجھے کہ عن قریب اس کے ترک کا انجام اس کے حق میں بہتر و محمود رہے گا۔
جناب خاتم نقش الولایۃ المحمدیۃ نے اَھْلُ اللہ کے لئے مذکورہ نمازِ استخارہ پڑھنے کے بعد ماثور دعاء مانگنے میں حاجت بیان کرنے میں مقدس السامی کلمات کی تلقین فرمائی ہے۔ فرمایا اَھْلُ اللہ کو چاہیے کہ چوبیس گھنٹوں میں ایک خاص وقت معیّن کرلے۔ اس میں روز مرہ نماز استخارہ پڑھا کریں۔ ذکر حاجت کے وقت اپنی حاجت مذکورہ السامی کلمات میں بیان کیا کریں۔
فَاِنَّهٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ مَا يَتَحَرَّكُ بِحَرَكَةٍ وَلَا يَتَحَرَّكُ فِيْ حَقِّهٖ بِحَرَكَةٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهَا خَيْرٌ مُحَقَّقٌ فِعْلًا اَوْ تَرْكًا جَرَّبْتُ هٰذَا دَائِمًا۔
میں نے آزمایا ہے مذکورہ صورت میں یہ دوگانہ پڑھنا یگانہ ہے۔

دعاء یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ غَیْرِیْ وَ جَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ اَھْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِہٖ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِھَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ وَ رَحِّمْنِیْ بِہٖ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ غَیْرِیْ وَ جَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ اَھْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِھَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ فقیر اِلٰی حَبِیْبِ رَبِّہِ الْقَدِیْرِ شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ نَصَرَہُ اللّٰہُ تعالٰی ہمیشہ سے شیخین کریمین کے ستھرے پاکیزہ ارشاد پر یقین رکھتا ہے اور اس پر عامل رہا ہے جس کی تاثیر و اثر یہ رہا کہ فقیر تھا سرکار بنادیا تو سرکار بنا، بے نوا تھا بادشاہ بنایا تو بادشاہ بنا بلکہ ان سے اس سے بھی زیادہ پالیا ہے (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَ اَرْضَاھُمَا عَنَّا) اور مزید امیدوار ہوں۔

شر کبھی نہیں دیکھا جو دیکھا یا پایا تو خیر ہی خیر رہا۔ لہٰذا تمام ان مُحِبِّیْن و مُحِبَّات سے جو سادات شیخین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَ اَرْضَاھُمَا عَنَّا کے پاک دامن سے وابستہ ہیں اور مذہب و مشرب میں میرے ہم نوا و ہم نظر ہیں خواہش رکھتا ہوں کہ ہمیشہ اس مُقَدَّس عمل کو خلوصِ نیّت سے اپنالیں۔ جو ان سے وابستہ ہوا عزیز رہا جس نے انکا اِتِّبَاع کیا محبوب بنا۔

لُطْفُ اُنْ کا عَامْ ہوہی جائے گا شَادْ ہَرْ نَاکام ہوہی جائے گا
جان دیدو وعدۂ دیدار پر نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْحُوْرِ بَعْدَ الْکُوْرِ

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ۔ آمِیْنَ بِحَقِّ اسْمِ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ اور علماءِ اٹک کے نامور محققین و مدققین علماءِ کرام (حفظہم اللہ من شر اللئام) کے تاثراتِ عالیہ تقریظ و تبصرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

جامعِ المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول محدثِ شہیر برادرِ کبیر محافظِ دینِ حنیف شریکِ اسباقِ حدیث حضرتِ شیخِ طریقت علامہ مفتی ابو الفتح جناب محمد نصر اللہ خان صاحب افغانی مد ظلہ النورانی کی تصنیف "عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ حضرتِ موصوف ہی کے مریدِ خاص عزیز بااخلاص اسم بامسمّٰی' ہمارے علاقہ کی جانی پہچانی شخصیت فاضلِ محترم ابو الکرم مولانا نور احمد صاحب قادری سلمہ الکریم کے ذریعے نظر نواز ہوئی اور مصنفِ محترم کی طرف سے اس پر تقریظ لکھنے کا حکم بھی ملا۔ جسکی تعمیل فقیر نے اس وجہ سے ضروری سمجھی کہ حضرت علامہ فقیر کے دورۂ حدیث کے بزرگ استاذ بھائی ہیں۔ لہٰذا انکی خوشی میری اپنی خوشی ہے تو اس سلسلہ میں ذیل کے چند الفاظ حاضر ہیں جنہیں لکھتے ہوئے مجھے مسرت محسوس ہو رہی ہے۔

الحمد للہ رب العلمین کہ حضرت کی کتاب اپنے موضوع پر بلاشبہ مستطاب' لاجواب' اور "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب" کا بہترین مصداق ہے۔ اس میں شریعت' طریقت' معرفت و حقیقت کے بحورِ ناپیدا کنار کو گویا کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ اور عشقِ حبیبِ کبریا سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جو درسِ پاک سچے عاشقوں نے اپنے اپنے رنگ میں آج تک دیا ہے اور محبت و الفت کا جو شاندار محل شمعِ نبوت کے پروانوں نے عقیدت و محبت کے تابناک موتیوں سے تعمیر کیا ہے یہ بنیادی مقدمہ اسی کا ایک چمکدار مینار ہے۔

درحقیقت یہ کتاب حضرتِ علامہ جامی قدس سرہ السامی' حضرتِ شیخِ اکبر قدس سرہ السامی' مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرتِ بریلوی قدس سرہ النورانی سمیت کتاب میں مذکور جملہ قابلِ قدر ہستیوں کے'

مصنف مکرم کے جملہ اساتذہ کرام، مشائخ عظام و والد گرامی اور بالخصوص نبراس المحدثین، مرشد عالم، محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب علیہ رحمۃ المنان و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مبارک در یک سے مصنف جلیل پر سلطان کونین سید الثقلین و سلطان الدارین حضور پر نور شافع یوم النشور سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ و علیٰ الہ و اصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات الیٰ یوم الجزاء کا خصوصی انعام و احسان ہے

اور اس سے مستفید و مستفیض ہونا علماء کرام اور محققین عظام کا کام ہے کیونکہ اس کے مضامین عالیہ کی اونچائی عام قاری کی رسائی سے بہت ہی بلند ہے تاہم عشق رسول کی نعمت سے بہرہ ور ہونے والا ہر مسلمان اپنے ہم مسلک علماء کرام کی مدد سے اس کتاب سے فیض یاب ہونے میں ضرور کامیاب ہو سکتا ہے۔

آخر میں فقیر اپنے برادران عزیز مبلغ اسلام علامہ صاحبزادہ ابو الوفا خان محمد خان صاحب حیدر، صدر عالمی حزب المشائخ، صاحبزادہ ابو الفیض قاری غلام محمد خان صاحب قائد عالمی وحدت اسلامیہ و صاحبزادہ الحاج ابو الاخلاص محمد عبد الرحمٰن خان صاحب متولی آستانہ عالیہ لنگر شریف کی طرف سے اس مبارک کتاب کے سلسلہ میں ھدیہ تبریک پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جامع شریعت و طریقت مصنف کتاب حضرت علامہ افغانی صاحب کو عمر خضر و شوکت سکندری عطا فرما کر ان کے فیضان کو چار دانگ عالم میں عام فرمائے۔ اور خاص طور پر ان کی توجہ افغانستان اور سرحد کے پشتون بھائیوں کی طرف مبذول فرما کر انہیں بھی فیضیاب فرمائے آمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

عالمی مرکزی وحدت اسلامیہ
(رجسٹرڈ) اٹک پاکستان

راقم الحروف
فقیر ابو النصر محمد ریاض الدین حنفی
قادری چشتی نقشبندی سہروردی
مہتمم و شیخ الحدیث مرکزی دار العلوم جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ ریاض الاسلام فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان

فقیر ابو النصر محمد ریاض الدین حنفی
قادری چشتی نقشبندی سہروردی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب موسومہ عید میلاد النبی ﷺ کا تجاری مقدمہ اور اُس کے بارے میں متازش کے علماء و فضلاء عاملین و کاملین کے تاثرات و تبصرے، تقریظات و نظریے

وقاهم الله من الآفات والبليات ـــــ أبداً أبداً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ !

حضرت علامہ ابو الفتح محمد نصر اللہ خان افغانی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف عید میلاد النبی ﷺ کا تجاری مقدمہ میں نے اپنی کم علمی کے باوجود بہت ہی ذوق و شوق سے مطالعہ کیا جسے پڑھ کر ایسا محسوس ہوا کہ اس کتاب کے مصنف نے عشق رسول ﷺ کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر گوہر نایاب کے انوار بکھیر دیئے یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے جسے ہر عالم و فاضل اپنی رشحات قلم سے تصنیف کرے امام الانبیاء حضور پر نور رحمۃ للعالمین ﷺ کا ذکر مراتب رب العالمین جل جلالہ کے منشاء و مقصود کے مطابق سپرد قلم کرنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے علامہ موصوف کی تحقیق دقیق اور کاوش بسیار کا اندازہ مذکورہ کتاب کے مضامین سے بخوبی ہوتا ہے بر ہر مضامین اپنے اندر ایک بحرِ ذخار سمیٹے ہوئے ہے جس میں علامہ موصوف کی ذات گرامی منفرد نظر آتی ہے۔

از منہ حال و قریب جو کہ بہت ہی پُر فتن دور سے گذر رہا ہے ایسے موقع پر علامہ موصوف نے عید میلاد النبی ﷺ کے پُر انوار موضوع پر قلم اٹھا کر عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے دشمنان رسول ﷺ کی دریدہ دہنی کیلئے مذکورہ کتاب شمشیر بے نیام ہے اور جو لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اُن کے لئے تجدید ایمان کا ذریعہ ہے اور علماء کاملین و

عارفین و جلیل القدر مبلغین حضرات کیلئے ایک نسخہ لاجواب ہے جس سے وہ حضرات ہمہ وقت استفادہ حاصل کرتے رہیں گے۔ مذکورہ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مضامین میں طول نہیں کھینچا گیا ہے پوری کی پوری کتاب آیات قرآن کی تفسیر و شواہد، حدیث قدسی و حدیث نبوی ﷺ سے براہین و دلائل اور علمائے حق کی تشریح و توضیح نیز عاشق رسول ﷺ کی محبت سے لبریز نعت شریف منظوم و منثور کو مثل گلدستہ عرفان سجادیا ہے در حقیقت مذکورہ تصنیف موجودہ صدی کی ایک ایسی واحد اور بے مثال دینی دستاویز ہے کہ انکار کرنے والے کیلئے راہ فرار نہیں اور نہ ہی کبھی فراموش کیا جاسکتا ہے۔

کُنتُ کَنزاً مخفیاً فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ.

حدیث قدسی کے مصداق اللہ تبارک تعالی نے جب چاہا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کروں پس نور وحدت سے نور محمدی ﷺ کو وجود میں لایا اور آپ ﷺ کو وہ مراتب عطاء کیئے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ گویا اپنے حبیب و محبوب ﷺ کی ذات بابرکات کیلئے اللہ رب العزت نے کائنات عالم کو سجادیا در حقیقت محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس کا استدلال لَولَاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلَاکَ حدیث قدسی ہے ہم نے مذکورہ کتاب سے اقتباس تحریر کیا ہے جسے علامہ موصوف نے موتی کی طرح پرودیا ہے اخذ کیئے ہوئے یہ چند سطور میں نے حضور شفیع المذنبین ﷺ کی خدمت اقدس میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے شاید میرے لئے شفاعت کا ذریعہ بنے اور رب العالمین کی بارگاہ میں سرفرازی نصیب ہو!

علامہ موصوف کی مذکورہ تصنیف ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ میں اس پر تبصرہ کرنے کے لائق نہیں ہوں اور مجھ ناچیز کی دسترس سے باہر ہے میرے دوست گرامی صوفی عبدالغنی شاہ کے بعد اصرار پر کہ کتاب عید میلاد النبی ﷺ کا جیاری مقدمہ میں نے آپ کو عطیہ کیا ہے لہذا اس سلسلے میں اپنے قیمتی تاثرات سے نوازیں اور اسے اختصار میں تحریر کردیجئے اس لئے میں نے بصد احترام یہ چند پیراگراف تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی

ہے میری بھی ایک اِستدعا ہے کہ نوشتہ ھذا میں اگر کوئی خطا سرزد ہوگئی ہو تو آپ درگزر کریں ہمیں اُمید ہے کہ یہ تحریرِ حقیر رایگاں نہیں جائیگی۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم
وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ○

تحریر و ترتیب
عَبْدُ الرَّقِیْبُ صِدِّیْقِی
نائب سکریٹری ادارہ ھذا

سکریٹری
احقر الحاج محمد فاروق وحیدی
9.9.98

خط و کتاب کا پتہ درج ذیل ہے
الحاج محمد فاروق صاحب وحیدی
B. 3/317 شیوالہ روڈ وارانسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ نصر اللہ خان افغانی مدظلہ العالی کا بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ نظر سے گزرا اور باعث بہجت قلب و سرور جان ہوا، یہ تحریر پر تنویر ذات پاک مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فضائل و کمالات اور انوار و لمعات پر ایک صحیفہ زرّیں بہا ہے جس سے ایک طرف تو مصنف کے عشق رسول ﷺ کا پتہ چلتا ہے دوسری طرف تبحر علمی و دقت نظری کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کیوں نہ ہو کہ مصنف علام، زخر من امام احمد رضا قدس سرہ کے خوشہ چین ہیں اور اعاظم علمائے اہلسنت مثلاً شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد و صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی و مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ محمد حبیب الرحمن قادری اڑیسوی اور شمس العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین الہ آبادی علیہم الرحمۃ والرضوان کے ارشد تلامذہ سے ہیں۔ پوری کتاب دلائل و براہین سے مزین ہے جو قاری کو اپنی طرف متوجہ کیے بغیر نہیں رہتی۔ کتاب کے آخر میں مصنف علام کی سوانح حیات بھی شامل ہے جو مصنف کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے کتاب کمپوزر کی دیدہ زیب طباعت کا ایک حسین نمونہ ہے کاغذ نہایت عمدہ اور پوری کتاب دو کلر میں چھپی ہے، گویا کہ یہ بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ ظاہری و باطنی ہر طرح کی خوبیوں کا جامع ہے، اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیے تاکہ دعوت حق کو عام سے عام تر کیا جا سکے،

محمد عبد المبین نعمانی قادری

محمد عبد المبین نعمانی قادری خادم رضا
اسلامک مشن مدنپورہ، بنارس انڈیا

۲۸ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

21 - 8 - 98

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ اور عالم و عامل، کامل و فاضل مناظر بے بدل ولی و تقی جناب محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی و سرپرست و بانیٔ بزم انوار رضاء اہل السنۃ و خطیب جامع مسجد فریدی بلدیہ۔ چوک غوثیہ رضویہ مدینہ ٹاؤن شہر میلسی ڈویژن پنجاب کے دو تقاریظ

تقریظ اول!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

گرامی منزلت فیضد رجت شیخ الحدیث مدظلہٗ

محقق ذیشان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نصر اللہ خان صاحب

ہدیۂ سلام مسنون۔ آرزوئے خلوص مشحون۔ آپ سے ڈیڑھ سال قبل سیدی آقائے نعمت امام اہلسنت حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے عرس مبارک میں فیصل آباد میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ یہ فقیر اور حضرت الحاج شوکت حسن خان صاحب مدظلہٗ العالی دونوں آئے تھے۔ پھر جناب نے فقیر کا پتہ لیا۔ اور میلسی فقیر کے نام "عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ" کی چند کاپیاں ارسال فرمادیں۔ فقیر اس وقت مدینہ طیبہ سرکار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا شکریہ کا خط لکھ نہ سکا نہ کتب کی وصولی کی اطلاع تحریر کر سکا۔ بہر کیف آپکی ارسال فرمودہ کتب موصول ہو گئیں تھی اور اکثر پیش نظر رہتی ہیں۔ مولیٰ عزوجل آپکو بہتر سے بہتر جزا و اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ ماشاء اللہ آپکی یہ ایمان افروز روح پر کیف اور کتاب شیدایان رسول اہلسنت والجماعت کے عوام و خواص کیلئے ایک انمول یادگار تحفۂ نعمت کبری ہے اکثر پڑھتا رہتا ہوں دعا کرتا ہوں۔ پچھلے دنوں حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب قادری رضوی زید مجدہٗ نے بذریعہ مکتوب یہ اطلاع دی تھی کہ مولوی زبیر حیدر آبادی کی "مغفرت ذنب" کا جواب بھی آپ تحریر فرما رہے ہیں ضرور اور جلد مطلع فرمادیں۔

والسلام الفقیر محمد حسن علی الرضوی

۲۲ ذوالحجہ

تَقرِیظِ دُوَم !

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بعد فاضلِ ذیشان فاضلِ محقق حضرتِ شیخ الحدیث، شیخ التحقیق علامہ مولانا محمد نصیر اللہ صاحب افغانی مدظلہ العالی تلمیذِ ارشدِ سیدی سندی امام اہلسنت حضورِ محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی کیف و سرور اور مثالی تحقیق و تدقیق، دلائل و شواہد سے بھرپور کتابِ لاجواب "عیدِ میلاد النبی ﷺ کا جیّدی مقدمہ" کی زیارت و مطالعہ کا شرف حاصل کیا بار بار پڑھنے پر ہر بار ایک نیا ذوق اور کیف و سرورِ روحانی حاصل ہوا بلاشبہ و بلا مبالغہ جلیل القدر عظیم المرتبت مصنف پر امام اہلسنت سیدنا اعلحضرت فاضلِ بریلوی اور آقائے نعمت حضور محدثِ اعظم پاکستان قدس سرہما کا روحانی تصرف سایہ افگن ہے یہ عظیم شاہکار کتاب مدتوں یادگار و ناقابلِ فراموش رہے گی اور جمہورِ اہلسنت کیلئے مشعلِ راہ و مینارۂ نور ثابت ہوگی مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلۂ جلیلہ سے اور حضورِ پُرنور سرکارِ غوثیت و سیدنا مجددِ اعظم سرکارِ اعلحضرت اور سیدنا محدثِ اعظم قبلہ سیدی شیخ الحدیث قدست اسرارہم کے صدقہ اس عظیم تصنیفِ لطیف کو مقبولِ خاص و عام فرمائے آمین اور مصنفِ جلیل کو بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے آمین۔

الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ میلسی

الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ میلسی ملتان

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

محکمۂ شرعیۂ عالیۂ سُنیۂ حنفیۂ

رغیدِ میلادُالنبی ﷺ کا جیادی مقدمہ نور اس پر

پیرِ طریقت سید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی مفتیٔ اعظم کرناٹکا

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ صابریہ حقانیہ حضرت لکڑ شاہ ولی مہتمم

الجامعۃ الحقانیہ عربک کالج ۔ کاٹن پیٹ مین روڈ ۔ بنگلور سِٹی ۔ الہند کی تقریظ و تبصرہ

حوالہ نمبر　　فون نمبر ۶۰۰۷۶۷　　تاریخ　　ماہ　　۱۴۲۰ھ

Islamic Research & Spritual Centre　　Phone 600767

Mufti Haji Peer Qazi Syed Shah Muhammad Hasan Shamsul Haq qadri Chisthi

Sajjada Nasheen,Nazim-E-Aala Madrasa-E-Haqqania Arabia

KHANQAH-E-ARABIA QADIRIAH HAQQANIA

HAZRATH LAKKAD SHAH MASJID

No 140,COTTONPET MAIN ROAD

BANGLORE 560 053

Ref.No.　　Dated. 15 / 5 / 1999

28/3 ۱۴۲۰ھ

اَغِثنی یا دستگیر　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　اَغِثنی یا غریب نواز

محترم القلم فضیلۃ الشیخ علامہ علیم معقولات و منقولات ۔ شیخ الحدیث الشاہ محمد نصر اللہ خانصاحب زاد اقبالہ ۔ بیشمار سلام و رحمت ۔ مزاج کیسا ہوں ؟ الحمد للہ آپکی تصنیف کردہ رغیدِ میلادُالنبی علیہ السلام جیادی مقدمہ کا مطالعہ کیا ۔ ماشاء اللہ خوب سے خوب تر ہے ۔ جسکے لیے آپنے قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل ثبوت کے ساتھ پیش کیا ماشاء اللہ آپ قابلِ مبارکباد ہیں ، آئندہ بھی زندگی کے مخصوص لمحات میں اپنی دینی ، علمی روحانی کاوشوں کو بروئے کار لاکر قوم و ملت کو مشکور فرمائیں ۔

جو کام بنیادی مقدمہ کا آپ نے کیا۔ وہ تاریخی خدماتِ ملتِ اسلامیہ کیلئے سنگِ میل کا کام دیگی۔ دعاگو کے پاس صوفی باصفاء عبدالعزیز صاحب چشتی، صابری کراچی سے انڈیا کے مختلف شہروں کے مزارات کی حاضری دیکر بنگلور پہنچے۔ ملاقات سے خوشی ہوئی۔ دعاگو نے اپنے بزرگوں کی قدیم مسجد کا ۹، مئی ۱۹۹۹ء کو مسجد الحسن کا سنگِ بنیاد رکھوایا۔ جسمیں ملک وملت کے سجادگان وسیدزادگان، دانشوران، عمائدینِ شہر تشریف لائے۔ تقاریری پروگرام ہوا۔ آپکی مصروفیت سے فارغ ہوا۔ دعاگو بھی چشتر سوات کا رہنے والا ہے فرنٹیر نارتھ ویسٹ کا ہے ہمارے بزرگانِ دین بنگلور تشریف لاکر ملک وملت کی تعلیمی روحانی خدمات انجام دیتے رہے۔ مدرسہ حقانیہ عربیہ سو سال سے خدمات انجام دے رہا ہے۔

دعا ہے کہ ربِ قدیر بطفیلِ سیدالمرسلین علیہ السلام کے آپکی اس دینی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرماکر شرفِ عامّہ تامّہ عطا فرمائے۔ وہابیت، نجدیت، بدمذہبوں کو راہِ راست پر لائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

آئندہ بھی جو تصانیف فرمائے، قادریہ اکیڈمی کو ارسال فرماکر مشکور فرمائیے۔

والسلام مخلص دعاگو و دعاجو

الفقیر قادری شریعت پناہ السید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ میر صادقیہ حقانیہ

مکان حضرت لکڑ شاہ اولیاء۔

140 کاٹن پیٹ مین روڈ بنگلور 53

بندہ نے بھی بنیادی مقدمہ کا مطالعہ کیا۔ جس پر قلبی مبارکباد قبول فرمائیں

والسلام مخلص

پیرزادہ قاری سید شاہ محمد حبیب الرحمن قادری

چیف قاضی کمیٹی نمبر 8

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ

اِسْ فَقِیْر کے اَسَاتِذَہ، اُنْ کَا اِفَاضَہ اور اُنْ سے اِسْ فَقِیْر کَا اِسْتِفَاضَہ وَاِسْتِفَادَہ

اُنْ کَا اِجْمَالِی بَیَان وَتَذْکِرَہ

سمجھ دار وہ ہے جس نے کلامِ متکلّم یعنی کہنے والے کے کہے کے مرادی معانی جان لیے نہ وہ کہ جس نے صرف کلام کے معانی بطورِ حصر و قصر سمجھ لیے ہوں۔ لِاَنَّ فَهْمَ كَلَامِ الشَّخْصِ الْمُتَكَلِّمِ مَا هُوَ بِاَنْ تَعْلَمَ وُجُوْهَ مَا تَتَضَمَّنُهٗ تِلْكَ الْكَلِمَةُ بِطَرِيْقِ الْحَصْرِ مِمَّا تَحْوِيْ عَلَيْهِ مِمَّا تَوَاطَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ هٰذَا اللِّسَانِ وَاِنَّمَا الْفَهْمُ اَنْ تَفْهَمَ مَا قَصَدَهُ الْمُتَكَلِّمُ بِذٰلِكَ الْكَلَامِ هَلْ قَصَدَ جَمِيْعَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ تَتَضَمَّنُهَا ذٰلِكَ الْكَلَامُ اَوْ بَعْضَهَا فَيَنْبَغِيْ اَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَ الْفَهْمِ لِلْكَلَامِ وَالْفَهْمِ عَنِ الْكَلَامِ وَهُوَ الْمَطْلُوْبُ (باب ۳۳۳، ص ۱۲۷، الفتوحات المکیۃ الشریفۃ)

یعنی کلامِ متکلّم کا سمجھنے والا وہ نہیں جو اس کلام کے وہ تمام معانی بطریقِ حصر و قصر جان لے جن پر اہلِ زبان کا اتفاق ہے بلکہ سمجھ دار و سمجھنے والا کلام کا وہی ہے جو کلامِ متکلّم کے مرادی معانی سمجھ لے پس چاہیے کہ تو فرق کرلے درمیان کلامِ متکلّم کے معانی سمجھنے میں اور متکلّم کے اپنے اس کلام سے مرادی معانی سمجھنے میں اور یہی مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد و اعلان ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ (آیت ۲۸۲۔ البقرہ ۲) اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد و اعلان فرمایا وَیَزِیْدُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی ؕ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا (الآیۃ ۷۶۔ مریم ۱۹)

اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بہتر بھلا انجام۔

سیدِ دوسرا علیہ التحیۃ والثنا کا ارشاد و اعلام ہے وَمَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ اَوْرَثَہُ اللّٰہُ عِلْمَ مَا لَمْ یَعْلَمْ اور جس نے عمل کیا اپنے علم پر اللہ نے اسی کو وارث بنایا ان اشیاء کے علم کا جن کا علم اسے نہ تھا۔ اور سیدنا علی شیرِ خدا کا ارشادِ گرامی ہے اَلْعِلْمُ مَقْرُوْنٌ بِالْعَمَلِ وَالْعِلْمُ یَهْتِفُ بِالْعَمَلِ فَاِنْ اَجَابَہٗ وَاِلَّا ارْتَحَلَ یعنی علم عمل کے ساتھ پیوست ہے اور علم عمل کو آواز دیتا ہے (کہ ساتھ رہ) تو اگر اس نے قبول کیا فبہا ورنہ علم کوچ کر روانہ ہو جاتا ہے۔[عـه]

فصلِ اوّل

میرے اساتذۂ کرام تقوٰی کے زیور سے شدید تھے اور علم و عمل کے پیراستہ لباس میں ملبوس و آراستہ۔ اس فقیر نے سیدنا و مولانا

عـه قال العلم عندنا یقتضی العمل ولا بد والا فلیس بعلم وان ظهر بصورة علم۔ قاله سیدنا الشیخ الاکبر رضی الله عنه فی الفتوحات المکیة ج ۴ صفحہ ۳۲۴ بیروت لبنان

صدر المدرسین جناب سید غلام جیلانی قدس سرہ السامی سے استفادہ اس وقت کرلیا جبکہ الہ آباد یوپی میں درس و تعلم کے ساتھ ساتھ مختلف و متعدد علوم و فنون کی سات سالہ تدریس و تعلیم بھی مکمل ہوئی تھی درس نظامیہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ درس عالیہ ۔ مولوی، عالم، فاضل دینیات کے امتحانات بھی پایہ تکمیل تک پہونچ چکے تھے اس سے پہلے بھی بہت سے علوم و فنون حاصل ہو چکے تھے بچپن کا حال یہ تھا کہ زرادی پڑھ لی تو زنجانی کے ساتھ اس کی منطق شرح شمسیہ بھی پڑھتا اور سمجھتا رہا پھر تو تعلیم و تدریس کا ایسا سلسلہ جاری ہوا کہ مشہور و معروف ترین مدرسین کرام سے جو کتاب پڑھتا تھا تو اس سے قبل والی پڑھی ہوئی کتاب کی تدریس بھی جاری رہتی اور طلبہ کا حال یہ تھا کہ وہ نہایت شوق، ذوق اور بڑی رغبت اور محبت سے مجھ سے پڑھتے رہے۔ اس پاکیزہ عمل نے اس فقیر کی تحصیل علم، تعلیم و تدریس کے جذبہ صادقہ کو مزید جلا بخش دی اور افغانستان کے علماء و فضلاء کی السنہ و زبانوں پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ "نصر اللہ فضلی ہے"۔ اس اصطلاح کا مطلب وہاں یہ رہا ہے کہ اللہ و رسول جل مجدہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی جناب سے اس کو متوجہ علوم ملے ہیں۔ سب اصول و منقول، معقول و فرائض مروجہ جاریہ اور ریاضی میں کتب اللباب کی روشنی میں خلاصۃ الحساب، مدقق و محقق شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ السامی سے اس طرح پڑھ لیے ہیں کہ شرعی اداب کے لحاظ میں بغرض استفادہ و بغرض استنباط مسائل فقہیہ تین تین گھنٹے بحث و مباحثہ جاری رہتا تھا اور خلاصۃ الحساب بچپن میں بھی پڑھی تھی ریاضی کا کچھ حصہ میں نے جناب قبلہ منظور عالم صاحب سے پڑھ لیا ہے جو اسلامیہ کالج الہ آباد میں ریاضی کے بڑے معتبر مدرس اور حساب کی کتابوں کے مصنف رہے سنا یہ تھا کہ آپ کی لکھی ہوئی کتابیں علی گڑھ یونیورسٹی میں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

آپ قدس سرہ الہ آباد میں جمنا کے کنارے رسول پور مشہور و معروف بستی کے رہنے والے ہیں۔ اور علم الکلام کے مشکل اور باریک مسائل میں نے میرے استاذ اکرم ذہین و بار یک بین ھی و ذکی جناب شبیر احمد غوری قدس سرہ السامی سے بھی پڑھ لیے ہیں آپ قدس سرہ السامی یوپی کے درس عالیہ کے رجسٹرار رہے تھے اور شاہ گنج الہ آباد میں ہماری قیام گاہ کے بہت قریب قیام پذیر رہے تھے۔ عربی علم ادب میں نے الہ آباد یونیورسٹی کے جینیئس بلکہ اجینیئس پروفیسر جناب سید رفیق احمد سلمہ اللہ الاحد سے پڑھ کر ازبر کرلیا تھا پورے یوپی میں مشہور و معروف ہے مجھے یاد ہے ایک روز میں عبارت بہتر لہجے کے ساتھ سنا رہا تھا اور آپ قدس سرہ خوش تھے مسکرا رہے تھے میں نے جب آپ کی طرف دیکھا تو فرمایا آپ عربی کے مشہور شہسوار ہو گئے ہیں۔ اور جناب پروفیسر رفیق احمد سلمہ اللہ الاحد کے دولت کدہ میں یونیورسٹی کے طلبہ بھی پڑھنے آتے تھے عربی لسان کی فصاحت و بلاغت و وسعت پیش نظر تھی اور عربی کے مقابل میں دیگر السنہ و زبانوں کی تنگی اور لکنت کی بھی مجھے خبر تھی ایک روز یونیورسٹی کے طلبہ سے آپ کے دولت کدہ میں مکالمہ ہوا اثنائے گفتگو میں نے طلبہ سے کہا کہ جو انگریزی آپ لوگ دس سال میں پڑھتے ہیں ہم اس کی تیاری صرف چھ مہینے میں کرسکتے ہیں ان میں سے ایک لڑکے نے کہا" کرکے دکھائیے" میں نے کہا آج کی تاریخ نوٹ کرلیجے میں نے انگریزی میٹرک کی کتابیں The Immortal Dead اور Patterns of English Prose اور گرامر کی کتاب Wren اور ایک پوئٹری کی کتاب جو اس وقت میٹرک کے کورس میں پڑھائی جاتی تھی لے لیں اور جناب پروفیسر رفیق احمد صاحب سے عربی میں پڑھنا شروع کرلیا ان کے لکھے ہوئے عبارات اور ترجمے میرے پاس اب تک موجود ہیں ۔ اور گرامر کی کتاب Wren اسلامیہ کالج الہ آباد میں پڑھتا تھا۔ انگلش میں تحلیل (Analysis)(۱) اور ترکیب (Synthesis)(۲) میں کافیہ کے طرز پر پڑھنا چاہتا تھا جس میں بڑی توضیح و تشریح، افادہ و استفادہ ہوتا ہے اس طرز کی تحلیل و ترکیب سے سننے اور پڑھنے والے محظوظ و ملذوذ ہوتے ہیں اس قسم کی

تحلیل سے ایک جملہ پوری کتاب بن جاتا ہے اور ترکیب سے پوری کتاب مختصر ہو کر ایک جملہ بنتی ہے اس کا نام نحوی ترکیب ہے
وہ انگریزی پڑھنے پڑھانے والوں کو میسّر نہیں نہ ہی ان کے نصیب میں ہے کیونکہ انگریزی بہت مختصر ہے افادہ و استفادہ کے خصوصیات سے
محروم ہے جو افادہ و استفادہ فصیح میں موجود ہے وہ انگریزی میں مفقود ہے اس لیے کہ یہ زبان مبہم ہے اور جو زبان مبہم ہو وہ قابلِ افادہ نہیں ہے
دونوں مقدمات صحیح ہیں تو نتیجہ بدیہی ہے کہ جو زبان قابلِ افادہ نہیں اس سے استفادہ نہیں۔ بہرحال پڑھتا لکھتا جاری رکھا اللہ تعالیٰ اور رسولِ
پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کا کرم تھا کہ چو مہینوں میں مکمل کر لیا اور تیاری ہوگئی چاہیے تو یہ تھا کہ اس کی تکمیل چو مہینوں سے پہلے ہوگئی ہوتی
اس لیے کہ انگریزی زبان کے کلام سے مذکر، مؤنث، مفرد، تثنیہ و جمع نیز غائب، مخاطب و متکلم کی تمیز و پہچان نہیں ہوتی کلام کے صیغوں
"Moods" میں پہچان کی کوئی علامت نہیں ہوتی کلام فعل ماضی کا ہو یا حال خواہ استقبال صرف بعض صیغوں میں کبھی مفرد کے لیے "S" کا
الحاق کرتے ہیں تاہم اس سے تانیث و تذکیر کی تمیز نہیں ہوتی ایک جملۂ فعلیہ خبریہ "Assertive verbal Sentence" کے لیے
کتابت سے فصیح میں ماضی مطلق "Pret erite Past Tense" کے تیرہ صیغے ہیں۔

(प्रेट-इर-इट)

(۱) (۲) (۳)
Singular - Dual - Plural

(۱)

	جمع	تثنیہ (Dual)	مفرد	
3rd Person 2nd Person 1st Person / Masculine Gender Feminine Gender — انگریزی میں ان تیرہ صیغوں کے لیے صرف اور صرف ایک ہی صیغہ "Wrote" لکھا استعمال کرتے ہیں۔	کَتَبُوْا	کَتَبَا	کَتَبَ	غائب مذکر
	کَتَبْنَ	کَتَبَتَا	کَتَبَتْ	غائب مؤنث
	کَتَبْتُمْ	کَتَبْتُمَا	کَتَبْتَ	مخاطب مذکر
	کَتَبْتُنَّ		کَتَبْتِ	مخاطب مؤنث
	کَتَبْنَا		کَتَبْتُ	متکلم مذکر و مؤنث

(۲) ماضی قریب The "Present Perfect Tense" میں بھی صرف ایک ہی صیغہ لکھتے ہیں "Have Written"۔
(۳) ماضی بعید The "Plu Perfect Tense" کے لیے بھی صرف ایک صیغہ "Had Written" لکھتے ہیں۔
(۴) ماضی مشکوک The "Future Perfect Tense" کے لیے بھی ان کے ہاں صرف ایک ہی صیغہ ہے مثلاً "Shall Have Written" لکھ دیا ہوگا یا لکھ لیا ہوگا۔
(۵) ماضی تمنائی The "Past Potential Tense" کے لیے بھی ایک ہی صیغہ "Might Write" لکھ دیا ہوتا، لکھ لیا ہوتا کہتے ہیں۔
(۶) ماضی استمراری "The Continuous Preterite Tense" کے لیے "Was Writting" یا "Were

"Writting" لکھتے بولتے ہیں یہاں پر صرف مفرد کے لیے "Was" کا الحاق کرتے ہیں تاہم اس میں مذکر و مونث کا امتیاز مفقود۔

(۷) زمانہ حال "Present Tense" کے لیے "Write" اور "Writes" لکھتے ہیں۔

(۸) اور مستقبل "Future Tense" کے لیے "Will Write" استعمال کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ عربی اور فصیح عربی کا عالم انگریزی والوں کی اس مبہم زبان کا تیرہ سالہ کورس اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے فضل و کرم سے ایک سال میں ہاں صرف ایک سال میں مکمل کر سکنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

مسلمانان عالم پر واضح رہے کہ جس زبان میں تمیز وافادہ نہ ہو اس کے پڑھنے اور یاد کرنے سے عقل کی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور یہ اس پر پردہ پڑ جاتا ہے ہم ہمیشہ اپنے لیے اور تمامی مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے علم و فن اور عقل و دانش کے خواستگار رہے ہیں۔

اور علم فرائض جناب ایڈووکیٹ السید محمد عاقل قدس سرہ سے بھی حاصل کر لیا ہے یہ جناب پروفیسر رفیق احمد صاحب مدظلہ العالی کے بڑے بھائی اور یو پی کے باوقار مبارک خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور باوقار وکیل ہیں اور بہتر باہمی زندگی کے مالک رہے تھے۔

الہ آباد آنے سے پہلے مثنوی شریف کو میں نے جناب علامہ قاضی عباس علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ لیا تھا جو بندیل کھنڈ کے مشہور و معروف علمی خاندان کی نسل سے رہے تھے ان کے آباء و اجداد سب متقین گذرے ہیں مجھے خوب یاد ہے میں مثنوی شریف پڑھتا ان کو سناتا رہتا تھا اور وہ غور سے سنتے تھے پندرہ دن میں مجھے سند و شہادت نامہ عطا فرما دیا اس سے پہلے بادنی سنیٹ کدورا ضلع جالون میں ۱۹۴۲ء میں میں نے ہندی صرف ایک ہفتے میں پڑھ کر از بر کر لی جو آج تک میں لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

اور الہ آباد میں جب میں جناب محقق و مدقق شمس العلماء سے پڑھتا تھا تو بغرض استفادہ و بغرض استنباط مسائل فقہیہ مسلسل تین تین گھنٹے شرقی اداب کے میدان میں بحث و مباحثہ جاری رہتا تھا اور آپ قدس سرہ السامی بڑے مہر و کرم سے پڑھاتے سکھاتے اور شافی و وافی جوابات دیتے رہے۔ ملاحظہ ہو آپ کے مقدس ارشادات اور قدسیہ کلمات جو آپ قدس سرہ السامی نے اپنے اس شاگرد کے حق میں القاء کر دیئے ہیں۔

عزیز از جان سلمہ المنان۔ دعوات وافرہ اٹھتیس سال کے بعد تین خطوط آپ کے یکے بعد دیگرے ملے۔ ایک بہرام اور دو الہ آباد کے پتہ پر۔

عزیزم امرسل کا نام دیکھتے ہی مسرت کی بے پناہ لہروں نے دست و پا، رگ و ریشے میں وہ کیفیت پیدا کر دی جس نے "از جا رفتم" سے کہیں بلند و بالا منزل پر پہونچا دیا۔ قد و قامت، رفتار و گفتار، عادات و اطوار، لب و لہجہ، انداز بیان، اسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی یہ سب یک لخت مجسم بن کر کھڑے ہو گئے اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ مولانا نصر اللہ خان سلمہ حسب عادت قدیم میرے روبرو دست بستہ کھڑے ہیں۔ اس وقت مجھے یہ احساس نہیں تھا کہ یہ ۵۲ء ہے یا ۸۹ء آپ کے خط میں خلوص کا وہ مرقع ہے جس سے کچھ اہل علم تو آبدیدہ اور کچھ محو حیرت ہو گئے۔ الخ۔ آپ کا یہ تاریخی نامہ اور انیقہ تحریر اسی مقدس کتاب کے صفحہ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸ پر ثبت ہے۔ پورا ملاحظہ ہو۔

یہ کرم نوازیاں بوجہ کثرت کی ہیں ان میں سے اکثر کا ذکر اجمالا اسی مقدس کتاب کے ص ۹۲۔ الی ص ۱۰۱ زیر عنوان "سوانح شیخ الحدیث"

(بقیہ صفحۂ سابقہ) یتلقاہ الطبع السلیم بالقبول ویکون بین الاناجیل اذ الکبری فیہ دالۃ علی

میں مندرج ہو چکا ہے اور مجاہد ملت سیدنا و مولانا جناب حبیب الرحمٰن قدس سرہ السامی صاحب نے دیگر کثیر و بیشتر علم و کرم کے ساتھ ساتھ اس فقیر کو تمام مجاز سلاسل طریقت کے اجازات کا مجاز بنا کر بھی نواز دیا ہے آپ کی حب و کرم کی پیہم و موسلادھار بارش بھی اس غلام کے تن بدن و ذہن کو تدریجاً پر ہمیشہ سیراب کرتی رہی جناب نظام الملۃ والدین قدس سرہ کو تاکید کرتے رہے نصر اللہ خان کا خیال رکھیں ہمیشہ پوچھتے رہتے تھے نصر اللہ خان کا کیا حال ہے۔

قرآن و حدیث اجماع و قیاس اور ان سے استنباط مسائل کا شوق و ذوق رگ و پے میں پیوست ہو چکا تھا اور اس شوق و ذوق کے باعث جناب نظام الملۃ والدین اور مجاہد ملت قدس سرہما کے ارشادات اور گفتگو سے استفادہ اور حسان الہند جناب مولانا غلام علی بلگرامی قدس سرہ السامی کی تصنیف لطیف "مآثر الکرام" کا بار بار گہرا مطالعہ تھا۔ حسان الہند نے اپنی اس مشہور و معروف تصنیف لطیف میں ان اسی (۸۰) مشاہیر صوفیاء کرام نیز ان تہتر (۷۳) علماء عظام کے احوال درج کر دیے ہیں جو ابتداء فتح ہندوستان سے لے کر ۱۲۰۰ھ بارہویں صدی تک گذرے ہیں اور جنہوں نے دیار ہند میں علم اشتہار و افتخار کو لہرا دیا ہے جناب حسان الہند مولانا غلام علی بلگرامی قدس سرہ السامی نے "مآثر الکرام" مطبوعہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۳۲۸ھ کے صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱ پر جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے احوال یوں قلمبند کر دیے ہیں!

اشتہارش گوش جہانیان را نواختہ و خامۂ مورخان بہ تحریر مناقب ہمایون اجمالا و تفصیلا پرداختہ۔ سطرے چند بر لوح سنگی نقش کردہ در قبۂ مزار فائض الانوار تعبیہ کردہ اند۔ درین جریدہ بر عبارت لوح اکتفا نمودہ آن این است۔ گفتنے از احوال کرامت منوال این مقتدای وقت صاحب المفاخر ابوالمجد عبدالحق رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ آنکہ از مبادی شعور بہ طاعت حق و طلب علم کمر بستہ نزدیک تا دوان بلوغ کہ علوم دین تحصیل کردہ و در بست و دو سالگی از ہمہ آن فارغ شدہ و کلام مجید از بر گرفتہ بر مسند افادہ نشست و ہم در عنفوان جوانی جاذبۂ الٰہی در رسیدہ بہ یک بار دل از یار و دیار برکندہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدتے مدید بہ آن مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ با اقطاب زمان و اولیاء کبار صحبت ہا داشتہ بہ ودائع از جنند و رخصت ارشاد طالبان و اختصاص یافت و علاوہ (این) تکمیل فن حدیث نمودہ بہ برکات فراوان بہ موطن مالوف مراجعت فرمود و مدت پنجاہ و دو سال بہ جمعیت ظاہر و باطن تمکن یافتہ تکمیل فرزندان و طالبان بجا آوردہ بہ نشر علوم مشتمل علم شریف حدیث پرداختہ بہ نحوی کہ در دیار عجم احدی را از علماء متقدمین و متاخرین دست ندادہ است ممتاز و مستثنی گردیدہ و در شروح متون علیۂ خاصۂ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کرد چنانکہ علماء زمان انقیاد آن ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل دانش از خواص و عوام بہ جان خریداری می نمایند۔ تصانیف این فائض والا از صغیر و کبیر بہ صد مجلد و بہ حسب شمار ابیات بانصد ہزار رسیدہ است در محرم ۹۵۸ این نور اتم پرتو ظہور بہ عالم عنصری داد و در ۱۰۵۲ھ بہ تمام آگہی و گشادہ پیشانی بہ عالم قدس خرامید تاریخ ولادت شیخ اولیاء (۹۵۸) و تاریخ رحلت فخر العالم است (۱۰۵۲) انتہی کلامہ الشریف۔

یعنی آپ قدس سرہ السامی کی شہرت نے جہان والوں کے کانوں کو نوازا، خوش کر دیا جس کان میں آپ کی شہرت کی آواز گونج اٹھی اور آپ کے محامد مبارکہ کی تحریر نے اجمالا ہو، وہ خواہ تفصیلا مورخین کے اقلام کو آراستہ کر دیا میں اپنے اس جریدہ میں چند سطور پر جو ایک پتھر کی تختی پر نقش کیے اور مزار فائض الانوار کے گنبد میں تعبیہ کیے ہیں اکتفا کرتا ہوں اجمالی طور پر اس مقتدای وقت صاحب المفاخر ابوالمجد عبدالحق رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ کے احوال کرامت منوال یوں ہیں کہ جب آپ کو شعور ہوا اس وقت سے آپ قدس سرہ السامی حق جل مجدہ کی طاعت اور

طلبِ علم کے لیے کمربستہ ہو کر اوانِ بلوغ کے قرب تک (اس قلیل مدت میں) آپ نے، کثیر و بیشتر علوم حاصل کر لیے اور بائیس سال کی عمر میں ان تمام علوم سے فارغ ہوئے اور کلام مجید کو ازبر یاد کر لیا تو اِفادہ کی مسند پر نشست فرما کر جلوہ افروز ہوئے نیز آغاز و ابتدائے جوانی میں آپ کو الٰہی جاذبہ پہنچا ایک بارگی بارگاہِ ربّ نیاز سے دل برداشتہ ہو کر حرمین محترمین کی جانب متوجہ ہوئے اور عرصہ دراز تک ان مقامات مقدسہ میں اقامت اختیار کر لی اور وہاں پر آپ کو اقطابِ زمانہ اور اولیائے کبار رضی اللہ عنہم کی بہت صحبت میسّر ہوئی انہوں نے آپ کو بہت قیمتی اور گرانمایہ گرامی قدر امانتوں اور ارشادِ مریدان کی اجازتوں سے نوازا یعنی سلاسلِ مجاز کا مجاز بنا دیا ان کے علاوہ فن حدیث کی تکمیل کر لی تو بہت زیادہ برکات کے ساتھ اپنے وطن مالوف لوٹ آئے اور ظاہر و باطن کی جمعیت خاطر کے ساتھ باون (۵۲) سال قرار و ثبات و قابو پا کر فرزندانِ طریقت اور طالبانِ دین کی تکمیل کا فریضہ بجالایا اور نشرِ علوم، خاص کر علمِ شریف حدیث کی نشر و اشاعت کو آپ نے اس نہج و طریقے پر آراستہ کیا کہ دیارِ عرب و عجم میں متقدمین و متاخرین علماء کو وہ میسر نہ آسکا تو اس نہج پر آپ قدس سرہ ممتاز ہوا اور دیگر علماء سے مستثنیٰ ہوئے اور فنون علیہ علی الخصوص فن حدیث میں اتنی اور ایسی معتبر کتابیں تصنیف فرمائیں کہ زمانے کے تمام علماء نے ان پر غور شروع کر لیا تو آپ کی تصانیف کو دستور العمل پا کر دستور العمل بنا لیا اور آپ کی تصانیف کو عوام و خواص اپنی جانوں سے خریدتے ہیں فی الحال ولا کے چھوٹے بڑے تصانیف سو مجلّات تک موجود ہیں اور گنتی کے لحاظ سے آپ کے پانچ لاکھ ابیات ہیں محرم شریف میں ۹۵۸ اس نورِ اتم نے عالمِ عنصری پر تجلی کا ظہور فرمایا اور ۱۰۵۲ میں پوری آگہی اور دانش کے ساتھ خندہ پیشانی سے لذّت و ناز کے ساتھ عالم قدس کا راستہ اختیار کیا۔

میرے لیے یہ مزبورہ مذکورہ اسباب بواعث بنے اور یہ بواعث دامن گیر ہوئے تو جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے مزارِ اقدس پر حاضری دینے کا قصد کیا، دہلی روانہ ہوا فساد کا زمانہ تھا بہت خطرہ تھا میرے ساتھ دوسرا شخص بھی تھا مزارِ اقدس پہنچے دیکھا دروازہ مزار چن لیا گیا ہے دروازے کا اوپری حصہ کھلا تھا اس سے اندر گیا دیکھا وہی سنگ و تختی جس کا ذکر علامہ بلگرامی قدس السرہ نے "مآثر الکرام" میں کیا تھا دیوارِ مزار پر کنندہ تھا پڑھا یقین ہوا سلام کیا تین گھنٹوں میں پوری دلائل الخیرات شریف (میرا خیال ہے زور سے) بصوتِ جہیر ادب کے لہجے میں پڑھ لی دعا کی اور حبِ نبوی کی خوشبو میں معطر اور نہکت دمشک زعم و عمل مانگ لیا واپس الہ آباد آ گیا۔

کچھ عرصے کے بعد مجاہد ملت الہ آباد آئے حسب شفقتِ سابقہ مشفقانہ کلام سے نوازا میں نے عرض کیا کہ آپ دورۂ حدیث پڑھانا شروع کر دیجیے یہ مجلس جناب نظام الملۃ والدین کے دولت مدار دولت کدہ میں تھی آپ کا دولت کدہ الہ آباد میں ہے معتبر اور صاحب رائی حضرات حاضر تھے کچھ سوال و جواب کے بعد بغیبۃ میں دورۂ حدیث پڑھانے پر آپ قدس سرہ راضی ہوئے مدرسے کے لیے اچھے مدرسین کا تقرر بھی ہوا ان کے مشاہروں کا تقرر و تعیین بھی ہوا صرف میں ہی تھا جس کے لیے تنخواہ کا نام نہیں لیا علماء کرام و حاضرین نے باری باری بار بار جب میرا نام لیا اور تنخواہ کا استفسار کیا تو مجاہد ملت نے میری طرف ابوی نظرِ کرم سے رخ کیا میں نے عرض کیا "میں اہل جی کے مدرسے میں تدریس، تنخواہ پر نہیں کرتا" میرے اس کہنے پر آپ قدس سرہ اتنا خوش ہوئے کہ آپ نے مجھے اپنے پہلو سے لگا لیا فرمایا مجھے یہی امید تھی کہ آپ یہی کہیں گے۔ دورۂ حدیث کے آغاز و افتتاح سے پہلے اسی سال آپ رضی اللہ عنہ دارضاہ عنا سلطان پور میں گرفتار کر لیے گئے پرسانِ حال و دیدار کے لیے علماء و فضلاء سلطان پور جاتے رہے پر مجھ کو پیغام بھیجا کہ تم میری جگہ بیٹھ کر دورۂ حدیث پڑھاؤ تعمیل حکم و ارشاد کرتے ہوئے دورۂ حدیث پڑھانا شروع کر دیا آپ کی روحانی قوت و توجہ رہی اس سال کا دورۂ حدیث بڑا کامیاب رہا دورۂ حدیث کے ہمارے اپنے طلب بہت

خوش تھے۔ مخالفین طلبہ بھی آتے تھے پر اعتراض کی غرض سے سکھائے گئے سوالات کرتے تھے میں اُن کے سوال پر ایسا سوال وارد کرتا تھا کہ ان کے سوال بے کار و بے بس، بے کام و بے حس ہو جاتے تھے جب تسلیم کر لیتے تھے کہ ان کے سوال غلط ہیں تو اس پر میں کہہ دیا کرتا تھا کہ جب تک سائل اپنے سوال کی تصحیح نہیں کرتا اس کے سوال کا جواب دینا نادانی و حماقت ہے نتیجہ یہ ہوا کہ سال کے آخر میں دستار بندی کی تقریب ہوئی بلائے گئے علماء و فضلاء تشریف فرما و جلوہ گر ہوئے تقریب بہت کامیاب رہی۔

عرصہ دراز سے میرے دل میں فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت از بر طور پر پڑھنے یاد کرنے کا ارمان باقی رہا شوق موجزن تھا چاہتا یہ تھا کہ اسے کما حقہ پڑھ لوں اس کے لیے جناب سیدی مولانا شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ نے علامہ فہامہ ہندوستان کے اشہر متبحر، عدیم مفتی، شاہ ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب الافغانی افضل ذالبہاری وصلا قدس سرہ السامی کو خط لکھا جس میں جامع کمالات الدکتہ علی استعدادی الکامل درج تھے جواباً خط بھیجا مضمون یہ تھا میں جسمانی طور پر کمزور ہوں اس طالب علم کو میں اس وقت نہیں پڑھا سکتا دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسباب پیدا فرمائے اس کے بعد میں کانپور گیا مشہور عالم رئیس المناظرین حضرت مولانا رفاقت حسین قدس سرہ السامی سے ملاقات ہوئی آپ مدرسہ حبیبیہ کے جلسہ دستار بندی میں بھی تشریف فرما ہوئے تھے آپ سے اس بارے میں میں نے ذکر کیا آپ نے مجھ سے فرمایا اس وقت آپ کو فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت پڑھانے والے صرف دو عالم موجود ہیں ایک ہیں ہند میں اور وہ ہیں مولانا سید غلام جیلانی صاحب جو میرٹھ میں ہیں اور دوسرا مولانا سردار احمد جو پاکستان میں ہیں میں نے پاکستان جانے سے انکار کیا تو فرمایا میں مولانا سید غلام جیلانی صاحب کو خط لکھتا ہوں پر آپ یہ یاد رکھیے کہ جس طرح وہ نسب کے لحاظ سے بادشاہ ہیں اسی طرح ان کا مزاج بھی ہے خط لکھ جس کا مضمون یہ تھا! یہ جناب مولانا محمد نظام الدین کے شاگرد رشید ہیں آپ سے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت پڑھنا چاہتے ہیں۔ آپ چاہیں تو یہ مدرسہ کے طلبہ کو بھی پڑھا سکتے ہیں آپ جو وقت دینا چاہیں اس میں ان کو فواتح الرحموت پڑھا دیا کریں خط لے کر میں میرٹھ گیا میرے ساتھ بلاسپور کا شاہزادہ سید محمد نعیم جان آغا بھی تھے خط دیا دیکھ کر خوش ہوئے فرمایا فواتح الرحموت پڑھنا چاہتے ہو عرض کیا "جی" فرمایا اس شرط پر پڑھاؤں گا کہ آپ مدرسہ کے طلبہ کو پڑھائیں اور وقت بھی آدھا گھنٹہ دوں گا وہ بھی رات میں، میں نے عرض کیا بہت اچھا، طلبہ مجھ سے پڑھنا چاہیں تو، آپ نے کسی شاگرد کو آواز دی فواتح الرحموت مکتبہ میں عرصے سے رکھی گئی ہے وہ نکال کر لے آؤ پرانے زمانے کا طالب علم آیا ہے۔

میں نے پڑھانا شروع کر دیا طلبہ ایک ایک کر کے آئے بڑا ہال تھا دور فاصلے پر آپ قدس سرہ السامی پڑھا رہے تھے، مجھے پڑھاتے دیکھا بہت خوش ہوئے، فرمانے لگے، ہاں! نظام الدین کے شاگرد ہو! یہ فرمایا اس لیے کہ یوپی میں مولانا شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ السامی عقلی روشنی کے لحاظ سے بھی مشہور مشار الیہ بالبنان تھے علماء فرمایا کرتے تھے کہ مولانا نظام الدین کو تیس گز زیر زمین پانی نظر آتا ہے۔ آپ قدس سرہ السامی مجھے رات میں فواتح الرحموت پڑھاتے رہے اور فواتح الرحموت کی عظمت کے ہی خیال میں پڑھاتے رہے۔ فواتح الرحموت، مولانا بحر العلوم کی تصنیف ہے۔ یہ وہ جامع العلوم مقدس کتاب ہے جس میں سابق درس نظامی کے نصاب میں شامل تمام علوم و فنون و اصول کا ذکر و بیان اجمالاً شامل ہے اور کشف سے ثابت انواع العلوم پر بھی مشتمل ہے ہمارے ممالک کے تمام تجربہ کار علمائے کرام جانتے سمجھتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے جس فن میں جو کتاب لکھی ہے اس میں ہر فن کے اصول و مسائل درج کر دیے ہیں ہر فن کی ہر کتاب ہر فن کے اصول و مسائل پر مشتمل ہے میرے اور حضرت قدس سرہ کے زیر مطالعہ دونوں نسخے نولکشور کے چھاپے تھے ہر ہر صفحہ پر کتابت کی بہت سی غلطیاں تھیں آپ نے

مجھ سے فرمایا کہ ان غلطیوں کی تصحیح کیا کرو جس کلمے میں کاتب نے غلطی کی ہو اس پر صاد لکھ کر اس کا صحیح کلمہ حاشیہ پر لکھو میں دیکھ لیا کروں گا کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح میں کروں گا اس کے لیے مجھے گہرا مطالعہ کرنا پڑتا تھا پر آپ کی نظرِ کرم اور آپ کی تعلیم و پڑھائی اور آپ کی بہتر تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ جتنے تصحیحات میں نے کر لیے ان سب کو آپ نے صحیح قرار دے دیا بڑے مہر و کرم کی نظر سے اور بڑی شفقت سے اپنے خداداد فصیح لہجے میں پڑھاتے تھے اور اس وقت میں محسوس کرتا تھا کہ جناب صدر المدرسین خود اصول و بدیع، بیان و علم معانی کا مجسمہ ہیں۔

علم معانی و بیان کی بدیع کتاب مطوّل جس کے سات سو اٹھاون (۷۵۸) صفحات ہیں مدرسے میں پڑھاتے رہے میں اس میں بھی شریک رہتا تھا اور میری شرکت سے قدس سرہ السامی بہت خوش رہتے تھے میں نے آپ قدس سرہ السامی کی تدریس و سلیقہ کو دیکھ لیا اور جان لیا کہ جس کو آپ نے جو پڑھا دیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ سے جو پڑھا یا پڑھ لیا اُس نے یہ سمجھا کہ آپ اپنی فن میں امام ہیں پر میں نے آپ قدس سرہ السامی سے وہ پڑھ لیا ہے جو تمام علوم و فنون پر حاوی و مشتمل ہے اس لئے میں نے جان لیا اور میرا یہ جاننا مشاہدہ کی حقیقت پر مبنی ہے کہ میرے استادِ گرامی علوم و فنون میں یکتا اور امام ہیں۔

فواتح الرحموت اور فتوحاتِ مکیہ اور شرح مولانا بحر العلوم لمثنوی مولانا روم علم و عمل اور عقائدِ صحیحہ کی محک و کسوٹی ہیں فواتح الرحموت مولانا و سیدنا عبد العلی بحر العلوم الانصاری الہروی ثم اللکھنوی المدراسی کی مشہور تصنیفِ لطیف ہے۔

بحر العلوم قدس سرہ السامی نے بے شمار کتابیں ہر فن میں لکھی ہیں اور فتوحاتِ مکیہ کے سب سے بڑے عارف و عالم ہیں آپ نے مولانا روم کی مثنوی کے چھ دفتروں کی، فتوحات مکیہ کی روشنی میں تشریح فرمائی ہے جو شخص ان مقدس و بلند پایہ کتابوں کو جانتا، پڑھاتا یا پڑھا سکتا ہے وہ خود بھی علوم و فنون کا امام ہے اور امام کی پہچان کے لیے اُس کی رای بھی بہتر کسوٹی ہے اور اُس پر نص و دلیل بھی ہے کہ وہ رای حقیقت و مشاہدہ پر مبنی ہے اور اگر نہیں جانتا تو نہ تو وہ خود امام ہے نہ ہی امام کی پہچان کے لیے اُس کی رای نص و دلیل بن سکتی ہے وہ اگر کسی امام کو امام بھی کہہ دے اور اس کی جانب امامت کی نسبت بھی کر دے تب بھی اُس کی اُس نسبت کا اعتبار اور اس پر اعتماد نہیں ہو سکتا کہ اس کی اس نسبت کا مبنی اس کی ذاتی رای یا شنید ہے اور وہ نہ صرف یہ کہ ممکن الزوال ہے بلکہ قابل الزوال بھی ہے کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اور وہ شخص جس کو حقیقت کا مشاہدہ ہو وہ اگر مخالف بھی ہو تب بھی وہ اُس نسبت و حقیقت کا انکار نہیں کرتا۔ ہر ذی عقل جانتا و مانتا ہے کہ سورج کی گرمی سے کوئی اگر جلتا بھی ہو تب بھی وہ سورج کی روشنی و گرمی سے انکار نہیں کرتا۔ میرے رہبر و مشفق استادِ اکرم صدر المدرسین جناب مولانا سید غلام جیلانی قدس سرہ السامی کا مخالف بھی اقرار کرتا تھا کہ آپ کا علمی و عملی مقام بہت بلند و بالا ہے گو وہ جلتا بھی تھا۔ یہ ان کا مقام رہا۔

رہے میرے شیخ و آقا، مجدد ملت، ہاں ہاں وہ مجاہد ملت جو ہمیشہ اور ہمیشہ آپ فتوحاتِ مکیہ کے مصاحب رہے تھے آپ کے بارے میں جناب صدر المدرسین قدس سرہ السامی کے قول کو نقل کرتا ہوں کہ ولی ولی را می شناسد امام کو امام جانتے ہیں۔ سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ ارضاہ عنا فرماتے ہیں. لَا يَعْرِفُ اللّٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا النَّبِيَّ اِلَّا النَّبِيُّ وَ لَا الْوَلِيَّ اِلَّا الْوَلِيُّ وَ اللّٰهِ مَا عَرَفَ اللّٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (فتوحاتِ مکیہ، باب ۳۶۰، ص ۴۲، باب ۳۳۰، ص ۱۱۲) (اللہ کو اللہ ہی جانتا ہے نبی کو نبی ہی جانتے ہیں اور ولی کو ولی ہی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ کو نہیں پہچانا مگر اللہ نے)

فرمایا مجاہد ملت حضرت مولانا الحاج قدس سرہ السامی جن کا فقیر ممنونِ احسان بھی ہے کہ زمانہ تحصیل میں خیر آبادی نایاب حواشی

عاریۃً برائے مطالعہ عنایت فرمائے تھے۔ اور محقق دوانی کے غیر مطبوعہ حواشی برائے تحصیل۔ آپ درس نظامی کے پختہ کار استاد ہیں، آپ نے چند سال مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں لوجہ اللہ خدمات صدارت انجام دیں۔ قدرت نے نبوی صفت (عزیز علیہ ما عنتم) کا آپ کو مظہر اتم بنایا ہے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

فقہائے توحّب کا شیوع دیکھ کر تدریس کو خیر باد کہتے ہوئے مجاہدہ تبلیغ اختیار فرمالیا۔ دور اندیش احباب نے آل انڈیا تبلیغ سیرت الہ آباد کی عنان صدارت آپ کے مبارک ہاتھوں میں دے دی ہے۔

آپ کے مسند درس پر رونق افروز نہ ہونے سے بڑی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ ص ۱۰، ص ۱۱، بشیر القاری،

صدر المدرسین اس فقیر کی تعلیم و تربیت میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے، مجھے بڑے شوق و بڑے کرم سے پڑھاتے تھے مجھے محسوس تو ہوتا تھا پر بیان میں کما حقہٗ نہیں آتا، مجھے یاد ہے میں ایک ضروری ذاتی کام سے دہلی گیا وہاں جناب حضرت زید ابو الحسن آغا کے یہاں شاہ ابو الخیر قدس سرہ السامی کی خانقاہ شریف میں ٹھہرا چند دن گذرے دیکھا میرٹھ سے ایک طالب علم آیا مجھے غالب گمان ہے کہ اس کا نام عبد اللطیف ہے بڑا خوش نویس ہے اور جناب صدر المدرسین قدس سرہ السامی کی خدمت اقدس میں ہمیشہ کمربستہ رہتا تھا میں نے آنے کا سبب پوچھا تو کہا کہ سب طلبہ سلام کہتے تھے آپ جلدی آیئے آپ ہوتے ہیں تو صدر صاحب خوب پڑھاتے ہیں، خیال رکھتے ہیں اور آپ نہیں ہوتے ہیں تو صدر صاحب پڑھاتے ہیں مگر جلال میں ہوتے ہیں لڑکے سوال نہیں کر سکتے۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ دہلی میں مجھے کسی وزیر سے ملنا تھا اس کام کے لیے آپ خود بہ نفس نفیس مجھے لے کر لال کرتی کی چھوٹی سرکار نواب زادہ جناب محمد اسحاق صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اطلاع پاتے ہی ننگے پاؤں آپ کے استقبال کے لیے نکلے اور پوچھا جب حال معلوم ہوا تو عرض کی حضرت! آپ حکم دیتے اس کام کے لیے خود تکلیف کیوں فرمائی آپ قدس سرہ السامی نے فرمایا یہ بہت اچھا طالب علم ہے پرانے زمانے کا طالب علم ہے میں نے چاہا کہ اس کے کام کے لیے خود آؤں۔

مجھے یہ بھی یاد ہے کہ آپ مجھے اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کے عرس پر بریلی شریف لے گئے اسٹیشن پہنچے مجھے بہت خوب، جاں افروز دلنواز خوشبو آئی میں نے یوں سمجھا کہ چونکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کا عرس مبارک ہے۔ اس لیے لوگوں نے شہر پر خوشبو کا چھڑکاؤ کیا ہے جس سے شہر مہک گیا ہے اور اس کو حسب معمول سمجھا اس لیے سبب نہیں پوچھا اور یہی خیال بریلی شریف سے واپسی کے بعد بھی مدت تک دل میں قائم و باقی رہا بعد میں خیال آیا کہ شہر کی ذمک دمہک تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی درگاہ شریف کے سرچشمہ فیض کی تاثیر کا اثر رہا تھا جس سے پورا شہر مہک رہا تھا ورنہ کس کے بس میں ہے کہ اتنی خوشبو چھڑکا دے جس سے پورا شہر مہک جائے۔

شہر میں لاکھوں حاضرین و زائرین تھے بہر حال درگاہ و دربار پہنچے مفتی اعظم قبلہ نے صدر صاحب کے لیے اپنے دولت کدہ میں کمرا خالی کرایا تھا ہم داخل ہوئے اس میں سامان رکھ دیا اور قبلہ مفتی اعظم کی حضور میں حاضر ہوئے دربار میں آعاظم علماء و اشراف اس طرح خاموش بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ وہ اڑیں۔ مفتی اعظم قبلہ جلال میں تھے صدر صاحب نے مجھے آپ کے بالکل سامنے بٹھا دیا اور کہا یہ افغانستان کا ہے یہ میرا بہت اچھا شاگرد ہے پرانے زمانے کا طالب علم ہے، بہت قابل ہے (میرے حق میں بہت اچھے اور دینی محبت سے بھرے پیارے کلمات کہے) اس پر مفتی اعظم قبلہ کی نگاہ کرم سے مجھ پر شفقت ظاہر ہوئی مجھے اور قریب کرلیا اور اپنا

دستِ کرم میرے سر یا کاندھے پر رکھا اور بہت دیر تک اپنے حُسنِ آراحُسنِ بیان کلمات سے نوازا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے حسنات و علوم، استقامت و تقی و اتقی بیان فرماتے رہے اور مجھے دینِ متین مذہب مہذب اہلِ السنۃ والجماعۃ کی بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی تلقین و وصیت فرمادی پھر ہم مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے اس وقت دولت کدہ اور مزار اقدس کے درمیان کچھ میدانی فاصلہ تھا اس کے بعد حال یہ ہوا کہ جب اور جس گلی سے میں گزرتا تھا بڑے بڑے عظیم المرتبت، مشاہیر علمائے کرام مجھ سے ملتے تھے اور میرے ہاتھوں کو چومتے شرف بخشتے تھے آپس میں کہتے تھے یہ مولانا سیّد غلام جیلانی کا خاص شاگرد ہے اس وقت بھی میں جانتا تھا کہ ۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم و لیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

کہ میں گارے کی دیوار ہوں پر مجھ پر میرے اساتذۂ کرام کا نور منور و جلوہ افگن رہا ہے تو لوگ مجھے نور سمجھنے لگے ہیں۔ اور اب تک میں یہی بات بڑے بڑے جلسوں میں کہتا رہا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

تو تم دونوں اپنے رَبّ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے

وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَآءِ رَبِّنَا نُکَذِّبُ

ہم اپنے رب کی کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے نہ جھٹلائیں گے

سبحان اللہ و بحمدہٖ ہمارے معظم، بے مثل و یکتائے زمان اساتذۂ کرام نے مجھے کثیر نعمتوں سے نوازا ہے ان کی نوازش کو اجمالاً میں نے اس نظم میں پرو دیا ہے اور اس اجمالی نظم کو ہمیشہ سے گاتا رہا ہوں وہ یہ ہے۔

بسیار کرم بے شمار رحمن کردہ پئے من کردہ پئے من
بسیار کرم باکثار کرم دادہ پئے من کردہ پئے من
ہر آن دم بدم ہر وقت و ہر دم صورت و سیرت و ثروت بیادم
دیدہ ام کرم خوردہ ام رحم ناری من نہ ام ناری نہ ہستم
نظام و رحمت ہم دین و سنت ختم ہمہ تن جیلانی کرم
آن دین و یقین نظام متین عقیدہ دارم نظام است و دین
آیات زمان ہر وقت و ہر آن یادت داد بمن و راحت داد بمن

نصیرم کردی بصیرم کردی	نصر اللہ عرشم ناری من نہ ام
نعیم ؛ یمن کبیرم دادی	کرم شاکرم کارزم من نہ کم ام
از ذات امن ممتاز زمن	امید کرم بخشا دارم
کلام مغنی سلام ولی	یا احمد کرم بشفع بے آرم
صفا و وفا سلام و تقی	دادی آموختی ای ذات مغنی
معقول ؛ منقول اصول و وصول	ناموختی آقا من عرشم نصیبی

فصلِ دوم

اِعْلَمْ اَیَّدَنَا اللّٰہُ وَ اِیَّاکَ آپ کو معلوم ہوا کہ کمل اَساتِذہِ کِرام نے مجھ کو نظرِ رحمت سے بالا شفقت سے پڑھایا علوم و فنون سکھایا، تہذیب و تمدن کی تربیت سے آراستہ کیا، درس و تدریس کی مشق و تجربہ سے شایستہ کردیا، رذیل صفاتِ الٰہی یہ جھوٹ، بہتان لگانے، ناجائز خواہش، حرص و لالچ، بخل، حسد و کینے، انتقامی جذبے، نفرت، کرسی کی محبت اور تکبر سے دور رکھا، اسی آراستہ و پیراستہ لباس میں جب میں پاکستان آیا اور شیخ الحدیث بہشت کشور جناب مولانا سردار احمد قدس سرہ السامی کے دیدار کے لیے لائل پور گیا وہاں اپنے ایک عزیز کے ہوٹل میں ٹھہرا جمعہ کا دن تھا جامعہ رضویہ گیا رقعہ لکھا نام کے ساتھ "فاضل الٰہ آباد" لکھا آپ قدس سرہ السامی کے شاگرد رشید سید زاہد شاہ کے ہاتھ حضرت تک بھجوایا۔ شاہ صاحب محترم نے کہا کہ پرچی دے کر واپس زینوں پر اتر رہا تھا کہ آپ نے آواز دی شاہ جی، شاہ جی یہ الٰہ آباد والے نہیں ہیں یہ میرٹھ والے ہیں اِن کو دفتر میں بٹھالو، ناشتہ کھلادو اور کہہ دو کہ اس وقت میں نے پسینہ لیا ہے میں ان سے ملوں گا، بٹھایا، ناشتہ کھلایا باتوں باتوں میں جمعہ کا وقت ہوگیا مسجد گیا، مسجد کا اندر و باہر بھرا تھا، نماز کے بعد نمازیوں کے اژدحام میں میں نے بھی مصافحہ کیا اور واپس ہوٹل گیا جہاں ٹھہرا تھا تین دن تک مجھے تلاشتے رہے ہوٹل کا پتہ چلا تو وہی شاہ صاحب آئے کہ حضرت صاحب ہم پر بہت ناراض ہوئے فرمارہے تھے ہمارے مہمان آتے ہیں تم ان کا خیال نہیں رکھتے پتا نہیں پوچھتے۔ ہم بہت پریشان تھے اب پتہ ملا تو آیا چلیے آپ کو حضرت صاحب نے بلایا ہے۔ حاضر ہوا چھت پر لے گئے میرا ہاتھ اپنے دستِ اقدس میں لیا پوچھا آپ میرے پاس رہو گے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر وہ لکھ دیں تو میں نے کہا رہوں گا فرمایا انہوں نے لکھ دیا اِن اِشارات کا مفہوم میں نے صاف طور پر سمجھ لیا کہ "وہ" اور "انہوں نے" سے اشارہ جناب صدرُ المدرسین کی جانب تھا حالانکہ لائل پور آنے یا ٹھہرنے کا میں نے جناب صدر صاحب سے کوئی تذکرہ نہیں کیا تھا نہ ہی انہوں نے اس قسم کا کوئی حکم دیا تھا بعد میں جناب صاحبزادہ صاحب، فضلِ رسول حیدر رضوی اللہ القوی تعالیٰ مجھ سے ملے تو فرمایا کہ ابا جی کے پاس جناب صدر صاحب کا خط آیا اس میں ابا جی کو لکھا کہ نصر اللہ خان اگر آپ کے پاس آیا تو ان کو اپنے پاس ایک سال کے لیے رکھ لیں دورۂ حدیث پڑھا دیں ان کے ساتھ جو سلوکِ کرم ہوگا تو میں سمجھوں گا کہ رشتانی کے ساتھ ہو رہا ہے (رشتانی صدر صاحب کے بڑے شہزادے کا نام نامی ہے) جب دورۂ حدیث کا آغاز ہوا تو عاشقِ صادقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وصحبہٖ وسلم نے مجھ کو ہال میں اپنی مسندِ اقدس پر اپنی جانب راست بٹھالیا۔ دورۂ حدیث میں باقاعدہ رجسٹرڈ اکتالیس طلبہ تھے باہر سے سننے والے بہت آتے تھے۔ دورۂ حدیث میں آیاتِ بینات و احادیث شریف کے جو تقاریر و

وبیانات آپ قدس سرہ السامی کے ہوتے رہے اُن سب کو میں فصیح و بلیغ عربی میں قلمبند کرتا رہا صبح آٹھ بجے سے لے کر نمازوں کے وقتوں کے سوا۔ رات دس بجے تک پڑھاتے رہتے تھے رات کو راقم احادیث شریفہ کی کتب پر حواشی لکھا کرتا تھا۔

ایک دن ایسا ہوا کہ حسب معمول آپ کی مسند اقدس پر آپ کے قلب رو پہلو کے پاس بیٹھا تھا اور حسب دستور آپ کے تقاریر کو عربی میں قلمبند کرتا رہا نیند کا غلبہ ہوا بیٹھے بیٹھے سو گیا آنکھیں تو بند تھیں پر آپ قدس سرہ السامی کے بیانات کو فصیح و بلیغ عربی میں لکھتا رہا طلبہ سب مجھے تعجب سے دیکھ رہے تھے کہ سوتے میں یہ کیسا لکھ رہا ہے ان کو دیکھ کر جناب محدث ہفت کشور قدس سرہ السامی نے میری طرف رخ کیا دیکھ تو خوش ہوئے تو حسب عادت سابقہ فرمایا مولانا عجیب ہے مولانا عجیب ہے اس پر میں خواب سے بیدار ہوا دیکھا تو پورا صفحہ اس نیند کی حالت میں لکھ چکا تھا درس سے فارغ ہونے پر طلبہ آئے کاپی دیکھ کر متحیر و متعجب ہوئے رنگ یہ تھا کہ اس صفحہ کے لکھے ہوئے سطور نے محدث ہفت کشور قدس سرہ السامی کے اس روز کے بیانات کو عربی اور فصیح عربی کے بہت بہتر و خوبصورت لباس سے مزین کر رکھا تھا وہ صفحہ بڑا ہی آراستہ تھا۔

جناب محدث پاکستان کو جناب صدر المدرسین سے بڑی محبت تھی جب آپ قدس سرہ السامی کا ذکر کرتے تو فرماتے "ان کے "استاذ بھی فرماتے "آپ" کے استاذ "ان کے" اور "آپ کے" کا اشارہ میری طرف ہی ہوتا تھا کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے فواتح الرحموت میں نے پڑھی ہے اور ان کے استاذ نے پڑھی ہے۔

دورہ حدیث کے اس سال یہ فقیر مسلسل پندرہ دن بیمار رہا اور اسباق میں شریک نہ ہو سکا دورہ حدیث کے طلبہ آئے بڑی محبت و لجاجت سے کہا کہ آپ کی تکلیف تو ہم دیکھ رہے ہیں پر دورہ حدیث کے طلبہ کی خواہش ہے کہ آپ دورہ حدیث ہال میں آ جایا کریں حضرت صاحب قبلہ درس تو دیتے ہیں لیکن دوران درس آپ کی بیٹھک کی طرف دیکھتے ہیں تو پریشان ہو جاتے ہیں اور اس ذوق و شوق سے نہیں پڑھاتے کہ جس وقت آپ کے ہوتے ہوئے پڑھاتے ہیں۔ دستار فضیلت کے وقت تمام طلبہ جو فارغ التحصیل ہوئے تھے ان کے لیے پانچ گز دستار فضیلت کا تعین ہمیشہ دستور رہا تھا صرف میرے لیے حضرت قدس سرہ السامی نے فرما دیا کہ مولانا نصر اللہ خان کی پگڑی (دستار فضیلت) سات گز کی ہوگی آپ قدس سرہ السامی کی مجلس اقدس میں یہ فقیر بھی بیٹھا تھا کہ مولانا معین صاحب شافعی مرحوم (ناظم یا نائب ناظم تھے) نے آپ قدس سرہ السامی سے خصوصی طور پر پوچھا کیا مولانا نصر اللہ خان کی پگڑی سات گز کی ہوگی؟ جواب فرمایا "ہاں" جب دوبارہ پوچھا تو آپ قدس سرہ السامی نے فرمایا ہاں ہاں مولانا کی پگڑی سات گز کی ہوگی شملہ بقدر علم تب اس پر عمل درآمد ہوا اور محدث اعظم ہفت کشور نے پاکستان کے عظماء، علماء، فضلاء و مشائخ سے اس عظیم مجلس اور مبارک تقریب میں سب سے اول میری تاج پوشی کرائی تو میں نے تاج رکھ دیا چونکہ اس مبارک تقریب میں قبلہ محدث ہفت کشور نے خاص الخاص اہتمام فرمایا تھا سات گز پگڑی کی خصوصیت تھی سند میں بھی حاصل شدہ ارقام درج کر دیے گئے تھے اور خاص الخاص سند امتیاز آپ قدس سرہ کا اس فقیر کے حق میں "شملہ بقدر علم" کا مبارک مقولہ تمام پاکستان میں مغربی ہو یا مشرقی طرہ امتیاز رہا تھا۔ ان سب وجوہات کی بناء پر راقم نے صدر المدرسین قدس سرہ السامی کی تشریف آوری کی خواہش کی آپ کو فصیح زبان میں خط لکھا اس خط میں دیگر شائستہ پیراستہ کلمات کے علاوہ ذیل کے یہ کلمات بھی لکھے۔

"یا سیدی یا سندی رزقنی اللہ رضاک" اس کے جواب میں آپ نے اپنے اس شاگرد کو ایک پوسٹ کارڈ لکھا جس میں لکھا تھا!

يا قرة عيني و فرحة قلبي رزقني الله تعالى لقاءك و من كل غبي و غوي حماك : عب التسليمات المقرونة بالدعوات المسنونة لا يحجب عليك أن الكتاب قد وصل : و السرور قد حصل : و ازداد بخبر التعميم فإنه من أنحاء التكريم : لا سيما في حضرة رأس الأتقياء : فإنه من أعظم النعم بلا امتراء : أما حضورنا في هذا الاجتماع فهو و إن كان حضور العيد بالإجماع : لكنه بدون الدعوة كالطير بلا جناح : بل كالصلوة بغير تكبيرة الافتتاح : فعدم الحضور على هذا العذر محمول : و العذر عند كرام الناس مقبول : قل لشيخ الحديث مر ناظم المكتبة الرضوية أن يعجل إرسال القرآن الكريم و الكتب المرضية فإنا بنار الانتظار محترقون : و أنتم هناك بنار الشتاء تصطلون : و اقرأ عليه مني التحية و السلام و سائر الأساتذة الكرام و السلام خير الختام فقط

ترجمہ: یعنی اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کی خوشی اللہ تعالیٰ تیرا دیدار کرا دے اور تم کو ہر غبی و غوی کے شر سے محفوظ رکھے تسلیمات مسنونہ و مقرونہ دعوات وافرہ کے بعد آنکہ ایہ تم پر پوشیدہ نہ ہے کہ آپ کا مکتوب آپہنچا ہے اور خوشی حاصل ہو چکی ہے اور آپ کی دستار بندی کی اطلاع سے میری خوشی میں مزید اضافہ ہوا ہے کہ یہ تکریم و عزت افزائی کے اقسام میں سے بہت بڑی قسم ہے خصوصاً راس الاتقیاء (شیخ الحدیث) کے حضور میں بلا شک و شبہ کے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے رہی اس اجتماع میں میری حاضری وہ تو بالاجماع میرے لیے اگرچہ عید کی حاضری ہے پر بغیر دعوت دیے جانے کے ایسی ہے جیسے پرندہ بغیر پروبازو کے، بلکہ اس نماز جیسی ہے جس کے آغاز میں تکبیر افتتاح نہ کہی گئی ہو پس میرا نہ آنا اسی عذر پر محمول ہے اور شرفاء کے نزدیک عذر مقبول ہے اور شیخ الحدیث سے عرض کر دیں کہ کتب خانہ کے ناظم کو حکم دے دیں کہ قرآن کریم اور کتب مرضیہ جلد سے جلد بھیج دیں ہم تو یہاں پر انتظار کے آگ سے جل رہے ہیں اور آپ موسم سرما کی سردی میں آگ سے تپتے اور گرم ہوتے ہیں اور میری جانب سے آپ کو اور اساتذہ کرام کو سلام کہہ دو اور سلام بہتر اختتام ہے۔

(دستخط سید غلام جیلانی)

صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ،

میرٹھ ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء

پتہ: مولانا احمد رضا خان

کوٹھی: B-77 بلاک-8،

گلشن اقبال، کراچی۔

فون: 4976783

Shaikh-ul-Hadeeth

Abul Fath-e-Muhammed Nasrullah Khan

The Chief Jurist of

Supreme Court of Afghanistan

سابق رئیس دار الافتاء
SUPREME COURT
Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist
of
Supreme Court of Afghanistan